

# Mera Maan Ho Tum By Aiman Raza (Season 2)

Novels Ki Duniya (WEB, FB Page, FB Group)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ---

-----"اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ اَحِبَاب-----"

-----"ناولز کی دنیا" کے ناولز میں خوش آمدید-----

ناولز کی دنیا "ویب سائٹ / گروپ / پیج" دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں --- اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں --- ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے ---

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں -- اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی ---

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](#)

( user name [@zoyatalib77](#) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](#)

Instagram Page:- [Zoya Talib](#) (UserName: [Novelskiduniya77](#))

( پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو )

اور باقی کے رابطے کے لیے ہریج کے نیچے

["novels ki duniya "](#)

اور

["website"](#)

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ-----

# میرا مان ہو تم

## از قلم: ایمن رضا

(سیزن: 2)

فریحہ بیگم اندر آئیں تو اپنی ہونہار بیٹی کو ابھی تک لحاف اوڑھے سوتا دیکھا تو سر پیٹتی رہ گئیں۔۔۔

ایمن اٹھ بھی جاؤ صبح سے دس دفعہ تمہیں اٹھانے کے لیے آچکی ہوں مگر محترمہ نیند کی پکی شیدائی لگتی ہیں۔۔۔۔

انکی کھٹ پٹ سن کر لحاف میں سوئے وجود نے آہستہ آہستہ اپنا لحاف ہٹانا شروع کیا جس میں سے سب سے پہلے اسکی سلکی شائینی کالے بال نظر آئے۔

جن میں میروں شیڈ نظر آتی تھی جو انہیں مزید خوبصورت بناتی تھی پھر آئی آنکھوں کی باری جن پر اس وقت گھنی دراز پلکوں کا پہرا تھا، پھر ناک جو شان سے اٹھی اسکی مغرور ریت کا پتادے رہی تھی جبکہ انابی لب اس وقت نیم واہ تھے۔

مختصر لفظوں میں کہا جائے تو نسوانیت کی عمدہ مثال۔۔۔۔

جوں ہی لائٹ گئی تو اسکی ہیزل گرین آنکھیں گرمی کے باعث پٹ سے کھلیں۔۔۔

یہ منحوس لائٹ کو بھی ابھی جانا تھا زرا جو مجھے میرے خوابوں کے شہزادے سے ملنے دیا ہو۔۔۔۔



وہ لائٹ کو کوستی کسلمندی سے اٹھی۔۔۔۔

ایمن اٹھ جاؤ آٹھ بجنے میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔۔۔۔

ماں کی اس بار کی پکار پر اسکے چودا طبق روشن ہو گئے ساری کسلمندی فوراً اڑن چھو ہوئی تھی۔۔۔

ہائے میں مر گئی۔۔۔۔

امی آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں اٹھایا اپکو پتا بھی ہے آج میرا شاہ انڈسٹریز میں انٹرویو تھا۔

دہائیاں دیتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے واشروم میں بند ہوئی دس منٹ میں وہ دانت برش کیئے منہ ہاتھ دھوئے کپڑے بدل کر وہ باہر تھی۔۔۔

جینز پر کھلا سا کرتہ پہنے بالوں کو مسی بن بناتے ہوئے اسکے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے جب اچانک اسکی نظر اپنی آنکھوں پر پڑی۔۔۔۔

میک اپ کی تو اسے ضرورت نہ تھی خدا کی طرف سے دیا ہوا دودھیارنگ ویسے ہی اسکی شخصیت کو چار چاند لگاتا تھا۔۔۔

اسنے اپنی فائلز لیں اور باہر آئی۔۔۔۔

امی آپ نے بتایا نہیں کبھی میری آنکھوں کا رنگ کس پر گیا ہے جبکہ ہمارے خاندان میں تو کسی کی آنکھوں کا رنگ ایسا نہیں۔۔۔۔

اسکے ہر دفعہ کے پوچھے سوال کو فریجہ بیگم نرمی سے ٹال گئیں۔۔۔۔

ارے کہاں جا رہی ہونا شتہ کر کے جاؤ۔۔۔ نہیں امی لیٹ ہو رہی ہوں آپ کو پتا ہے نا اس جاب کی ہمیں کتنی ضرورت ہے ابا کی پینشن سے گھر کا خرچ مشکل سے پورا ہوتا ہے۔



اگر یہ جاب ہمیں مل گئی تو آپکو بھی سلائی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اسنے اپنی ماں کے ہاتھ عقیدت سے پکڑ کر چومے اور ویسے بھی ہمارے نام نہاد رشتے داروں نے تو ابا کے جاتے ہی آنکھیں بدل لیں۔۔۔۔ اسنے دکھ سے کہا اور اپنی ماں کا پریشان چہرہ دیکھ انکا ماتھا چوما اور خدا حافظ کہتی انسے دعائیں لیتی اپنی نئی منزل کی طرف نکل پڑی۔۔۔۔

فریحہ بیگم اپنے شوہر کے انتقال کے بعد اپنی بیٹی کے ساتھ اس تین مرلے کے چھوٹے سے مکان جس میں دو کمرے اور ایک کچن تھا۔ اس میں اللہ کے سہارے زندگی بسر کر رہی تھیں جبکہ انکے شوہر کے نام نہاد بھائی نے انسے منہ موڑ لیا تھا جبکہ فریحہ بیگم کے پیچھے کوئی ناتھا۔ اب تو وہ اللہ اور اپنی بیٹی کے سہارے زندگی گزار رہی تھیں۔

\*\*\*\*\*

بیس سال پر لگا کر گزر چکے تھے جن میں کریم صاحب، مہمت شاہ اپنی زوجہ کے ساتھ دار فانی سے کوچ کر گئے تھے جبکہ۔۔۔ عینی کے ننھیال میں سے عادل اور عدیل صاحب بشمول اپنی زوجہ اور عینی کے ددھیال میں سے سلطان شاہ اور انکی بیگم سلیمہ اور مراد شاہ شادی پر جاتے ہوئے کار حادثے میں مارے گئے۔ سبکیوہ کار ایکسڈینٹ لگتا تھا جبکہ صرف عینی جانتی تھی کہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش تھی۔ احمد شاہ بھی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جبکہ اب شاہ حویلی میں احمد شاہ کی دوسری بیوی رقیہ شاہ کو ہی بزرگ مانا جاتا تھا۔۔۔

اس عرصے میں بھی عینی نے اپنی ڈیوٹی نہیں چھوڑی تھی ارمان کے بہت کہنے کے باوجود بھی وہ ڈٹی رہی۔

جب عینی نے ایان کو اپنے ساتھ رکھنے کا کہا کیونکہ عینی کو اپنی ٹف ڈیوٹی کے باعث کافی ہفتوں تک بھی گھر سے باہر رہنا پڑتا تھا جبکہ ارمان نے اسکی اس بات سے انکار کر دیا تھا۔۔۔۔

جبکہ عینی چاہتی تھی وہ ایان کی تربیت خود کرے مگر حالات کو کچھ اور منظور تھا۔۔۔۔

عینی اور ارمان کی بہت سی دعاؤں کے باعث ایان کے پانچ سال بعد رحمت یعنی انابیہ سے نوازہ جسے پاکر کر عینی اور ارمان کی زندگی مکمل ہو گئی تھی۔۔۔۔

شان اور معصومہ کی ایک معصوم سی بیٹی تھی پر یہ جبکہ ارجم اور اربہ کے دو ٹونز بیٹے عارف اور آکف تھے۔۔۔۔۔ جو انہیں کی طرح شرارتی تھے۔

ثانیہ اور دبیر کی بھی دو بیٹیاں تھیں ثمن اور عائشہ۔۔۔۔۔ اگر اسکے بعد عینی کے ننھیال میں دیکھیں تو حدید ماہرہ اور ہادی اور اسکی بیوی اپنے اپنے بچوں کے ساتھ بیرون ملک شفٹ ہو گئے تھے۔

پچھلے بچے علی اور ماہین جن کو اللہ نے دو بیٹوں طابش، عثمان اور ایک بیٹی ثناء سے نوازا تھا۔ جو آفندی منشن میں خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔۔۔۔۔

جہاں وقت اتنا گزر گیا وہیں عینی اور نمرہ کی دوستی بھی گہری ہوتی چلی گئی۔ نمرہ اور ابراہیم کو اللہ نے ایک بیٹی سے نوازا تھا جسے لے کر ایان بہت پوزیسو تھا جبکہ چار سالہ وہ ایان کی پری بھی اپنی عینی خالہ کی دیوانی تھی جب عینی کے گھر جاتی فوراً اسکی گود میں چڑھ جاتی۔ عینی کو بھی اپنی یہ پری بھی اتنی ہی عزیز تھی کیونکہ یہ پوری اسکی ڈٹوکاپی تھی وجہ یہ تھی کہ پریگنسی میں بھی نمرہ نے عینی کو اتنا سوچا اور اتنا دیکھا تھا کہ اسکی پری بالکل عینی پر گئی تھی۔ جبکی اسکی اپنی بیٹی انابہ پوری ارمان پر گئی تھی۔

لیکن جب پری ساڑھے چار سال کی ہوئی تو ایک کار ایکسیڈنٹ میں نمرہ اور پری لپیٹ میں آئے۔ نمرہ کو زخمی حالت میں تو ڈھلوان سے لنگی گاڑی میں سے نکال لیا گیا مگر پری کہیں نہیں ملی سبکا کہنا تھا پری کھائی میں گر چکی ہے۔۔۔۔۔

نمرہ کی حالت بہت کریٹیکل تھی اوپر سے جب اسکو پتا چلا کہ وہ اپنی پری کھو چکی ہے تو وہ شدید صدمہ لیتے ہوئے کومہ میں جا چکی تھی۔۔۔۔۔

بیس سال گزرنے کے بعد بھی ابراہیم نے اس سے وفا کرتے ہوئے کسی اور کو اپنی زندگی میں جگہ نادی اور اپنے آپ کو بزنس میں مصروف کر لیا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

جہاں صبح کے گیارہ بج چکے تھے وہیں ایک وجود دنیا جہاں سے غافل منہ کے بل اونڈھا لیٹا اپنی پری کے خوابوں میں کھویا تھا۔۔۔۔۔





\* \* \* \* \*

\*\*\*\*\*

تک اسکا سانس پھول چکا تھا۔۔۔۔۔ صد شکر کے ایک آخری لڑکی رہ گئی تھی اسکے فوراً بعد اسکی باری آگئی۔۔۔۔۔

باہر وہ سن آئی تھی کہ ابھی تک کسی کو سیلکٹ نہیں کیا گیا اور یہ بھی سن رکھا تھا کہ یہاں کا لباس نہایت سڑیل ہے۔۔۔۔۔

وہ اللہ کا نام لیتی اندر داخل ہوئی تو اسے سی کی کولنگ نے اسکی طبیعت پر اچھا اثر ڈالا۔۔۔۔۔

بیٹھیے مس۔۔۔۔۔

ارمان نے مس کے آگے وقفہ دیا کیونکہ وہ اسکے نام سے انجان تھا۔۔۔۔۔

ایمن ناز۔۔۔۔۔ اسنے فوراً جملہ مکمل کیا اور سیٹ پر بیٹھی۔۔۔۔۔

سامنے بیٹھے صوبر سے شخص کو دیکھتے ایمن کو اچھا لگا۔۔۔۔۔

دکھنے میں تو اچھے ہیں انکل۔۔۔۔۔ یہ پہلی سوچ تھی جو اسکے ذہن میں آئی۔۔۔۔۔

تو بہ یہ میں کیا سوچنے لگی کو نسلٹریٹ ایمن فوکس اس نے فضول خیالات کو جھٹکا۔۔۔۔۔

ارمان کو بھی باقیوں کے مقابلے میں ایمن سہی لگی کیونکہ باقی لڑکیاں جاب کی نیت سے تو آئی نہیں لگ رہیں تھیں بلکہ انکو میک اپ کی

دکان کہا جائے تو زیادہ بہتر رہے گا۔۔۔۔۔ جبکہ ایمن نے سادہ سی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔۔۔

تو مس ایمن اپ انٹرویو کے دن ہی لیٹ ہیں؟

سر وہ میری بس لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اسنے خجالت سے کہا۔۔۔۔۔

ارمان اسکی حاضر جوابی پر محظوظ ہوا تھا۔

آپ یہ جاب کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ ارمان نے سوال کیا۔۔۔۔۔

سر مجھے شوق ہے لیکن اگر اس وقت آپ اسے میری مجبوری کہیں گے تو زیادہ اچھا ہو گا۔ مجھے یہ جاب اپنی قابلیت ظاہر کرنے کے ساتھ اپنی ضروریات زندگی کو پوری کرنے کے لیے بھی چاہئے۔۔۔۔

کیسی ضروریات؟

ارمان نے پر سوچ لہجے میں کہا۔۔۔۔

سر اب تک میری والدہ مجھے کپڑے سلائی کر کے محنت سے پالتی آئی ہیں اور اب یہ میری ذمہ داری ہے کہ انہیں آرام دوں۔۔۔۔

اسنے نہایت سلیقے سے جواب دیتے ہوئے بات ختم کر دی۔۔۔۔

اور اگر یہ جاب آپ کو نامی تو۔۔۔۔

ارمان نے اسے ایک اور پہلو سے آگاہ کیا۔۔۔۔

تو سر کسی اور جگہ اپلائے کروں گی۔۔۔۔

اور اگر وہاں بھی ناکامی ہوئی۔؟

تو سر ہمت مرداں مدد خدا۔

خدا نے چاہا تو کہیں مل ہی جائے گی۔۔۔۔ میں حوصلہ نہیں ہاروں گی جب تک منزل نا حاصل کر لوں۔۔۔۔

ارمان کو اس کی آنکھوں میں کچھ پالینے کا عزم دکھائی دیا تھا۔۔۔۔

ok you may go now....

ایمن شیور سر کہتی نکل گئی اس سے پہلے کہ وہ بلڈنگ سے باہر نکلتی ریسپشنسٹ نے اسے روکا اور اپا نمٹ لیٹر دیا۔۔۔۔

اپکو ارمان سر نے اپوائنٹ کر لیا ہے کل آکر کام سمجھ لی جیے گا۔۔۔۔

ایمن خدا کی اس کرم نوازی پر دل سے شکر گزار ہوئی جس نے اسے کسی اور آزمائش میں نا ڈالا تھا۔۔۔۔



اسنے رسیپشنسٹ کے ہاتھ سے اپوائنٹمنٹ لیٹر لیتے اسکے گال پر خوشی سے پیار کیا اور اچھلتے ہوئے نکل گئی۔۔۔۔  
پیچھے وہ کھڑی اس جھلی کی حرکت پر مسکراتی رہ گئی۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

شاہ حویلی میں اس وقت سب ناشتے کی میز پر بر اجماع تھے ینگ جزیلشن سب ناشتے پر ایسے ٹوٹے ہوئے تھے جیسے ناشتہ آخری دفعہ نصیب ہوا ہے۔۔۔

عاطف اور عاکف کو یوں ندیدوں کی طرح کھانا ٹھونسے دیکھتے ثانیہ اور دبیر کی بیٹی شمن کی رگِ ظرافت پھڑکی۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے آج کسی کے حصے میں کھانا نہیں آنے والا کیونکہ جاہ پناہ عاطف صاحب سب کچھ خود ہی سمیٹنے کے چکروں میں ہیں۔۔۔

خود پر بھی نظر کرم کر لیا کرو موٹی۔۔۔ عاطف نے اپنے بھرے منہ کے ساتھ حساب بے باک کیا۔۔۔۔

تم دونوں کے گھر کاراشن ختم ہو گیا ہے جو یہاں آگئی عاکف نے عائشہ کو آنکھ مارتے ہوئے نشانے پر رکھا۔۔۔۔ جس پر وہ اسکی بکواس پر بس اسے گھور ہی سکی کیونکہ اس بلا کو جواب دینے کا مطلب تھا آئیل مجھے مار۔۔۔۔۔

معصومہ جو ان لوگوں کی نوک جھونک سے لطف اندوز ہو رہی تھی انکے خاموش ہونے پر بولی۔۔۔۔۔

کیا یار آپ لوگ چپ بھی ہو گئے ابھی تو مزا آنا شروع ہوا تھا انکی لڑائی میں زیادہ چسکے معصومہ عرف تھیٹا ہی لیتی تھی اور ابھی تو میرا ناشتہ بھی ختم نہیں ہوا اسنے اپنے نظر کا چشمہ ٹھیک کرتے کہا۔۔۔۔

سب منہ کھولے اس چھوٹی فتنی کو دیکھنے لگے۔۔۔۔

بھائی کبھی تو ماما کی جان چھوڑ دیا کرو۔۔۔ انابیہ نے جب عینی کو ایان کے منہ میں نوالے ڈالتے دیکھا تو جلتے ہوئے بولی جو سنڈے کے دن انکی مشترکہ ماں پر قبضہ کیے رکھتا تھا۔۔۔۔

کیوں بھی تمہیں فرصت مل گئی ماموں کے گھر سے۔۔۔۔۔ انابیہ اپنے علی ماموں کی چچی تھی جو زیادہ تر آفندی منشن ہی پائی جاتی تھی۔۔۔

کیونکہ اسکی علی کے بڑے بیٹے طابش سے بہت بنتی تھی ان دونوں نے اکٹھے ہی آئی۔ ایس۔ آئی جوائن کی تھی۔ ارمان اور سبھی گھر والے اسکے بہت خلاف تھے مگر عینی کو کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ خود اسکا حصہ تھی بلاخر انابیہ نے ارمان کو ایموشنل بلیک میل کر کے منا ہی لیا تھا۔۔۔

انابیہ نے ایان کی بات پر ناک سکیڑی اور اسے زبان دکھاتے ہوئے کھانے کی طرف متوجہ ہو گئی یوں ہی نوک جھونک میں ناشتہ کیا گیا۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

شام کے وقت علی اپنی بیوی بچوں سمیت شاہ حویلی آیا تھا سبھی بڑے باتوں میں مگن تھے جبکہ طابش نے آنکھوں آنکھوں میں انابیہ سے معصومہ کے بارے میں پوچھا انابیہ نے اسے اشارے سے بتایا کہ وہ سو گئی ہے۔۔۔۔

طابش اپنی فتنی کی چلا کی سمجھ گیا۔۔۔ جو اس سے بچنے کے چکروں میں سوتی بن گئی تھی۔ بنتی بھی کیوں ناجب بھی وہ اس سے ملتا اسکی ننھی سی جان قبضے میں کر لیتا۔۔۔۔۔  
(معصومہ طابش کی منکوحہ تھی)

اسنے ارد گرد سبکو باتوں میں مصروف پایا تو سبکی نظروں سے بچ بچاتا ہوا اوپر معصومہ کے کمرے کی طرف گیا۔۔۔۔

دوسری طرف جب معصومہ نے کمرے کے باہر قدموں کی چاپ سنی تو فوراً روم لاک کیا۔۔۔

اور اپنے بچ جانے پر شکر کرنے لگی۔۔۔

طابش نے دروازہ کھولنا چاہا تو دروازے کو لاک پایا۔۔۔

طابش اسکی حفاظتی تدبیر پر مسکرا دیا۔۔۔

اسکی آنکھیں دوپل کو شیطانی مسکراہٹ لیے چمکیں اور پھر کیا تھا وہ ساتھ انابیہ کے کمرے کی بالکنی سے چھلانگ لگا کر معصومہ کی بالکنی میں آگیا۔۔۔

اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا بے بی۔۔۔

معصومہ نے جب باہر خاموشی محسوس کی تو خوشی سے اچھلی یسسس بچ گئی مانسٹر سے وہ خوشی سے چشمہ اوپر کھسکاتے پر جوش لہجے میں کہتی مڑی تو اندھیرے میں طابش کو دیوار سے ٹیک لگائے دیکھ ساری ہوا نکل گئی۔۔۔

آآ آپ۔۔۔ اسکو دیکھتے ہی وہ گھگیا گئی۔۔۔

ج ج جی میں۔۔۔ اسنے اسی کی طرح نقل اتارتے کہا۔۔۔

اور دھیرے قدموں سے اسکی طرف آنے لگا۔۔۔

اسکو اپنی طرف اتادیکھ معصومہ کی سانسیں سینے میں اٹکنے لگیں۔۔۔

وہ پیچھے ہوتے ہوتے دیوار سے جا لگی جبکہ طابش نے اسکے گرد دونوں بازوؤں کا گھیرا بناتے اسکی بھاگنے کے تمام راہیں مفقود کر دیں۔۔۔

اب بولو بے بی کس سے بھاگ رہی تھی اسنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے اسکے ماتھے سے لے کر ہونٹوں تک لکیر کھینچتے کہا۔۔۔

اسکے عمل سے معصومہ کی جان لبوں پر آگئی اور وہ اونچے اونچے سانس لینے لگی۔۔۔ طابش سمجھ گیا کہ معصومہ کو استہتمہ کا اٹیک ہوا ہے۔۔۔

معصومہ آنسوؤں سے لبریز آنکھوں میں منت لیے اسے دیکھنے لگی جو ڈٹ کر اسکے آگے کھڑا تھا۔

جب طابش کو لگا کہ وہ اب سانس نہیں لے پائے گی تو ایک جھٹکے میں اسے گردن سے کھینچ کر قریب کرتے ہوئے اپنے سلگھتے ہوئے لب اسکے ٹھنڈے پڑتے لبوں پر رکھے اور قطرہ قرہ اپنی سانسیں اس میں منتقل کرنے لگا۔۔۔



معصومہ بھی اپنی زندگی کی خاطر اس بے رحم شخص کی سانسیں کھینچنے پر مجبور ہو گئی۔۔۔

طابش نے دونوں ہاتھ اسکی کمر پر رکھے اور اسکے اور اپنے بیچ تمام فاصلے مٹا دیے۔۔۔۔

اب اسکے عمل میں شدت آرہی تھی۔۔۔ جس پر معصومہ نے اسکے کالر مٹھیوں میں بھینچ لیے۔۔۔۔

کمرے میں معنی خیزی خاموشی چھا گئی تھی۔ دس منٹ بعد جب طابش نے اسے بخشتا تو وہ گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

طابش نے اسکے ہونٹوں پر کٹ لگا دیکھا تو اپنی محبت کی شدت پر مسکرا دیا۔۔۔۔

معصومہ کی ٹانگیں ابھی بھی کانپ رہی تھیں۔۔۔ اسنے اپنے ہونٹوں پر جلن محسوس کی تو ہاتھ بے ساختہ ہونٹوں پر گیا جہاں چھوٹے سے

کٹ سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔

اسنے شقوہ کن آنکھوں سے اس بے رحم شخص کو دیکھا تو وہ اسکی آنکھوں میں شکوہ محسوس کیے مسکرا دیا۔۔۔۔

یہ مجھ سے چھپنے کی چھوٹی سی سزا تھی نیکسٹ ٹائم بی کیر فل۔۔۔۔

میں تمہیں ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ ہوپ سو تم سمجھ گئی ہوگی۔۔۔۔

اسنے آنکھ مارتے اسے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے کہا تو اسکی صورت لال کندھاری ہو گئی وہ اسکی حالت دیکھ قہقہہ لگاتے ہوئے اسے

اپنے گلے میں بھینچ گیا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

میجر کا شان یہ بہت ہی حساس قسم کا کیس ہے اسکی کسی کو کان و کان خبر نہیں ہونی چاہیے۔ خاص کر اس ڈیول کو۔ اس کیس میں ہمیں

Evil dead

کی مدد بھی درکار ہوگی۔ کیونکہ بس وہ ہی ہمارے اس مشن کا کامیاب ہونے میں مدد دے سکتا ہے ورنہ

Devil

اس مشن کو بھی نقصان پہنچائے گا اور پچھلی بار کی طرح بہت سے فوجی شہید ہو جائیں گے۔۔۔  
میں اپنی ٹیم کو آپکے اندر دیتا ہوں۔۔۔

are u ready?

کیپٹن نے کڑک لہجے میں پوچھا۔۔۔

یس سر! اس نے ایک عظم سے کہا۔ اس کمرے میں میجر کا شان کی بارعب اور جو شبلی آواز گونجی۔۔۔

میجر کا شان 32 سالہ فوجی نوجوان تھا۔ جسکی گہرے کالی آنکھیں گہرے راز لیے ہوئیں تھیں۔ تراشیدہ دوانچ کی داڑھی فوجی کٹ ہیر کٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔ وہ مردانہ وجاہت کا منہ بولتا شاہکار تھا۔ جسکے لہجے میں پالینا کا اور مٹا دینے کا عظم تھا۔۔۔۔

I will successfull in my mission sir.

یہ کہتے ہی وہ باہر نکل گیا اور اب اسکے چہرے کے تاثرات یکسر بدل چکے تھے بلکل انجان جیسے وہ اسکی شخصیت کا حصہ ہی نا ہوں۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

شاہ حویلی کے مکین اس وقت سیر و تفریح سے واپس آرہے تھے جب عینی کو عجیب سے احساس نے گھیرا۔ اسنے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ اسے خطرے کی بو آرہی تھی۔ اسنے ایک دم سب سے نظر بچا کر جیکٹ کی اندرونی جیب سے گن نکالی۔۔۔۔

Everyone get back into the cars immediately !

اسکے سنجیدہ لہجے پر سب چوکنے ہوئے۔۔۔ عینی کوئی پروہلم ہے شان نے اسکی پریشانی بھانپ لی تھی۔۔۔

ینگ جزیشن بھی عینی کا منہ تنکنے لگی۔

اسنے لب بھیج کر سبکو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ دیا۔۔۔ جس پر سب بڑوں نے بچوں کو فوراً گاڑی میں بٹھایا۔۔۔۔

اور عینی کے کہنے پر گاڑیاں دوڑائیں۔

جبکہ

ارمان تیزی سے عینی کے پاس آیا۔۔۔

عینی سب ٹھیک ہے نا۔۔۔ ارمان گاڑی میں جاو۔۔۔ تم یہاں کیوں رک گئے تمہیں سبکے ساتھ جانا چاہیے تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو تم بھی چلو۔۔۔ ارمان بضد ہوا۔۔۔

ارمان ڈونٹ موؤ۔۔۔ عینی کی سرسراتے لہجے پر ارمان جہاں تھا وہیں سٹل ہو گیا۔ اب بہت دیر ہو چکی تھی نکلنے کا کوئی راستہ نہیں بچا تھا

کیونکہ عینی نے ارمان کی سفید شرٹ پر لال لیزر لائٹ دیکھ لی تھی جسکے مطلب تھا ارمان نشانے پر ہے۔۔۔

ارمان دم سادھے عینی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جب عینی کی آنکھوں میں عجیب تاثرات دیکھتے ارمان کو جھٹکا لگا

ایک دو تین۔۔۔

ٹھاک کی آواز سے گولی ہوا کو چیرتی ہوئی آئی تھی۔۔۔

عینی اور ارمان لڑکھڑا کر نیچے گرے۔۔۔

ہوا میں موت کا سانس ٹاچھا گیا تھا۔۔۔

گولی کی آواز سنتے ہی وہاں سے دور ہوتی گاڑیوں نے جھٹکے سے بریک لگائی۔۔۔

"عینی" ارمان "شان اور علی کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا جبکہ بچوں نے بھی گاڑی ریورس کرتے وہیں موڑ دی جہاں انکے ماں باپ تھے

مگر اب وہاں۔۔۔۔۔ خاموشی ہی خاموشی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*



گولی کی آواز کے ہزاروں حصے میں عینی ارمان کو لے کر نیچے گری۔ ارمان اٹھنے لگا تو عینی نے اس کے کندھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے اسے نیچے ہی لیٹے رہنے دیا کچھ سیکنڈ گزرے کے ان کے پاس ایک شیشے کی بوتل آکر ٹوٹی جس میں ایک کاغذ پھنسا تھا۔

کچھ گاڑیاں کھڑے ہونے کے باعث انکی بچت ہو گئی تھی۔

عینی ابھی بھی ارمان کے سینے پر ہی لیٹی تھی ساتھ ساتھ اپنے اطراف میں نظریں گھما کر حالات کا جائزہ لے رہی تھی۔

جبکہ ارمان سدھ بدھ بھلائے بس عینی میں کھویا ہوا تھا جو اسکی سانسوں کے بہت نزدیک تھی۔ کتنی ضروری تھی نایہ لڑکی اسکی زندگی کے لیے۔ وہ عینی کو اپنے لیے ایک نعمت تصور کرتا تھا۔۔۔

عینی چونکی تو تب جب ارمان نے آؤدیکھانا تاؤ عینی کو گردن سے پکڑ کر اپنے اوپر جھکایا۔ اور اس کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیا۔

عینی ایسی انوائنڈ سیمپو لیشن پر ہڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔ کم از کم اسے ارمان سے اس جگہ پر ایسی حرکت کرنے کی امید نہ تھی۔ وہ حیرت کی زیادتی سے پھٹی آنکھوں سے ارمان کو دیکھ رہی تھی۔

جب اسے لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی تو اس نے دونوں ہاتھوں سے ارمان کے بال اپنے ہاتھ میں دبوچ کے دوچار جھٹکے دیے۔ جس پر ارمان نے درد سے کراہتے ہوئے اسکی جان بخشی کی مگر عینی کو اپنی قید سے پھر بھی آزاد نہ کیا۔۔۔۔

مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی ارمان نے عینی کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اور ہمیں تم سے اس جگہ پر ایسی واہیات حرکت کی امید نہ تھی۔

ارمان اسکی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا ساتھ اور سختی سے عینی کو اپنے میں بھینچ لیا۔۔۔۔

عینی اسکی حالت سمجھ سکتی تھی اب وہ اسے کھونے یا دور جانے سے ڈرتا تھا۔۔۔۔

تم ہر جگہ اپنا ٹھہر کپن نا جھاڑنا شروع کر دیا کرو مان ورنہ۔۔۔۔۔

تم مجھے کس کر دوگی ہے نا۔۔۔ ارمان نے اسکی بات اچک لی۔۔۔۔

جس پر وہ اسے مکے مارنے لگی۔

جبکہ وہ سارے جو یہ سمجھ کہ آئے تھے کہ عینی اور ارمان مشکل میں ہوں گے ان دونوں کو اتنے قریب لیٹے، پبلک میں رو مینس جھاڑتا دیکھ ہونک بنے انہیں تک رہے تھے۔ جبکہ ینگ جزیشن دانت نکال رہی تھی اور معصومہ نے تو انکی ویڈیو بھی بنالی تھی۔۔۔ جیسے ہی اسکی نظر طابش پر پڑی تو اسنے معصومہ کو آنکھ ماری۔

جس پر اسنے ہڑبڑا کر فون نیچے کیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

او

Romeo

بس کر بچوں کی جان لے گا کیا علی نے ہانک لگائی تو دونوں گڑبڑا کر اٹھے اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگے جبکہ انابیہ اور ایان آکر ان دونوں سے لپٹ گئے۔۔۔

باقی سب انکا پیار دیکھ مسکرا دیے۔۔۔

عینی نے شان کو ال او کے کاسگنل دیا جب وہ سب نکلنے لگے تھے۔۔۔ جب عینی نے جھک کر اس ٹوٹی باٹل سے کاغز نکالا۔ سب اسکو غور سے دیکھنے لگے جسکے تاثرات کاغز پر لکھی تحریر کے ساتھ ساتھ بدلتے جا رہے تھے۔۔۔

\*\*\*\*\*

آج ایان دودن کے بعد آفس آیا تھا جوں ہی وہ آفس میں جانے لگا ایک لڑکی نے اسے روکا۔۔۔

-o mister

کہاں گھسے چلے آرہے ہو گھسے چلے آرہے ہو۔

ایان نے اس دماغ سے کھسکی نئی لڑکی کو دیکھا جو ایان کو اسی کے آفس میں جانے سے روک رہی تھی۔ ایان نے ایک آئمبر واچکا کر اسکی ہمت کو داد دی۔۔۔

Who are u?

میں ایان سر کی پرسنل اسسٹنٹ۔۔۔

اسکی بات سننے ہی وہ کمین میں چلا گیا جبکہ وہ ارے ارے کرتی رہ گئی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر میں آپکو اندر آنے سے روک رہی ہوں اور آپ دندناتے ہوئے اندر آ پہنچے ہیں کیا یہ آپکی خالہ جی کا گھر ہے۔۔۔

ایمن نے کمر پر ہاتھ ٹکاتے آنکھیں مٹکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ایان ایک پل کو اسکی آنکھیں دیکھ کر چونکا پھر سر جھٹکا دنیا میں ہزاروں لوگوں کی آنکھیں اس سی مل سکتی ہیں ضروری تو نہیں یہ وہی ہو۔۔۔۔۔ اسنے سر جھٹکا۔۔۔

مس آئلہ اندر آئیں اسنے ارمان کی سکرٹری کو انٹرکام پر اندر بلایا۔۔۔

آپ انہیں بتائیں میں کون ہوں اسکے بعد آپ انہیں اپائنٹ کرنے کی وجہ بتائیں اور انہیں فائرنا کرنے کا جواز۔۔۔۔۔  
یہ ایان سر ہیں ارمان سر کے بیٹے اس کمپنی کے مالک۔۔۔

ایمن نے یہ سن کر زور سے اپنی آنکھیں میچیں کبھی تو سوچ سمجھ کر بولا کر ایمن۔۔۔ اسنے اپنے آپ کو کو سا۔۔۔

اور سر انہیں سر ارمان نے اپوائنٹ کیا ہے اور کہا ہے ایمن یعنی آپکی نئی سکرٹری کو انکے علاوہ کوئی بھی فائر نہیں کر سکتا آپ بھی نہیں۔۔۔۔

ایان نے اس بات پر خونخوار نظروں سے ایمن کو دیکھا جسنے بمشکل تھوک نگلا۔۔۔

سوری سر وہ میں سمجھی کوئی اور آپکے آفس میں گھس رہا ہے۔۔۔

سٹاپ اٹ مجھے رجیم انڈسٹریز کی فائل اپنے ٹیبل پر چاہئے دو منٹ میں۔۔۔

ایمن جو اسے ہونکوں سے اسے سن رہی تھی۔۔۔

I am talking to u lady go get back to work...

اسکے دھاڑنے پر وہ ہوش میں آتی باہر بھاگی مگر ایان کو ہٹلر کا خطاب دینا بھولی تھی۔۔۔

\*\*\*\*\*

انابہ

devil case

کے لیے طابش کے ساتھ

Canada

جانا چاہ رہی تھی مگر عینی نہیں مان رہی تھی۔ حیران کن بات تو یہ تھی کہ ہر کیس میں اسکا ساتھ دینے والی عینی اسکی ماں ہی اسے اس کیس میں ہاتھ ڈالنے سے سختی سے منع کر رہی تھی۔

لیکن انابہ نے بھی ضد پکڑ لی تھی اسنے سب کو رو دھو کر جانے کے لیے کونونس کر لیا تھا جبکہ ارمان کے آگے صرف ایک آنسو بہانے سے ہی اسے پر میشن مل گئی تھی۔ اب مشکل امر یہ تھا کہ عینی کو کیسے منایا جائے اسنے سوچ لیا تھا اگر عینی نامانی تو وہ تب بھی اس کیس کو سولو کرنے میں جی جان لگا دے گی اور اگر اسے عینی کو بتائے بغیر بھی جانا پڑتا تو وہ جائے گی۔۔۔۔۔

دوسری طرف عینی ہاتھ میں وہ کاغز لیے اسپر غور کر رہی تھی اسکی نظریں ایک ایک لفظ کو نہایت باریک بینی سے جانچ رہی تھیں کہ ان سطروں میں ایسی کونسی دھمکی ہے جو

Devil

اسے دینا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

"سنہے دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے مگر یہاں معاملہ الٹ ہے دوست کا دشمن بھلا کیا کہلائے گا میری دشمنی

"Evil dead"

سے نہیں بلکہ اسکے جسم کے حصے سے ہے میں

Evil dead

سے کوئی دشمنی نہیں چاہتا مگر اسکے محسن کو جڑ سے اکھاڑنا ہی میرا انتقام ہے۔ اگر بچا سکتے ہو تو بچا لو اپنے محسن کو"

یہ سطریں پڑھ پڑھ کر عینی کا سر دکھنے لگ گیا اسکا ایسا کونسا محسن ہے جسکی دشمنی

Devil

سے ہے۔ جو بھی تھا مگر اسکا مطلب تھا وہ عینی کے کسی قریبی کی جان لینا چاہتا ہے اسی کے خاندان سے مگر کس کی۔ اسی لیے اب اسے  
سبکی حفاظت کرنی تھی خاص کر اپنے بچوں کی۔۔۔

\*\*\*\*\*

مس ایمن مس ایمن۔۔۔ ایان کی دھاڑ پر ایمن جو تھوڑی دیر سستانے کے لیے اپنے کیمن میں بیٹھی تھی گڑبڑا کر اٹھی۔۔۔۔

اپکو یہ ڈیٹا اینٹر کرنے لے لیے کہا تھا کہ نہی سروہ میں زرا دیر کے لیے بیٹھی تھی اسنے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔

زرا دیر مائے فٹ وہ ڈیٹا ڈیلیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔ وہ چلایا۔۔۔

ایمن کو اسے یوں بار بار دھاڑنے پر تپ چڑھی اب یہ بندہ اسکے سر پر چڑھ رہا تھا اسے دو منٹ لگے تھے اپنے ازلی موڈ میں آنے پر۔۔۔

اسنے اسے یوں چلانے پر اپنے کام میں انگلی پھیری جیسے اسکی فالتو باتوں سے اکتا چکی ہو۔۔۔۔

ایان نے اسکی اس حرکت پر خون کے گھونٹ پیے اس سے پہلے کے وہ پھر کچھ کڑوا بولتا ایمن نے اسکی بات کاٹی۔۔۔۔

"پہلی بات تو یہ مسٹر ایان کر دی نا اپنے پر انا جی سزیشن والی بات مانا کہ اپ بچھلیسی جزی سزیشن سے بیلونگ کرتے ہیں مگر ہم نئی  
جزی سزیشن والوں سے کچھ تو سیکھیے آپ"۔۔۔۔۔

اسکے اس طرح بولنے پر ایان کو صدمہ ہوا جو اسے پچھلے زمانے کا کہ رہی تھی۔۔۔۔



\*\*\*\*\*

اب بھی وہ ارمان سے یہی پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

ارمان میں تم سے پوچھ رہی ہوں بیا کہاں ہے۔۔۔

عینی غصے میں مان سے ارمان پر آجاتی تھی اب بھی یہی ہوا۔۔۔

عینی کہا ہے ناکہ وہ ٹرپ پر گئی ہے۔۔۔ ارمان نے جھنجلا کر کہا۔۔۔ اسکی بیٹی اسے سہی پھسا گئی تھی اگر بیوی کا بتاتا تو اپنی شامت خود بلواتا۔۔۔

مگر یہاں وہ غلط تھا اور اس کا خمیازہ اسے وہاں جا کر بھگتنا پڑتا۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

فلائٹ جب دبئی ٹیک آف ہوئی تو نیکسٹ فلائٹ میں انابیہ اور تابش کی سیٹس دور دور تھیں انابیہ کی سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر ایک تیس سالہ ہنڈسم نو جوان آکر بیٹھا تو انابیہ نے اسکا ایک نظر میں تفصیلی جائزہ لیا۔۔۔

اسکے دل نے بلاشبہ اس وجاہت کے شاہکار کو سراہا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ بیٹھتا اسکی جیکٹ سے اسکا کارڈ نیچے گرا جس پر اسکی آئی ڈینٹیٹی واضح تھی اور یہی انابیہ کی توجہ کھینچنے کا مرکز بنی۔

جس پر میجر کا شان واضح الفاظ میں جگمگا رہا تھا۔۔۔۔

اسنے فوراً سے بے شتر کارڈ اٹھا کر واپس ڈالا لیکن تب تک انابیہ اسے دیکھ چکی تھی اسکی آنکھوں میں چمک واضح تھی۔۔۔۔

Hello!

انابیہ نے پہل کی

hello

جواباً اسنے بھی رسمی سا کہا۔۔۔۔

تو آپ میجر ہیں۔۔۔۔

انابیہ کے سوال پر کاشان نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

حیران مت ہوں ابھی آپکے کارڈ پر دیکھا جس پر اسنے ادھر ادھر دیکھ کر سر ہلا دیا۔۔۔

آپ کس مشن پر جا رہے ہیں انابیہ کو جاننے میں دلچسپی ہوئی۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ کو مجھے جاننے میں کچھ زیادہ ہی دلچسپی ہے اسنے لطیف سا طنز کیا۔۔۔

جس پر انابیہ کھسیانی ہوئی۔۔۔

میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔۔

اسکے بعد خاموشی چھا گئی جس پر کاشان پر سکون ہوا مگر یہ سکون صرف کچھ دیر کا ہی تھا۔۔۔

کیونکہ پانچ منٹ بعد پھر سے انابیہ کا سوال نامہ چالو ہو چکا تھا جسنے لنڈن پہنچنے تک اسکا دیوالیہ بنادیا تھا۔۔۔

جب وہ لینڈ ہوئے تو جانے سے پہلے انابیہ نے کہا۔۔۔

مائے سیلف انابیہ ارمان شاہ اگر قسمت نے چاہا تو ہم پھر ضرور ملیں گے۔۔۔

انابیہ نے اسکے آگے ہاتھ بڑھاتے کہا۔۔۔

کاشان نے اس سر پھری کو یوں دیکھا جیسا اسکا دماغ کھسکا ہو جو پوری فلائیٹ میں اسکا سر کھانے کے بعد اب اپنا تعارف کروا رہی تھی اور

آگے بھی اسکے دماغ کی دہی کرنے کی خواہش رکھتی تھی۔۔۔

کاشان نے تاسف سے سر ہلایا۔۔۔

ہم ناہی ملیں تو اچھا ہے کیونکہ اگر ہم دوبارہ ملے تو یہ آپکے حق میں اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ اسنے انابیہ کا ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔

کاشان کے ہاتھوں کی حدت انابیہ کو اپنے اندر تک اترتی محسوس ہوئی اوپر سے اسکی نظروں میں عجیب کشش تھی انابیہ نے فوراً نگاہیں جھکائیں اور تابش کے بلانے پر گزرتی چلی گئی جبکہ کاشان کی بے تاثر نگاہوں نے اسکا دور تک پیچھا کیا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

کہاں ایمن؟ درینہ جو اسکی کمپنی میں دوست تھی اسنے ایمن کو گھن چکر بنے دیکھا تو دریافت کیا۔۔۔ کچھ نہیں یار کہاں ہو سکتی ہوں میں جب تک وہ ہٹلر کا جان نشین زندہ ہے درینہ اور اسکے ساتھ کھڑا فہیم سمجھ گئے کہ وہ ایان شاہ کے بارے میں بات کر رہی ہے۔۔۔۔۔ انکے رنگ سفید پڑے مگر وجہ ایمن کا ایان کا ہٹلر کا جان نشین کہنا نہیں بلکہ ہٹلر کی ایمن کے پیچھے موجودگی تھی جو ایمن کو بڑی خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

بھلا تم بتاؤ ایسے بھی کوئی جلا دوں کی طرح کام لیتا ہے جیسے یہ ایان ہٹلر صاحب لیتے ہیں۔ صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا میں نے اور میری جان عزاب میں ڈالی ہوئی ہے اس کھڑوس نے۔۔۔۔۔ ایمن نے اپنے دکھڑے روتے منہ بصورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جب ان دونوں کے سفید چہرے کو دیکھا تو چونکی۔۔۔۔۔

تم لوگ کچھ بول کیوں نہیں رہے تم لوگ تو ایسے دیکھ رہے ہو جیسے وہ ہٹلر میرے پیچھے کھڑا ہے اسنے بنا پیچھے دیکھے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے کہا جو ایان کے سینے کو ٹکرانے لگا۔۔۔۔۔ دفعتاً ایمن کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔۔۔

کیا واقعی وہ میرے پیچھے ہیں۔۔۔ ایمن نے مرے مرے انداز میں کہا جس پر وہ دونوں ناچاہتے ہوئے بھی سر ہلا گئے۔۔۔۔۔

ایان ایک دم اگے جھکا جسکے باعث ایمن اسے دیکھنے لگی۔۔۔ مس ایمن اگر اپکی بھوک اڑ گئی ہو تو ایک منٹ کہ اندر اپ مجھے آفس میں نظر آئیں ورنہ دوسرے منٹ آپ بلڈنگ سے باہر ہوں گی۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ اپنے آفس میں چلا گیا۔۔۔۔۔

جبکہ ایمن رونی صورت لیے آگے کے حالات سوچنے لگی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

آج اس اندھیرے کمرے میں مدھم سی موم بتیوں کی روشنی جھل مل کر رہی تھی۔ اس مدھم روشنی میں بھی وہ سامنے لگی اس تصویر کو آسانی سے دیکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔

تو تم آہی گئی میرے پاس۔۔۔۔۔ یا یوں کہوں میری ابدی قید میں۔۔۔۔۔

اب تمہارا اصل امتحان شروع ہو گا۔۔۔ ابھی تو تمہیں خون کے آنسو رونا ہے اس سر پھرے شخص نے اپنی کٹ لگی انگلی سے بہنے والے خون سے اس لڑکی کی تصویر پر خون کی لکیریں کھینچ دیں جو اس لڑکی کے خون کے آنسو ہی لگ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

اب تمہاری روح تک رسائی حاصل کر کے ہی تمہیں بے پناہ غموں سے دوچار کروں گا۔۔۔۔۔

دیکھتے ہیں

Evil dead

کے تمہاری جان سے پیاری بیٹی کیسے بچتی ہے

Devil

سے۔

Welcome to hell!

کمرے میں وہ تھا اور اسکے سفاک بے ہنگم قہقہے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایان اور ایمن صبح کی میٹنگ کے لیے نکلے تھے مگر واپسی پر دوپہر کے وقت ان کی گاڑی ہائی وے پر خراب ہو گئی۔ ایان نے دو تین دفعہ گاڑی چلانے کی کوشش کی مگر ناکام۔



اس گاڑی کو بھی ابھی خراب ہونا تھا ایان نے کوفت سے کہا۔۔۔۔

ان کے ساتھ رہ کر تو لوگوں کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں یہ تو پھر ایک گاڑی ہے۔۔۔ ایمن نے دھیمی آواز میں بڑبڑاتے کہا مگر اس کی آواز اتنی ضرور تھی کہ ایان کے کانوں سے مخفی نہ رہ سکی۔۔۔۔

What do you mean by that Miss Aiman?

کچھ نہیں سر یہاں گرمی بہت زیادہ ہے ایمن نے کھسیاتے ہوئے کہا اور باہر نکل کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

نہیں مس ایمن آپ مجھے آج بتا ہی دیں آپ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہیں۔ کس بات کا گھمنڈ ہے آپ کو آپ کے پاس دولت ہے نہ گاڑی ہے۔۔۔۔

ایان نے اس کو اس کی اوقات دکھانے کا سوچا۔۔۔۔

یہ سنتے ہی ایمن کا میٹر گھوم چکا تھا۔ ہاں ٹھیک ہے نامیرے پاس گاڑی ہے نہ دولت ہے لیکن آپ میں کس چیز کا گھمنڈ ہے۔۔۔۔

ایمن کا اینگری موڈ اون ہو چکا تھا۔۔۔۔

ایان نے اس کی بات پر سر جھٹکا۔

یٹھیوڈ تو آپ میں ایسا ہے جیسے کہ آپ ایان نا ہو گئے پاکستان کے صدر ہو گئے جہاں ہر کوئی آپ کو سلام ٹھو کے گایس سر کہتے ہوئے ایمن نے سلیوٹ مارتے ہوئے طنز کیا۔۔۔۔

جی مس ایمن ایسا ہی ہے بے شک میں صدر نہیں مگر سارے مجھے سلام کر کے جاتے ہیں میری

Value

ان سے کئیں زیادہ ہے ایان نے اپنے سن گلاسز سٹائل سے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایمن کو اسکی بات پر تپ چڑھی۔۔۔۔ پاس سے ہی بھینسوں کی لائن گزر رہی تھی۔

ارے بھینسوں جی کہاں جا رہی ہو ادھر رکو آپ کو پتہ ہے ان کا نام سنتے ہی ساری دنیا انہیں سلام ٹھوکتی ہے ٹھو کو ٹھو کو سلام  
ٹھو کو انہیں۔۔۔۔

ایمن نے پاس سے گزرتی بھینسوں کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ایان اسے دیکھ کر رہ گیا جس نے اس کی عزت دو کوڑی کی کردی تھی۔ اب کیا اسکی یہ

Value

تھی۔

ایمن اچھے سے جانتی تھی ایان کو تگنی کا ناچ کیسے نچانا ہے۔۔۔ ایان کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ ہو گیا جبکہ ایمن مزے سے جا کر  
واپس گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔

اب آیا نامزہ ہنہ۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایمن کو اپنے زرائے سے معلوم ہو چکا تھا کہ انابیہ مری پہنچی ہی نہیں اور اسے یہ بھی پتا تھا وہ مری کا کہہ کر کہاں گئی ہوگی۔۔۔  
مگر انابیہ کو یہ نہیں پتا تھا کہ وہ اپنی زندگی خطرے میں ڈال چکی ہے جبکہ عینی اس سب سے بخوبی واقف تھی  
تبھی وہ جلے پیر کی بلی بنی ادھر سے ادھر گھوم رہی تھی۔

اسے ارمان اور ایان سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ اتنا بڑا دھوکا۔۔۔ کہا بھی تھا ہم سے کچھ مت چھپانا مگر نہیں۔ ان لوگوں تو ہم جا کر ٹھیک  
کرتے ہیں بھول ہی چکے ہیں یہ کہ کون ہیں ہم۔ عینی نے غصے سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔  
دفعۃً اسکے فون کی بیپ بجی۔۔۔۔

عینی نے فون دیکھا تو وہاں پر ایویٹ نمبر سے انابیہ کی ایر پورٹ پر لی گئی تصویر بھیجی گئی تھی ساتھ ایک سطر لکھی تھی۔۔۔۔

Let the game begins 🐾🐾🐾

ساتھ

Devil

ایجو چیز تھے۔۔۔

عینی کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے لیا۔۔۔ اسے پتا تھا مسج کس نے بھیجا تھا۔۔۔

عینی اس وقت مشن پر تھی وہ تو اس وقت اپنی بیٹی کے پاس جا بھی نہیں سکتی تھی۔ اسکی آنکھوں میں بے بسی سے آنسو آگئے وہ خود اپنی بیٹی کی حفاظت کرنے سے قاصر تھی اور جن کو اسکا محافظ بنا کر آئی تھی وہ ہی اسے موت کے منہ میں بھیج چکے تھے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اسے اپنے جوتوں کی کوئی فکر نہیں تھی۔ ننگے پاؤں اس تاریک اور گھنے جنگل میں بھاگتے ہوئے اسکے پیر زخمی ہو چکے تھے۔

جن میں سے خون رس کر اسکے سفید پیروں کو سرخ کر رہا تھا۔ مگر اسے پرواہ کہاں تھی فکر تھی تو بس اپنی جان کی جو کسی بھی وقت جا سکتی تھی۔۔۔

پکڑو اسے یہیں کہیں ہے وہ۔ ان جنگلی باشندوں کے قدموں کی آواز نزدیک سے نزدیک تر ہوتی جا رہی تھی۔

خوف سے اسکے گلے میں کانٹے اگ آئے تھے۔ اسکا رنگ سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز اسے تیزی سے قریب آتی سنائی دی۔۔۔

ہنہنہنہنہنہنہنہنہ۔۔۔۔۔



سب اس سے ایان کی میمیکری کرنے کی فرمائش کر رہے تھے جیسر وہ مسلسل نفی میں سر ہلار ہی تھی۔  
عینی کی توجہ اسکے میروں شیڈیڈ بالوں نے کھینچی تھی۔

اوکے اوکے ٹھیک ہے کرتی ہوں اسے جان چھڑانے والے انداز میں ایک جھٹکے سے مڑتے ہوئے کہا جس سے اسکی پونی ٹیل ہوا میں لہرا کر اسکے کندھے پر آٹکی اور اسکی ہیزل گرین چمکدار شرارتی آنکھیں واضح ہوئیں جو عینی کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر گئیں۔ جبکہ سارے پر شوق نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

عینی بھی تجسس کے مارے اس پیاری سی چلبلی لڑکی کو دیکھنے لگی جس میں اسے اپنا آپ دکھا تھا۔۔۔  
ایمن نے ایان کی طرح بھاری آواز کرتے اسکی نقل اتارنا شروع کی۔۔۔

مس ایمن میری کافی کہاں ہے۔ مس ایمن اگر دو منٹ میں یہ کام نہ ہو تو آپ فائر۔ مس ایمن آپ ایسے کیوں کھڑی ہیں۔ مس ایمن آپ آج ایک سیکنڈ لیٹ ہیں اگر نیکسٹ ٹائم لیٹ ہوئیں تو آپکو بنالفاظ کے فائر کر دوں گا۔  
ایمن نے ایک ہاتھ جیب میں ڈال کر گردن اکڑا کر، منہ پر سڑیل سے کیوٹ تاثرات سجا کر کہا تو سبکے قہقہے چھوٹ گئے۔ سب ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

کوئی کدھر گر رہا تھا تو کوئی کدھر انہیں قہقہوں میں عینی کے قہقہے بھی شامل تھے۔ جو اس پٹاخہ لڑکی کو اپنے بیٹے کی اتنی صحیح کاپی کرتے دیکھ دل میں داد دیے بناناہ سکی۔

اسے دیکھتے ہی عینی کے دل میں خیال آیا۔۔۔

Made for each other

انکا نام مسٹر ایان نہیں بلکہ مسٹر فائر ہونا چاہئے تھا۔ انکا بس چلے تو وہ پانی پینے پر بھی بندے کو فائر کر دیں ایمن نے ہاتھ نچاتے ہوئے کہا۔۔۔ تو ایک بار پھر سب پر ہنسنے کا دورا پڑا۔ جبکہ عینی دلچسپی سے اسکی ایک ایک ادا کو دیکھنے لگی۔۔۔



ہر وقت اس چنگیز خان عرف ہٹلر کے چہرے پر بڑا سانولفٹ کا بورڈ لگا ہوتا ہے۔۔۔ عینی نے ایان کی طرح سٹائل سے گلاسز لگاتے ہوئے اسکی نقل اتارتے کہا۔۔۔ جبکہ جو سب منہ پھاڑ کر ہنس رہے تھے۔۔۔ ایمن کے پیچھے دیکھتے ہی اپنی اپنی بغلیں جھانکنے لگے۔۔۔

ارے تم لوگ ایسا کیا دیکھ رہے ہو مجھے شاباشی تو دو جس نے ہٹلر کی ٹاپ کلاس کاپی کی ہے اسنے آنھوں پر لگی عینک اپنی ناک کی نوک پر رکھتے ایک آنکھ مار کر اپنے ہی کندھے پر شاباشی دیتے کہا۔۔۔۔۔  
جب پیچھے سے کسی نے اسکے کندھے پر تھپکی دی۔۔۔

ہاں یار تھینک یو داد دینے کے لیے۔ اسنے بنا مڑے اس تھپتھپاتے ہوئے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھتے سر دھنتے کہا۔۔۔۔۔  
جب ایک سرد آواز نے اسکا سکتہ توڑا۔۔۔۔۔

مس ایمن میرے کبین میں آئیے وہاں اپکو میں تفصیل سے شاباشی دوں گا۔۔۔۔۔  
ایان نے اسے پر ایک کڑی نظر ڈالتے ہوئے کہا اور غصے سے اپنے آفس میں چلا گیا۔۔۔۔۔  
جبکہ ایمن کی عاتک تو ایان کی آواز پر ہی زمین بوس ہو گئی تھی۔  
"ہائے میں مر گئی"

کمبختو کچھ تو منہ سے پھوٹ دیتے میں نے تو صبح صبح ہی بیل کو اپنے پیچھے لگا لیا۔۔۔۔۔

ایمن نے اپنا سر پکڑ کر دہایاں دینا شروع کر دیں۔۔۔۔۔ جبکہ دوسری طرف عینی ایمن کے جملے پر ٹھٹکی۔۔۔ ہائے میں مر گئی۔۔۔ اسنے زیر لب دہرایا۔۔۔۔۔ کیا کیا نایاد آیا تھا اسے فقط اس ایک جملے سے۔۔۔۔۔  
عینی نے غور سے اس لڑکی کو دیکھا اور کسی کو اشارہ کرتے اسے ایمن کو بلانے بھیجا اور خود ارمان کے آفس میں چلی گئی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

یا ایا کہاں جاؤں میں پہلے اس ہٹلر کی ٹنشن تھی اب انکی ماما کی کہاں جاؤں میں۔ کیا کروں میں مر جاؤں میری کوئی فیلنگ نہیں۔۔۔  
کس کے پاس جاؤں پہلے۔۔۔

وہ اللہ کا نام لیتے ہوئے پہلے عینی کے کیبن میں گھسی۔۔۔

اسلام و علیکم میم! ایمن نے اندر آکر سلام کیا۔۔۔ عینی ایمن کی طرف ریو الونگ چیئر پر پشت کیے بیٹھی تھی۔

تو آپ ہیں مس ایمن جس نے ہمارے بیٹے کی شان میں قصیدے پڑھے عینی نے ایک جھٹکے سے ریو الونگ چیئر پلٹتے کہا تو ایمن کو حیرانگی سے خود کو تکتے پایا۔۔۔

آپ آپ عینی ہیں نا

Evil dead

اسنے اٹکتے اٹکتے کہا۔۔۔ پرل یونیورسٹی والی۔۔۔

omg omg

۔۔۔ میم میں اپکی بہت بڑی فین ہوں۔۔۔

عینی نے ایک اسمبر و اچکا کر اسکی ہمت کو داد دی جو یوں اسکو دیکھ کر پٹر پٹر شروع ہو چکی تھی۔۔۔

If u dont mind mam

کیا میں آپکا اٹو گراف لے سکتی ہوں۔

اسکے لہجے میں عینی کو حسرت محسوس ہوئی تھی۔ اسکی بات پر عینی کے تاثرات یکدم سنجیدہ ہو گئے اور وہ اچانک اٹھ کر اسکی طرف بڑھی۔۔۔

جبکہ ایمن اسکے انداز پر خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔

سوری میم اگر آپ کو میری بات بری لگی ہو اسنے پشیمانی سے کہا اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی عینی نے اسے کس کر گلے لگا لیا۔ ایمن تو حیرت زدہ رہ گئی تھی پھر خوش ہو کر خود بھی عینی کے گرد ہاہیں ڈال دیں۔۔۔۔

عینی کو اسکے گلے لگ کر الگ سا احساس ہوا۔۔۔ جیسے اس میں کوئی کشش ہو۔۔۔۔

اٹو گراف کی بجائے ہم تمہارے ساتھ سیلفی لینا چاہیں گے پیاری لڑکی یہ کہتے ہی عینی نے اپنے فون میں اسکے ساتھ کھٹاکھٹ چارپانچ مختلف پوز میں سیلفیاں لے ڈالیں اور لگے ہاتھ ایمن کا نمبر لے کر اسکو بھی تصویریں سینڈ کر دیں۔۔۔۔

آپ بہت اچھی ہیں میم میں آپ کا شکریہ کیسے ادا کروں۔۔۔۔

عینی نے اسکے خوشی سے لال دکتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

تو کیا آپ ہمیں اپنے گھر دعوت نہیں دوگی عینی نے بنا تکلف کے پوچھا وہ بغیر دیر کیے معاملے کی تہ تک جانا چاہتی تھی۔۔۔۔

آف کورس میم وائے نوٹ لیکن۔۔۔۔

اسنے بات ادھوری چوڑی۔۔۔۔

لیکن کیا۔۔۔۔ عینی نے سوالیہ انداز میں پوچھا میم وہ ہمارا گھر تھوڑے بیک ورڈ ایریہ میں ہے گلیوں میں آپ وہاں جانا پسند کریں گیں۔۔۔۔

ایمن نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ہماری ایک بات یاد رکھنا سویٹ گرل کبھی بھی اپنے اصل کی وجہ سے شرمندہ نہیں ہوتے بلکہ فخر سے بتاتے ہیں آئندہ میں آپ کو شرمندہ ہوتے ہوئے نادیکھو الرائیٹ۔۔۔؟

یس میم مگر ابھی میرا اوف نہیں ہوا ایمن نے منہ بصورتے کہا۔۔۔۔

ایمن کی کیوٹنس عینی کو کچھ زیادہ ہی اپیل کر رہی تھی۔۔۔۔

اسکا بھی حل نکال لیتے ہیں آؤ ایان کو بتادوں میں۔۔۔۔

بس۔۔۔ ایمن نے جوش سے نعرہ لگایا جس پر عینی ہنس پڑی جبکہ ایمن اپنی جلد بازی پر کھجھل ہو کر رہ گئی۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

اب بغیر دیر کیے تمہیں اپنے پاس بلا لیتا ہوں ڈار لنگ کیونکہ اب میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ میں تمہیں اور خوش ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔

Devil

نے انابیہ کے چہرے کو ہاتھ سے چھو کر کہا۔۔۔

تمہیں حساب دینا ہو گا میری ٹرپ کا میری تشنگی کا میری محرومیوں کا۔ بس ایک دفعہ میرے پاس آ جاؤ تمہارے پور پور پر اپنے ہاتھوں سے زخم دوں گا۔ جس پر ناچاہتے ہوئے بھی تمہارے منہ سے میرا ہی نام نکلے گا اور یہی تو میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے ماضی کو بھلا کر بس مجھے یاد رکھو اپنے ستمگر کو۔

ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ اسکا خادم نظریں جھکائے اندر داخل ہوا۔۔۔۔

کام ہو گیا ہے مالک بندے بھیج دیے ہیں جنگل میں۔

ہاہاہاہاہا تو وقت قریب ہے وصل کا اب دیکھتے ہیں تمہیں کون بچائے گا مجھ سے۔۔۔۔ اس کے شیطانی منصوبے آج تکمیل کو پہنچنے والے تھے اور وہ بہت خوش تھا۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

جیسے ہی ایمن ایان کے آفس میں داخل ہوئی ایان کی توپوں کا رخ اسکی طرف ہو چکا تھا۔۔۔۔

مس ایمن میں آپکو کتنی دفعہ وارن کر چکا ہوں اور اب آپ کا یہ نان سیریس بیسیویر میری برداشت سے باہر ہے۔

You know what pack your things.

میں آپکو فارغ کر رہا ہوں۔۔۔

I can't bear it anymore

اتنی ذلت پر ایمن کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور خوشگوار موڈ پل میں غارت ہوا تھا۔۔۔

ہمیں نہیں پتا تھا ہمارا بیٹا اتنا بد لحاظ ہے جو یوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنی انا کا مسئلہ بنالے گا۔۔۔

یعنی جو ایان کو ایمن کی لیو کے بارے میں بتانے آئی تھی اسکے منہ سے ایمن کے لیے اتنے ہارش ورڈس سن کر آگ بگولا ہوتے ہوئے ایان پر طنز کر بیٹھی۔۔۔۔

ایان عینی کو اپنے روم میں پا کر حیرت سے اٹھا۔۔۔۔

موم آپ۔۔۔۔

ہاں ہم کیوں آپ کو ہمیں اسپیکٹ نہیں کر رہے تھے یہاں یا جو آپ نے غلطی کی تھی اسکے بعد آپ کو لگا ہم آپ کو ایسے ہی جانے دیں گے۔۔۔۔

عینی کا اشارہ انا بیہ کہ طرف تھا۔۔۔ ایان شرمندہ ہو کر رہ گیا۔۔۔۔

And one more thing

ایمن کو یہاں آپکے ڈیڈ نے اپوائنٹ کیا ہے اور اب تو ہم بھی آپکو ایمن کو یہاں سے نکالنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اگر آئندہ ہم نے اسکی آنکھوں میں اپنی وجہ سے آنسو دیکھے تو ہم سے بات مت کی جیے گا۔ چلو ایمن آج آپ ہمارے ساتھ جارہی ہیں اس کو بتانے یا اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

یہ کہتے ہی عینی ایمن کو لیکر نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

پچھے ایان ہونکوں کی طرح ان دونوں کو جاتے دیکھتا رہا۔۔۔۔



پہلے ڈیڈ اور اب مم کو کیا دکھ گیا اس پٹر پٹر مشین میں جو اسکو پسند کر بیٹھے ہیں۔۔۔۔

شکر ہے مم آپ نے مجھے ان سے بچا لیا اللہ کرے انکو ایسی بیوی ملے جو انکو پاگل کر دے انکو ہاتھوں پر نچا کے رکھے۔۔۔۔

عینی اسکی بات پر ہنس پڑی۔۔۔

مم آپ ایسے کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔

یہی کہ جو خوبیاں تم اسکی بیوی میں بیان کر رہی ہو وہ سب خوبیاں تم میں موجود ہیں۔۔

ایمن عینی کی بات پر ٹکڑ ٹکڑ اسے دیکھنے لگی۔۔۔

\*\*\*\*\*

تالش ہم کہاں جا رہے ہیں بک بھی دو۔۔۔ انابیہ جو کب سے تالش کو خاموشی سے ڈرايو کرتے دیکھ رہی تھی آخر جھنجلا کر پوچھ بیٹھی۔۔۔

اسکی بات پر تالش نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

جب گاڑی ایک جنگل کے پاس رکی تو انابیہ اور تالش گاڑی سے اترے۔۔۔

جنگل کو دیکھ کر انابیہ کا دل ایک دم رک کر دھڑکا تھا کیونکہ یہ جنگل بالکل اس جنگل سے مطابقت رکھتا تھا جو اسنے اپنے خواب میں دیکھا تھا

ایک سرد لہر اسکے جسم میں سرایت کر گئی۔۔۔

تالش انابیہ اور اپنی ٹیم کو کام سمجھانے لگا۔۔۔ انہیں کسی جاسوس کو ڈھونڈنا تھا جو انہی کی طرح پاکستان کے حساس مواد کو حاصل کرنے

آیا تھا مگر انکی طرح اچھے مقصد سے نہیں بلکہ انہیں تباہ کرنے کے مقصد سے۔۔۔۔

وہ پوری ٹیم چاروں اطراف میں پھیل گئی وہ سب بلیو ٹو تھ ڈیو ایس سے ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں تھے۔۔۔۔

انابیہ تمہیں کوئی ملا۔۔۔۔

انابہ جو اس تاریک جنگل کے سیدھ میں چلتے ہوئے ہر چیز کا جازہ لے رہی تھی اپنے پیچھے جھاڑیاں ہلنے کی آواز سن کر ٹھٹکی اس سے پہلے کہ وہ ان جھاڑیوں کی طرف بڑھتی کان میں لگے آلے سے تابش کی آواز نے اسے متوجہ کیا۔۔۔

نہیں تابش ابھی تو کچھ نہیں ملا۔۔۔ جیسے ہی اس نے یہ کہا پیچھے سے کسی نے اسکے سر پر بھاری لکڑی سے وار کیا جس پر وہ کراہ کر گری۔۔ ہاتھ بے ساختہ سر پر گیا جہاں اسے نئی محسوس ہوئی ہاتھ خون سے رنگ گئے تھے۔۔۔

انابہ تم ٹھیک تو ہو تابش نے چیخ کر پوچھا۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تو عجیب غریب لوگ اسکے ارد گرد اکٹھے ہونے لگے تھے۔ جنہوں نے جسم پر چمڑے اور پتوں کا لباس پہن رکھا تھا جبکہ منہ پر کالی دھاریاں کھینچی ہوئی تھیں۔۔۔ ان سب کے ہاتھوں میں ہتھیار دیکھ کر اس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا۔۔۔

اس نے ہاتھوں میں مٹی دبوچی اور ایک دم اٹھتے ہوئے انکی آنکھوں میں پھینکی اور ایک طرف کو بھاگی جہاں زیادہ گھنے درخت تھے اور اسکے بچنے کے چانسز زیادہ۔۔۔

وہ سب بھی اسکے خلاف بکتے جھکتے اسکے پیچھے بھاگے تھے اور مسلسل وار کر رہے تھے جس سے وہ بمشکل بچ رہی تھی۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایمن عینی کو اپنے ساتھ اپنے چھوٹے سے بنے گھر میں لے آئی تھی۔

ماما دیکھیں کون آیا ہے۔۔۔

فریحہ بیگم جو کچن میں کھانا بنا رہی تھیں اپنی بیٹی کی آواز پر ہاتھ پونچھتے باہر آئیں بھائی کون آیا ہے۔۔۔

ایمن کے ساتھ ایک نک سک سے تیار کھڑی ہستی کو دیکھ کر حیرت سے دیکھنے لگیں۔۔۔

ماما یہ میرے سر کی موم ہیں۔۔۔

ایمن نے عینی کا تعارف کروایا تو عینی خود خوش دلی سے آگے بڑھ کر انکے گلے ملی۔۔۔

فریحہ بیگم عینی کے اخلاق سے متاثر ہوئیں۔۔۔

آپ تو ابھی بہت چھوٹی لگتی ہیں۔۔

فریحہ بیگم نے انہیں صوفے پر بٹھا کر کہا۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں

I am 40+ h

ایمن کھکھلا کر ہنس دی دیکھا ماما پکو بھی شاک لگانا مجھے بھی ایسے ہی لگا مگر اتنا نہیں یہ وہی عینی ہیں جنگلی میں فین ہوں۔۔۔۔

فریحہ بیگم نے سمجھ کر سر ہلایا۔۔۔ کیسے ناجانتی اپنی بیٹی کی پسند کو۔۔۔۔

ارے یہاں کیوں کھڑی ہو جاؤ کچھ کھانے کو لاؤ۔۔۔۔

ابھی لائی وہ چھپاک سے کچن میں گم ہوئی یہ الگ بات تھی اسے بنانا کچھ نہیں آتا تھا۔

آپ سے ایک بات پوچھیں ماسٹڈ تو نہیں کریں گی۔۔

جی جی پوچھیں۔۔

یہاں انابہ کی سب تصویریں موجود ہیں مگر بچپن کی نہیں کوئی خاص وجہ۔۔۔

عینی نے دیواروں پر ایمن کی جوانی کی تصویریں دیکھتے کہا۔۔۔۔

اسکی بات پر فریحہ بیگم کے چہرے کا رنگ دوپل کو سفید پڑ گیا۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں کبھی خیال ہی نہیں آیا تصویریں بنانے کا۔۔۔

انہوں نے گڑبڑاتے کہا۔۔۔

اسے فریجہ بیگم کی حالت بھی کمزور لگی جو اس سے ایک دو سال بڑی ہی تھیں مگر ایمین تو ایمان سے بھی چھوٹی تھی۔۔۔

بہت سے سوالوں کو دل میں لیے وہ ان سے دوبارہ ملنے کا عہد لے کر چلی گئی۔۔۔

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اسے اپنے جوتوں کی کوئی فکر نہیں تھی۔ ننگے پاؤں اس تاریک اور گھنے جنگل میں بھاگتے ہوئے اس کے پیر زخمی ہو چکے تھے۔

جن میں سے خون رس کرا سکے سفید پیروں کو سرخ کر رہا تھا۔ مگر اسے پرواہ کہاں تھی فکر تھی تو بس اپنی جان کی جو کسی بھی وقت جا سکتی تھی۔۔۔

پکڑو اسے یہیں کہیں ہے وہ۔ ان جنگلی باشندوں کے قدموں کی آواز نزدیک سے نزدیک تر ہوتی جا رہی تھی۔

خوف سے اسکے گلے میں کانٹے اگ آئے تھے۔ اسکا رنگ سفید پڑ چکا تھا۔۔۔

یہ سبک چھ اسکے خواب جیسا تھا خواب میں بھی تو اسنے یہی سب دیکھا تھا مگر وہ شخص کہاں تھا جسنے اسے بچایا تھا۔ اب وہ شخص اسکی مدد کو کیوں نہیں پہنچ رہا تھا کیا وہ محظ ایک خواب تھا اب تو اسکے پاؤں اور ہمت دونوں جواب دے چکے تھے۔

اسنے خود کو خدا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتے گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز اسے تیزی سے قریب آتی سنائی دی۔۔۔۔

اسکا دل تیزی سے دھڑکنے لگا کیا یہی تھا اسکا محسن اسکا رکھوالا اسنے بے تابی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

گھوڑے کے ہنہانے کی آواز پر اسنے پلٹ کر دیکھا

ایک دم ایک سفید برف جیسا گھوڑا اسکے مد مقابل آکھڑا ہوا۔ اسنے غور کیا تو اس سفید گھوڑے پر ایک سرخ و سفید شخص بیٹھا تھا۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں کے باعث دھندلا گئی تھیں اسنے آنکھوں کو ملا اور اس شخص کو دیکھا جسنے اسکے آگے ہاتھ پھیلا کر اسکو مدد کی آفر کر رہا تھا۔۔۔۔

اور اس شخص کو دیکھتے ہی حیرت کی انتہا نہ رہی کیونکہ وہ نقاب پوش نہیں بلکہ۔۔۔۔۔  
"تم" حیرت سے اسکے منہ سے فقط یہی نکلا۔۔۔

کاشان کو اپنے مسیحا کے روپ میں سامنے دیکھ کر انابیہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

اگر میڈم آپ مراقبہ میں سے باہر آگئیں ہوں تو جلدی اپنا ہاتھ دیں وہ ہم تک پہنچ گئے ہیں۔ کاشان نے انابیہ کے پیچھے کچھ خطرناک لوگوں کو آتے دیکھا تو اس نے انابیہ کی حالت پر طنز کرتے کہا جو پتا نہیں کہاں کھوئی تھی اسکی کڑوی بات پر ہوش میں آتے حالات کا جائزہ لیا تو فوراً اسکا ہاتھ تھام کر گھوڑے پر بیٹھی اسکے بیٹھنے کی دیر تھی کہ کاشان نے اپنا گھوڑا تیز رفتار سے دوڑا دیا لیکن پیچھے سے کسی نے تیر چلا دیا تھا جو جا کر عین کاشان کے کندھے میں پیوست ہوا۔ درد سے کاشان نے لب سختی سے بھینچ لیے مگر گھوڑے کی رفتار سست ناک یہاں تک کہ وہ بہت دور نکل آئے۔ انابیہ کے تاثرات اس وقت عجیب سے تھے۔ کان پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو بلوٹھ ڈیوایس غائب تھی۔ انہیں سفر کرتے تقریباً ایک گھنٹا ہو گیا تھا۔ اب یہ خطرہ تو ٹل گیا تھا کہ وہ لوگ انکے پیچھے نہیں مگر سامنے موجود امریکہ کے چھوٹے سے گاؤں میں داخل ہوتے انہیں کچھ رہائشیوں نے روک لیا۔۔۔

وہ لوگ کیتھولک تھے جیسے ہمارے مزہب میں کٹر سنی یا کٹر بریلوی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے مزہب کے بہت پکے تھے۔ اس گاؤں کی عجیب بات تھی کہ وہاں سبھی جوڑے موجود تھے۔ انہوں نے کاشان اور انابیہ کو زبردستی نیچے اتارا۔ وہ سمجھے تھے کاشان نے انابیہ کے ساتھ زبردستی کی ہے اور اب اسے لے کر جا رہا ہے۔ کاشان اور انابیہ نے انہیں بتھیرا سمجھانے کی کوشش کی مگر ہر کوشش ناکام گئی۔۔۔

حواس تو انکے تب سلب ہوئے جب انکو زبردستی رشتہ ازدواج میں باندھا گیا۔۔۔ دونوں اپنی جگہ پریشان حال تھے۔ ان دونوں کے زخم قبیلے والوں نے سی دیے تھے جبکہ مرہم بھی لگا دی تھی۔

نئی شادی کر کے انہیں ایک نئے جوڑے کے طور پر ایک خوبصورت کمرہ دیا گیا۔۔۔۔۔  
جہاں انہیں تنہائی میسر آئی۔۔۔۔۔

تم نے انکار کیوں نہیں کیا۔۔۔ کاشان غصے سے چیخ اٹھا۔۔۔ واہ بھائی واہ الٹا چور کو تو ال کو ڈانٹے اپ کے مرد ہونے کے باوجود وہ اپکو کسی خاطر میں نہیں لائے میرا انکار تو انہوں نے بیچ راہ میں ہی توڑ پھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔  
انکے پاس اسلحہ تھا۔۔۔ کاشان نے اپنے انکارنا کرنے کا جواز دیا۔۔۔۔۔  
تو اب اپکو کیا مسئلہ ہے اگر مجھے نہیں برداشت کر سکتے تو آج کی رات یہاں برداشت کر لیں کیونکہ آج کی رات اس چھت کے نیچے آپ کے ساتھ رہنا میری مجبوری ہے جو میں نا محرم ہو کر نہیں رہ سکتی۔۔۔۔۔  
صبح جب ہم اہنی منزل پر پہنچ جائیں تو بے شک تلاق دے دی جیے گا۔۔۔۔۔

What rubbish!

میں اگر ایک دفعہ کوئی ذمہ داری لے لوں تو آخری سانس تک نبھاتا ہوں۔ تو یہ آپ کی سوچ ہی ہے میڈم کے میں بزدلوں کی طرح اپکو بیچ راہ میں چھوڑ جاؤں گا یہ میری تربیت کے خلاف ہے۔ وہ الگ بات ہے کہ آپ بہت ہی بد زبان اور منہ پھٹ ہیں۔۔۔۔۔  
انا بیہ اس اونچے لمبے مرد کے ساتھ خود کو محفوظ تصور کر رہی تھی جو بھی تھانکاح کے بعد احساسات بدل گئے تھے لیکن اسکی آخری بات پر تمللا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اور تن فن کرتی بیڈ پر جالیٹی جس پر مشکل سے ہی دو بندے پورے آتے۔۔۔۔۔



تو ٹھیک ہے اچو مجھ جیسی منہ پھٹ اور بد زبان کے ساتھ بستر شیمز کرنے کی کوئی ضرورت نہیں یہ رہا اپکا تکیہ اب اپ نہچے سو جائیے اور میں اوپر انا بیہ نے کاشان کے منہ پر تکیہ مار کر خود بیڈ پر پرتے کہا۔۔۔

تو کاشان صدمے سے اسے دیکھنے لگا اتنی بے عزتی وہ بھی میجر کاشان کی اور ہوئی بھی تازی تازی بیوی سے تھی اسکا تو میٹر گھوم گیا۔۔۔ وہ تکیہ اٹھاتا تن فن کرتا اسکو دھکیل کر اسکے پاس جگہ بناتے بیڈ پر لیٹ گیا اور کمفرٹر بھی کھینچ کر خود پر ڈال لیا۔۔۔ ایسا تو ایسا ہی سہی۔۔۔

انابہ اسکی بے باکی پر ششدر رہ گئی۔ بیڈ پر صرف اس صورت میں دو بندوں کے لیٹنے کی گنجائش تھی اگر وہ ساتھ جڑ کر سوتے۔۔۔ انابہ نے شرم کو سائیڈ پر رکھتے اس پر سے کمفرٹر کھینچا اور خود پر ڈال لیا جبکہ کاشان اسکی حرکت پر خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ یہ چھینا جھپٹی کافی دیر تک جاری رہی مگر کافی دیر بعد دونوں ہی تھک کر ایک دوسرے کی پرسکون آغوش میں سو چکے تھے آنے والے کل سے انجان۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایان جب شاہ حویلی کے لاؤنج میں داخل ہوا تو سب بڑوں اور بچوں کو بیٹھا ہنسی مزاق کرتے پایا۔۔۔

ارے ایان ادھر آ جاؤ۔۔۔ شان کے کہنے پر وہ انکے بیچ آ بیٹھا۔۔۔

شان فل حال کسی مشن پر نہیں تھا جی گھر میں موجود تھا۔۔۔

کیا ہوا چیمپ ایوری تھنگ اس آل رائٹ۔۔۔؟ ارمان نے خوبخو اپنی طرح دکھتے ایان کی آنکھوں ہی آنکھوں میں نظر اتارتے ہوئے کہا جو کسی سوچ میں گم تھا۔۔۔

یس ڈیڈ مجھے اپ سے کچھ کہنا ہے اسکی بات پر سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

آج مام آئیں تھیں آفس۔

ارے عینی آگئی مگر اسنے مجھے تو نہیں بتایا شان نے تشویش سے کہا۔۔۔

ارمان نے بھی ایان کو دیکھا جسنے اپنی بات جاری کی۔۔

بات دراصل یہ ہے کہ مام کو بیا کے لنڈن جانے کی خبر مل گئی ہے جسکی وجہ سے وہ بہت غصے میں ہیں۔ اسکی بات پر سب کے رنگ اڑے۔۔۔

اونو اب کیا ہو گا۔۔۔ اریہ نے پریشانی سے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی عینی اپنے بچوں کو لیکر کتنی حساس تھی۔ پریشان تو وہاں بیٹھا ہر شخص تھا جو عینی کے آنے والے ردِ عمل کو سوچ رہے تھے۔۔۔

ریکس بیٹا تمہاری ماں تمہارے باپ سے بہت پیار کرتی ہے وہ مجھ سے ناراض نہیں ہو سکتی

I will figure it out

ارمان نے بغیر پریشان ہوئے کہا۔۔۔

ڈیڈ فلر کی ہی تو بات ہے مام مجھ سے ناراض ہیں اور مجھ سے بات بھی نہیں کر رہیں تو آپ سے کیا خاک کریں گی۔۔۔ اور ویسے بھی مام آپ سے زیادہ مجھے چاہتی ہیں میرے ساتھ انکا یہ رویہ ہے تو آپکے ساتھ کیا ہو گا۔۔۔

ایان نے آرام سے ارمان کو بھی ٹینشن سے دوچار کر دیا۔۔۔

ارے بڑی ماما آگئیں۔۔۔ معصومہ نے عینی کو اندر آتے دیکھا تو سب کو اسکی طرف متوجہ کیا۔۔۔

اسلام و علیکم! عینی نے بغیر سبکی طرف دیکھے سلام کیا اور ناک کی سیدھ میں چلتی ہوئی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی جہاں وہ شادی سے پہلے رہتی تھی ناکسی کو دیکھا ناکسی سے ملی نا اسنے ضروری سمجھا کیونکہ اسکو بے خبر رکھنے کے پلین میں سبھی شامل تھے۔۔۔

موسم کے حالات آج گرج چمک کی پیشین گوئی کر رہے ہیں لہازہ اپنے اپنے کوچے سے ناکلیں۔۔۔

عاطف نے ایان اور ارمان کو چھیڑتے ہوئے مصنوعی انداز میں اینکر کی طرح کہا۔۔۔

جس پر سب مسکرا دیے مگر سب کو الگ پریشانی لگ چکی تھی۔

یعنی نے تو ہمیں دیکھا بھی نہیں ارمان نے ہونک بنے کہا اب اسے اندازہ ہوا تھا معاملہ زیادہ سنجیدہ ہے۔۔۔

\*\*\*\*\*

صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا انابیہ اور کاشان کی اکٹھی آنکھ کھلی تھی دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا اور دیکھتے ہی رہ گئے۔ انابیہ نے اپنی حالت پر غور کیا تو حیران رہ گئی وہ کیسے کاشان کی باہوں پر سکون سو رہی تھی جیسے ہی اسنے چیخ مارنے کے لیے منہ کھولا کاشان نے اسکا ارادہ سمجھتے برق رفتاری سے اسکے منہ پر ہاتھ جما کر اسکو قریب کھینچا۔۔۔

سمبھال کر زوجہ اپنے اوٹ پٹانگ حرکات کو اپنے تک ہی محدود رکھیں کیونکہ یہ ناہواپکی چیخ کا مطلب باہر والے وہ لیس جورات کو ہمارے بیچ ہوا ہی نہیں۔۔۔

کاشان نے اسکے منہ پر ہلکی سی پھونک مارتے کہا تو وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی یہ کونسا انداز تھا اسکا اسکی بات سن کر انابیہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔۔

کاشان اسکے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے ہاتھ ہٹا کر دونوں گالوں پر بوسہ لے گیا اور فریش ہونے واثر روم چل دیا۔۔۔

پیچھے انابیہ ہونک بنی بیٹھی تھی کہ یہ اسکے ساتھ ہوا کیا۔۔۔

جب کاشان باہر نکلا تو وہ تب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔ کاشان نے ایک اچھتی نظر اس پر ڈالی۔ میرا نہیں خیال کہ میں نے ابھی کچھ ایسا کیا ہے کہ آپکے حواس معطل ہو گئے اور ویسے بھی اب ہم شادی شدہ ہیں چھوڑوں گا میں تمہیں کبھی نہیں اور نا ہی اپنا حق معاف کرنے والوں میں سے ہوں میں بہتر ہے خود کو جلد ہی تیار کر لو۔۔۔

اسکی بات کا پس منظر سمجھتے انابیہ کانوں تک سرخ پڑ گئی۔۔۔

ان دونوں کے نکاح کو کئی ہفتے گزر چکے تھے۔ انابیہ نے سب سے پہلے نکاح کا ارمان کو بتایا اور تابش کو بھی اعتماد میں لیے۔ ارمان اس عرصے میں جان چکا تھا کہ انابیہ کا شان سے کافی حد تک اٹیچ ہو چکی ہے سو اس خاد ساتی نکاح کو دل سے قبول کر لیا اور ان دونوں کو بہت سی دعائیں دیں کچھ کا شان کی پوسٹ کا بھی اثر تھا اور کچھ ان لوگوں نے انو سٹیگیشن بھی کی تھی۔ اس لیے ارمان مطمئن تھا۔ مسئلہ تھا تو عینی کو بتانے کا جو انابیہ کے نکاح سے انجان تھی اسکی وجہ سے ایان کو بھی اس نکاح سے لاعلم رکھا گیا تاکہ وہ عینی کو نابتا دے اور عینی ان سے اور غصہ نہ ہو جائے کیونکہ وہ پہلے ہی ان سے لا تعلقی اختیار کیے ہوئے تھی۔۔۔

آج انابیہ نے ویڈیو کال کی تھی اور مقصد عینی اور ایان کو نکاح کے بارے میں بتانا تھا۔۔۔

ایان کسی طرح عینی کو منا کر لایا تھا اب کمرے میں تین نفوس تھے اور انابیہ ویڈیو کال پر تھی۔ عینی نے ارمان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کیا۔۔۔

عینی نے کتنے دنوں بعد انابیہ کو دیکھا تھا مائٹریپ اٹھی تھی آنکھیں نم ہوئی تھیں مگر منہ سے ایک لفظ نہ نکلا اپنی بیٹی کی خیریت کے لیے۔ وہ کونسا اس سے پوچھ کر گئی تھی یا اسکی لاتعداد کال اٹینڈ کرنے کی ضرورت محسوس کی تھی جو وہ اسکا حال پوچھتی۔۔۔۔۔

کمرے کی خاموشی کو انابیہ کی آواز نے توڑا

میں نے نکاح کر لیا ہے۔۔۔۔۔

یہ سنتے ہی عینی کے ارد گرد دھماکے ہونے لگے۔۔۔۔۔ ایان الگ ششدر تھا۔۔۔ عینی نے ارمان کی طرف دیکھا جو پر سکون سا بیٹھا تھا۔۔۔

اسکا سکون دیکھتے عینی لمحوں میں معاملے کی تہ تک پہنچی تھی۔۔۔

سب صاف تھا کہ نکاح کافی پہلے ہو چکا تھا اور اسکے علم میں اب لایا گیا تھا حقیقت سمجھ میں آتے ہی اسکی آنکھوں سے شعولے لپکنے لگے تھے۔۔۔۔۔

عینی کی کیفیت اس وقت سمجھنی مشکل تھی۔ تم مسٹر ارمان شاہ تم نے ہمیں دھوکہ دیا۔۔۔ عینی نے ایک ایک لفظ چباتے کہا۔۔۔ ایان نے حیرت سے اپنے باپ کو دیکھا تو کیا اس کا باپ بھی شامل تھا۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔ اسکے منہ سے فقت یہی نکلا۔۔۔۔

تم شروع سے سب جانتے تھے اور تم نے ہمیں جان بوجھ کر انجان رکھا تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہماری بیٹی کا فیصلہ یوں اکیلے کرنے کی۔۔۔۔ عینی اس قدر دھاڑ کر بولی کے اسکے گلے میں خراشیں آئیں۔۔۔۔۔ ارمان ہنوز اطمینان سے بیٹھا تھا سچ کبھی نا کبھی تو سامنے انا تھا تو پھر ابھی کیوں نہیں۔۔۔۔

اور تم، تم تو مشن پر گئی تھی نا اتنی بڑی کب سے ہو گئی کہ وہاں جا کر ماں باپ کے بغیر اتنا اہم فیصلہ کر لو۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔ عینی جب بولی تو اسکے لہجے سے وحشت ٹپک رہی تھی۔۔۔

مام ہم سب کے پاس رائیٹ ہوتا ہے کہ ہمیں کس سے شادی کرنی ہے کس سے نہیں اور ویسے بھی کاشان بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

To hell with kashan....

ابھی اور اسی وقت اس سے طلاق لو اور واپسی کی ٹکٹ بک کرواؤ۔۔۔ عینی کا لہجہ سفاکیت بھرا تھا جس سے وہاں بیٹھے تینوں نفوس ششدر رہ گئے۔۔۔

مام آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہیں وہ شوہر ہیں میرے محافظ ہیں میرے میں ان سے مر کر بھی جدا نہیں ہو سکتی پیار کرتی ہوں میں ان سے اور آپ چاہتی ہیں کہ ان سے طلاق لے لوں کبھی بھی نہیں۔۔۔۔

انا بیہ چیخ کر بولی۔۔۔۔

عینی نے کرب سے آنکھیں میچیں اسکی بیٹی غلط راہ پر چل نکلی تھی جہاں سے واپس آنا ممکن نہیں تھا۔۔۔ عینی ہوش میں تو ہو تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو وہ کونسی ماں ہوتی ہے جو اپنے بچوں کو اپنے منہ سے اپنی زندگی برباد کرنے کا کہتی ہے۔۔۔۔ اور ویسے بھی اس فیصلے

میں، میں اسکے ساتھ تھا میری مرضی سے ہوا یہ سب میں نے جانچ پڑتال کروالی ہے کاشان میجر ہے اور سلجھا ہوا بچا ہے مجھے اس میں کوئی برائی نہیں دکھی اور ویسے بھی اسکا باپ زندہ ہے فیصلے لینے کے لیے سو اپنی مرضی بچوں پر مت تھوپو ارمان بھی عینی کی بات پر آؤٹ اف کنٹرول ہوا۔۔۔

عینی ارمان کے اس لہجے پر تو کچھ پل بول ناپائی۔۔۔

تمہاری بیٹی انابیہ ہماری بھی بیٹی ہے ارمان اور ہم اسکا سہی غلط جانتے ہیں انابیہ ہمارے بچے ماما کی بات کو سمجھو جب ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ اچھا نہیں تو اسکے ساتھ مت رہو چھوڑ دو اسکو۔۔۔۔

عینی نے ایک اور کوشش کی سوال اسکی بچی کی زندگی کا تھا۔۔

فار گاڈ سیک مام انف از انف میں کاشان کو نہیں چھوڑوں گی اور آپ ہوتی کون ہیں میری زندگی کا فیصلہ لینے والیں ہماری پرورش تو ہمارے ڈیڈ نے کی ہے آپ تو اپنے مشن پر ہوتی تھیں آپ کو کیا پتا ہمیں کیا چاہیے کیا نہیں، ہماری کیا پسند ہے آپ نہیں تھیں اس وقت ہمارے پاس ہمارے ڈیڈ تھے تو اب آپ کیسے میری زندگی کا اتنا اہم فیصلہ لے سکتی ہیں ڈیڈ کو پتا ہونا چاہیے تھا اور میں نے انکو بتا دیا اب پلیز مجھے خوش رہنے دیں میری خوشیوں میں روکاؤٹ نا بنیں یہ دیکھیں میرے جڑے ہاتھ۔۔۔

انابیہ، بیا ارمان اور ایان نے ایک دم اسے گر کھا۔۔۔ بیا شرم کرو یہ کیسا طریقہ ہے ماما سے بات کرنے کا فوراً معافی مانگو۔۔۔ بیٹا بری بات ماما سے ایسے بات نہیں کرتے۔۔۔ پہلے ایان اور پھر ارمان نے اسے سمجھایا۔۔۔

بیاتم نے سنا نہیں ایان کو اس پر غصہ آیا جو ڈھیٹوں کی طرح غلطی کر کے بھی معافی نہیں مانگ رہی تھی۔۔۔

سوری بھائی میں یہ نہیں کر سکتی کیونکہ میں سہی ہوں۔۔۔ انابیہ نے سفاچٹ انکار کیا وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ اپنی خوشیاں اپنی ماں کو دکھ دے کر کبھی نہیں کما سکتی تھی وہ کیسی خوشیاں جس میں ماں کی دعائیں ہی شامل نا ہوں۔۔۔

اسکے انکار پر ایان نے عینی کو دیکھا جسکے چہرے پر دکھ، تکلیف، کرب، غصہ کیا کیا نہیں تھا۔۔۔

مام۔۔۔ ایان اٹھ کر عینی کے پاس گیا اور اسکو ساتھ لگا یا مام بیا کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔



عینی جسکے انابیہ کے اتنے ہارش باتوں پر الفاظ کھو گئے تھے وہ ایک دم چونکی۔۔۔۔

نہیں ایان انابیہ ٹھیک کہ رہی ہے ہم ہوتے کون ہیں اسکی زندگی کا فیصلہ کرنے والے ہم نے تو اسکی پرورش کی ہی نہیں عینی جب بولی تو اسکی آواز دکھ سے دل کو چیر دینے والی تھی۔۔۔۔ جب یہ روتی تھی اسکو نیند نہیں آتی تھی تو ہم اسے اپنی آغوش میں سلاتے تھے اور یہ کہتی ہے ہم نے کیا ہی کیا ہے ہم نے کتنی راتوں کی نیند اسکے لیے قربان کی کتنی بار موت کے منہ سے لوٹ کر آئے اور اب تو اسکی وجہ سے گولی بھی کھائی اور یہ کہتی ہے ہم نے کیا ہی کیا ہے۔۔۔۔

اس بات ہر وہاں بیٹھا ہر شخص چونکا۔۔۔۔

عینی بیا اپنی جگہ ٹھیک ہے۔۔۔۔ ارمان نے انابیہ کی سائیڈ لی تو عینی چیخ اٹھی۔۔۔۔

چٹ آپ جسٹ شٹ یور ماؤ تھ۔۔۔۔ ہم اسکو یہاں چھوڑ کر اس لیے جاتے تھے کیونکہ ہم مطمئن تھے کہ ہم اسکو اسکے دو محافظوں کے درمیان چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ اسکی جان کی بڑھ کر حفاظت کریں گے پر ہمیں کیا پتا تھا وہی محافظ اسے موت کے منہ میں دھکیل دیں گے عینی کی آواز غصے اور آنسوؤں کی زیادتی سے بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔

عینی ارمان چیخا۔۔۔۔

اینڈ یو مائے سو کالڈ ڈاٹر۔۔۔۔

عینی نے آئی پیڈ ہاتھوں میں پکڑ کر انابیہ کو کہا بے شک ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی مگر ایان کی پانچ سال پرورش ہم نے ہی کی ہے تبھی وہ تمہاری طرح بد زبان نہیں اسے یہ فرق پتا ہے ماں باپ سے کیسے بات کرنی ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم نے تمہاری پرورش نہیں کی کیونکہ تمہاری جیسی بد زبان بیٹی ہمیں چہیئے بھی نہیں اینڈ ون مور تھنگ مس انابیہ ہمیں جتنی دفعہ بھی اپنے وطن کی خاطر اپکو چھوڑ کر جانا پڑا ہم جائیں گے کیونکہ ہمارا وطن آپ سے زیادہ امپارٹنٹ ہے۔ انابیہ عینی کے سخت الفاظ سن کر رو رہی تھی ارمان کا دل تڑپ اٹھا عینی کیسے بات کر رہی ہو تم انابیہ سے ارمان غصے سے بولا۔۔۔۔ بیٹا ماما کیہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔

رہنے دیں ڈیڈ آج سچ پتا چل ہی گیا کہ مام نے ہمیں کبھی پیار ہی نہیں کیا اور ویسے بھی میں انکے لیے کاشان کو نہیں چھوڑ سکتی وہ مجھے زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔۔۔

یہ بات عینی نے دل پر بر چھپی کی طرح لگی تو اسکی اپنی بیٹی کی اسکی نظروں میں یہ عزت تھی عینی نے اپنے آنسو پیے اور بولی۔۔۔۔  
تمہارے جیسی اولاد کے لیے ہی ہم نے خدا سے گڑ گڑا کر دعا کی تھی اور تم نے ہمیں یہ صلہ دیا عینی نے دکھ سے کہا تم سے بھی کیا گلہ کرنا جب تمہاری پرورش ہی ٹھیک نہیں ارمان نے عینی کی بات پر اسے غصے سے دیکھا۔۔۔۔

آخری بات مس انابیہ ماں باپ کو دکھ دینے والے کبھی خوش نہیں رہتے یہ جس کاشان کے بل بوتے پر تم اتنا اڑ رہی ہو نا وہی کاشان تمہیں آنے والے وقت میں خون کے آنسو رلائے گا اور تمہیں اپنا غم غلط کرنے کے لیے ہمارا کندھا بھی نصیب نہیں ہو گا عینی نے جب یہ بات کی تو اسکی خود کی آنکھوں میں بھی آنسو آچکے تھے۔۔۔۔

بد دعا دے رہی ہیں مجھے انابیہ نے دکھ سے کہا۔۔۔۔

بد دعا کہاں بد قسمتی سے تماری ماں ہیں ہم بد دعا بھی نہیں دے سکتے مگر آنے والے خطرے سے آگاہ کرنا ہمارا فرض تھا۔ ماں باپ کبھی سہی چیز سے نہیں روکتے ہمیشہ غلط پر ٹوکتے ہیں مگر بچے سمجھتے ہیں وہ سہی ہیں جلد یا بدیر تمہیں ہماری باتیں سمجھ آ جائیں گی مگر خیر تب تم یہ دکھڑے اپنے باپ کے سامنے رونا میرے پاس ان چونچلوں کا وقت نہیں ہو گا ویسے بھی تمہاری پرورش تمہارے باپ نے کی ہے۔۔۔۔  
عینی نے طنز کیا ہمارا ایک ہی بیٹا ہے آئندہ سے ہم تم پر اپنا کوئی فیصلہ نہیں تھوپے گیں۔۔۔۔

عینی نے کہا اور اپنا منہ تھپتھپا کر خود کو کمپوز کیا جبکہ دھاڑ سے دروازہ مارتی ہوئی چلی گئی ابھی اسے اپنا غم غلط کرنا تھا اور بے شک اللہ اسکا بہترین ساتھی تھا پیچھے تینوں نفوس کے تو جیسے الفاظ کھو گئے تھے عینی کا مطلب صاف تھا کہ وہ انابیہ کی زمینداری سے دستبردار ہو گئی تھی ایان بھی شکستہ قدموں سے باہر چلا گیا جبکہ ارمان انابیہ کو تسلی دینے لگا۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

ایان کا رویہ اس دن کے بعد سے ایمن کے ساتھ کچھ بہتر تھا اب وہ اسکو چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر نہیں ڈانٹتا تھا کیونکہ اسکی ماں کی خوشی اسی میں تھی اور اسے ڈانٹ کر وہ اپنی ماں کی ناراضگی مول نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔

اس واقعے کو تین ہفتے گزر چکے تھے ان تین ہفتوں میں ناہی عینی نے ارمان سے بات کی تھی اور ناہی ایان سے کوئی رابطہ کیا تھا اگر کبھی گھر آتی بھی تو اپنے کمرے میں کچھ وقت گزارتی اور بنا کسی سے ملے چلی جاتی ایان تو ترس گیا تھا عینی کے لیے اسکی ماں اسکے لیے بہت معنی رکھتی تھی ابھی بھی وہ عینی کو یاد کر رہا تھا جب ایمن ناک کر کہ اندر آئی۔

مے آئی کم ان سر

یس۔۔۔۔

ایان کے اجازت دینے پر وہ اندر داخل ہوئی۔۔۔

سر مجھے آج جلدی آف چاہیے۔۔۔

اسکی بات پر ایان جس کا موڈ پہلے ہی خراب تھا تیوری چڑھا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

کس خوشی میں۔۔۔۔

ایان نے لطیف سا طنز کیا۔۔۔

ایمن ایان کا بگڑا موڈ دیکھ کر جلتو جلا لتو کا ورد کرنے لگی۔۔۔

ایکجہلی سر آج مس عینی نے مجھے ملنے بلایا ہے اسی لیے ابھی جانا ہے۔۔۔۔ ایمن نے التجا یہ لہجے میں کہا۔۔۔

اسکی بات سن کر ایان چو کننا ہوا۔۔۔۔

عینی مطلب میری مام۔۔۔۔ ایان نے حیرت سے پوچھا۔۔

جی سر۔۔۔

سر آپ۔۔۔

ایمان نے آئیر و اچکاتے پوچھا۔۔۔

— ۱۱۰ —

نومور ارگيو منشس مس ايمن موؤ۔۔

ایمان کو عینی سے ملنے کی جلدی تھی ایمن کے ذریعے ہی سہی وہ اس سے بات تو کرتی ایمن اسکو جاتا دیکھ اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔۔۔

\* \* \* \* \*

ڈیول کے کمرے میں آج بھی اندھیرا تھا وہ آج پھر انابیہ کی لارج تصویر کے آگے بیٹھا تصویر سے مخاطب تھا جیسے وہ سچ میں اسے سن رہی ہو۔۔۔۔۔

تمارے گھر والے کیا سمجھتے ہیں تمہاری میسر کا نشان سے شادی ہو گئی ہے تو تم

Devil

سے بچ جاؤ گی۔۔ ہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

Devil

سے بچنا ممکن ہی نہیں ناممکن ہے اور تم تو پھر میرے جیسے شکاری کا پسندیدہ شکار ہے۔۔۔ تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا نا ہی وہ تمہارا باپ اور نا ہی کا شان باہا باہا باہا۔۔۔

اوہو یہ کیا کیا تم نے ڈارلنگ اپنی ماں کی بات نہیں مانی چیچ چیچ اگر مان لیتی تو شاید محفوظ رہتی کیونکہ تمہیں مجھ سے شاید وہ ہی بچا سکتی تھی۔۔۔ صد شکر آپ فرار کی تمام راہیں مفقود ہیں تمہیں میرے جال میں پھنسنے کا پہلا انعام دینا تو بنتا ہے۔۔۔۔۔

کرے میں وہ تھا اور اسکے بے ہنگم قہقہے۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

"تم"

یعنی ایمن کے ساتھ ایان کو کیفے میں داخل ہوتے دیکھ چوکی مام کیا اب آپ مجھ سے ملیں گی بھی نہیں تھوڑا رحم کریں مجھ پر اس میں میری کیا غلطی ہے ایان نے عینی کے گلے لگتے کان میں سرگوشی کی۔

اسکا اشارہ انابیہ کے نکاح کی طرف تھا عینی نے اسے خشمگین آنکھوں سے دیکھا لیکن پھر بھی اسے کس کر گلے لگایا جو بھی تھا وہ بھی تو تین ہفتے اپنے لاڈلے سے دور رہی تھی عینی ان سے ملی اور دونوں کو بیٹھنے کا کہا عینی نے بہت پیار سے ایمن کا حال دریافت کیا اور ایان سے مخاطب ہوئی تم ایمن کے ساتھ آئے ہو اس لئے تم سے آرام سے پیش آرہی ہوں ورنہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا یہ پروٹوکول صرف ایمن کے ساتھ آنے کی وجہ سے ہے عینی کی بات پر ایمن سر جھکا کر ہنسنے لگی جبکہ ایان اسے گھور کر رہ گیا جس کی اپنے باس کی بے عزتی پر ہنسی ہی اندر نہیں جا رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ایمن اب تمہاری والدہ کیسی ہیں امید ہے ٹھیک ہوں گی اس اس کی بات پر ایمن ایک دم سنجیدہ ہوئی میم ان کی صحت میں کوئی بہتری نہیں آئی آپ بھی دعا کیجئے گا کہ وہ جلد صحت یاب ہو جائیں ان کے علاوہ میرا ہے ہی کون ایمن کی آنکھیں کہتے ہوئے نمندیدہ ہوئیں عینی نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی۔۔۔۔۔

ایان ابھی تک نہیں سمجھا تھا کہ ایمن کی والدہ کو کیا ہوا۔۔۔ وہ بہت جلد کھانے سے فارغ ہو گئے تھے اور ایان عینی کے ترلے منتیں کر کے اسے کسی طرح منا کر گھر لے گیا تھا۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

وہ دونوں جب حویلی پہنچے تو شام ہو چکی تھی اور سارے لانچ میں ہی براجمان تھے ایان عینی کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا اسے ان سب کے درمیان لے آیا باری باری کر کے سبھی عینی سے گلے ملنے لگے اور اپنے رویے پر نادم ہوتے گئے کیوں کہ انہوں نے انابیہ کے جانے کے بارے میں عینی کو انجان رکھا تھا عینی نے بھی کھلے دل سے انہیں معاف کر دیا مگر وہ یہ نہ کہہ سکی کہ ان کی اس بات نے انکی بیٹی کو کس دوراہے پر لا کھڑا کیا ہے۔۔۔۔۔

ارمان کی نظریں عینی کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں مگر عینی بھی اسے مسلسل نظر انداز کر رہی تھی مگر ارمان کے گھورنے میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔۔۔۔۔ دو منٹ بعد ہی ارمان اس کے پہلو میں آ کے بیٹھ گیا تھا جبکہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے ہاتھ کی گرفت میں لیا باقی سب انہیں دیکھ کر دبی دبی ہنسی ہنسنے لگے جبکہ عینی اسکی حرکت پر پہل بدل کر رہ گئی۔۔۔۔۔

یار علیشہ کیسی ہوتی ہے اس کی تو کوئی خبر ہی نہیں آئی شادی کے بعد سے شان نے عیشہ کا ذکر کیا۔۔۔۔۔ ارمان نے بھی کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا ابھی ان سب کو ہنسی مذاق کرتے کچھ ہی دیر گزری تھی کہ علیشہ اپنی سٹائلس سی بیٹی تارا کے ساتھ ساز و سامان سمیت اندر آتی دکھائی دی انہیں دیکھتے ہی عینی کے چہرے پر ناگواری چھا گئی اور وہ دھیرے سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔

شیطان کا نام لیا اور شیطان حاضر اسکی بات پر سب ینگ جنریشن کا قبضہ گونجا جبکہ شان اور ارمان گھور کر رہ گئے اور سارے ان سے ملنے کے لیے آگے بڑھے۔۔۔۔۔

علیشہ ان سب سے ملی اور انہیں اپنے دکھڑے سنانے بیٹھ گئی کہ کیسے اس عمر میں اسکے شوہر نے اسے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا دیکھنے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کتنے پانی میں ہے لیکن اس حویلی کے مردوں کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی جنہیں آنکھوں دیکھی حالت نظر نہیں آتی تھی اور جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ مان لیتے تھے۔۔۔۔۔



اب بھی سب نے کھلے دل سے ان کو یہاں رکنے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔

عینی کی نظریں مسلسل ان دونوں ماں بیٹی پر ہی تھیں علیشہ کی نظریں ارمان جب کے تارا کی نظریں ایان پر تھیں عینی جیسی زیرک نگاہ رکھنے والی لڑکی کے لیے جاننا مشکل نہ تھا کہ وہ دونوں کس مقصد سے آئی ہیں۔ ماں اس کے شوہر جب کہ بیٹی عینی کے لختِ جگر ایان کو پھنسانے آئی تھیں۔۔۔

ویسے کہیں اور جگہ نہیں ملی رہنے کی کہ یہاں آگئیں عینی نے سچ اس کے منہ پر پوچھا تو سب اسے گھورنے لگے جبکہ علیشہ برامنائے ہوئے بولی جب میرے باپ دادا کی حویلی ہے تو مجھے باہر رہنے کی کیا ضرورت ہے کیوں ارمان میں صحیح کہہ رہی ہوں نہ اس نے لگے ہاتھوں ارمان کو بھی اپنی باتوں میں لیا ایسی باتیں کر رہی ہو سکتی ہے۔۔۔

عینی کیسی باتیں کر رہی ہو جب ہم ہیں تو انہیں باہر رکنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ عینی جو کب سے دونوں ماں بیٹی کی گندی نظریں اپنے بیٹے اور شوہر پر برداشت کر رہی تھی ارمان کی بات پر کھول اٹھی۔۔۔

میری ناقص عقل کے مطابق یہ حویلی میرے نام پر ہے نہ کہ ان کے باپ دادا کے نام پر اور میں نے کوئی شلٹر ہوم نہیں کھول رکھا کہ ہر کوئی منہ اٹھا کر آجائے۔۔۔۔۔

عینی کی بات پر سب شذر رہ گئے۔۔۔

یہ تم کس طرح بات کر رہی ہوں ان سے معافی مانگو وہ یہاں ہمارے مہمان ہیں ارمان نے غصے سے عینی پر چلاتے کہا جبکہ علیشہ اور تارا نقلی ٹسوئے بہانے لگیں جسے دیکھ کر عینی کو اور کوفت ہوئی اس سے پہلے کہ وہ ارمان کو کوئی جواب دیتی۔۔۔ اس کا فون بجنے لگا اس کا ارادہ فون کاٹنے کا تھا مگر اپنے خاص بندے کا فون دیکھ کر کان سے لگایا اور آگے سے جو اطلاع اسے ملی اس سے اس کے حواس معطل ہو گئے۔۔۔

کیا کیا کب کیسے اس نے کئی سوال اکٹھے پوچھ لیے اور آگے سے جو خبر ملی وہ خبر اس پر بم کی طرح گری۔۔۔

تم ایمن کا پیچھا کرو اور فوراً مجھے ہاسپٹل کا پتا بتاؤ میں ابھی وہاں پہنچ رہی ہوں اور ہو سکے تو فوراً ان کے ڈیوس کلیر کر دینا یہ کہتے ہی کال کاٹی۔۔

ایان جو ایمن کا نام سن کر چوکنہ ہوا تھا عینی کے پاس آیا کیا ہوا موم کیا بات ہے باقی لوگ بھی عینی کو دیکھنے لگے تھے کہ کس وجہ سے اسے ہاسپٹل جانا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ ارمان بھی اس سے جواب طلب نظروں سے دیکھنے لگا عینی جلدی میں تھی اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور پھر ایان کو دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں بولی

Its none of your concern

تم اپنے باپ کے ساتھ بیٹھ کر ان کے مہمانوں کی تمارداری کرو میرے رشتوں کے لیے تمہیں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں عینی نے ایان کو کہتے ہوئے اسے پیچھے ہٹایا اور تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی جب کہ ایان بغیر کچھ سمجھے اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔۔۔ کیونکہ اسے جانتا تھا کہ آخر ایمن کو ہوا کیا کیونکہ شام کو تو وہ صحیح سلامت گئی تھی۔۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے وہاں جانے سے اس کی زندگی بدل جائے گی۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

... عینی اندھا دھند بھاگتے ہوئے ہسپتال کی راہداری میں ایمن تک پہنچی جو ابھی سی۔یو کے باہر بیٹھی بری طرح رو رہی تھی .... اسکو یوں روتے دیکھ عینی کے دل پر گھونسا پڑا کہاں دیکھا تھا اتنی چلبلی لڑکی کو یوں روتے ہوئے .... عینی آگے ہوئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پکارا .... ایمن ....

.. عینی کی آواز پر ایمن نے جھٹ چہرہ اٹھایا جو آنسوؤں سے تر تھا جبکہ آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سوجھ چکی تھیں اور ناک بھی سرخ ہوا پڑا تھا۔ اسکی یہ حالت عینی کے پیچھے کھڑے ایان نے بھی دکھ سے ملاحظہ کی تھی

ایمن عینی کا سہارا ملتے بکھرتی چلی گئی تھی۔ عینی نے بھی اسکو رونے دیا... کچھ دیر بعد عینی ایان کو ایمن کا خیال رکھنے کا کہہ کر ڈاکٹر کے... کمرے میں گئی اور ان سے ایمن کی ماں کی تبعیت دریافت کی

مس عینی سچ کہوں تو ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے انکا دل بس بیس فیصد کام کر رہا ہے جو کبھی بھی دھڑکنابند کر سکتا ہے عینی نے یہ خبر... حوصلے سے سنی باہر ایان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا ایمن کو کیسے تسلی دے

... وہ اسکے پاس بیٹھا اسے پرسکون رہ کر دعا کرنے کا کہہ رہا تھا اسی اثنا میں نرس افراتفری میں باہر نکلی

... پیشینٹ کے ساتھ کون ہے پیشینٹ کی حالت بگڑ رہی ہے

... عینی فوراً اندر گئی

... فریجہ بیگم اسکو دیکھ چوکی

... آپ ٹھیک ہو جائیں گی فکر مت کریں... عینی نے انہیں جھوٹی تسلی دی جو وہ بھانپ چکی تھیں

... انہوں نے عینی کے آگے ہاتھ جوڑ دیے تھے

... یہ آپ کیا کر رہی ہیں

... عینی نے فوراً ان کے ہاتھ کھولے

میری ایک آخری درخواست ہے کہ میری بیٹی کو اپنا لیس میں جانتی ہوں اسکا آپ سے بڑھ کر کوئی خیال نہیں رکھ سکتا اسکو آپ کے

... حوالے کر دوں گی تو سکون سے مرپاؤں گی

... ایسا مت کہیں آپ جیسا چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا عینی نے انکی بات کو مان بخشا

... میں ابھی اپنی آنکھوں کے سامنے انہوں نے اٹکتے ہوئے کہا

... ہم سمجھ گئے ہم ابھی مولوی صاحب کو بلاتے ہیں

... عینی کمرے سے باہر نکلی اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں

..مام کیا ہوا ایاں فوراً اسکے پاس آیا جبکہ ایمن میں تو اب اٹھنے کی ہمت بھی نہ تھی

... تم چلے جاؤ ہمیں تمہاری ضرورت نہیں

... عینی نے اس سے رخ موڑا

...مام کیا بات ہے بتائیں میں آپکی مدد کروں گا چاہے جو ہو جائے

.... تم نہیں کر سکتے جاؤ اس سے پہلے کہ میں ایسا فیصلہ کر دوں جو تم نبھا ہی نہیں سکتے

....مام کہہ کر تو دیکھیں جان بھی دے دوں گا آپکے لیے یہ وعدہ کیا چیز ہے

... تو ٹھیک ہے کھاؤ ہمارے سر کی قسم کے اپنی بات سے نہیں مکر و گے

.... نہیں مکروں گا وعدہ کرتا ہوں

... مولوی صاحب کو بلاؤ تمہارا نکاح ہے ایمن سے

... انکا فیصلہ سن کر ایاں حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسکو دیکھنے لگا جیسے اسنے انہونی کا کہہ دیا ہو

... ایاں ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں

ہم جانتے ہیں تم اپنی ڈال سے بہت محبت کرتے ہو اور اسکی جگہ کسی کو نہیں دے سکتے مگر ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں ہم اسے تمہارے

... لیے ڈھونڈ لائیں گے مگر تم ایمن سے نکاح کر لو

.... ایاں کی آنکھیں غم اور آنسوؤں سے سرخ ہو چکی تھیں

الفاظ کھو چکے تھے۔ ایک طرف ماں تھی تو دوسری طرف بچپن کی محبت لیکن اسنے ماں کو چنا تھا

... وہ شکستہ قدموں سے مولوی کو لانے چلا گیا جو بھی تھا وہ اپنی ماں سے وعدہ خلافی نہیں کر سکتا تھا

... ان دونوں کا نکاح پلک جھپکتے ہوا تھا اور اپنی بیٹی کو محفوظ ہاتھوں میں دیکھ فریجہ بیگم خالق حقیقی سے جا ملیں

ایمن انہیں دیکھتے شدت غم سے رو پڑی کہ اسکو سمجھانا مشکل ہو گیا عینی اور ایان ہی اسے بمشکل گھر لے گئے اور فریجہ بیگم کی آخری

.... رسومات ادا کیں جن میں ایان کے کچھ دوست جو نکاح میں شامل تھے اور کچھ محلے والوں نے ذمہ داریاں نبھائیں

.... ایمن کو اپنی ہوش نا تھی تو وہ ذمہ داریاں کیا نبھاتی

آج تیسرا دن تھا عینی اور ایان تین دن سے یہاں ہی تھے ایان عینی کی بات مانتے نا حویلی واپس گیا تھا نہ ہی اپنا فون آن کیا تھا آج وہ دونوں

.... ایمن کو لیے حویلی جا رہے تھے

\*\*\*\*\*

وہ سب پریشان حال لاونج میں براجمان تھے

.... کہاں ہو سکتی ہے عینی شان نے پریشانی سے کہا

.... مجھے کیا پتا مجھ سے تو ناراض ہے مجھے کہاں بتانا پسند کیا اسنے یا اسکے چچے نے ارمان نے ایان پر طنز کیا

... اسے زیادہ ہاتھ تمہارا ہی ہے ریکیمبر

... شان نے تنبیہ کی

... اچھا وہ تو کیا ہی چپ بیٹھی تھی... ارمان تو آگے ہی جلا بیٹھا تھا

.... عینی کہیں میری وجہ سے تو واپس نہیں آرہی... علیشہ نے اپنی آواز میں ترس اور بے چارگی پیدا کرتے ہوئے کہا

... نہیں علیشہ ایسی کوئی بات نہیں عینی اتنی چھوٹی باتوں کو دل سے نہیں لگاتی

میں بھی کیا کرتی میرے پاس رہنے کی کوئی جگہ بھی تو نہ تھی نہ ہی پیسے کہ ہم دونوں بے سہارا ماں بیٹی کہیں اور ہی چلے جاتے

. علیشہ کی بات پر ارمان نے اسے تسلی دیتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

... میں نے آپ لوگوں سے ایک بات چھپائی ہے علیشہ نے آنسو بہاتے کہا

... کیا سب نے ایک ساتھ پوچھا

یہی کہ مجھے کینسر جیسا مرض لاحق ہے اور میرے پاس زیادہ وقت بھی نہیں اس لیے میں چاہتی ہوں اپنی بیٹی کی ذمہ داری کسی کو سونپ جاؤں اور میرا یقین کرو ارمان میں تمہیں یہ ذمہ داری سونپنا چاہتی ہوں... میں چاہتی ہوں کہ تم میری بیٹی کو اپنی سرپرستی میں.... لے لو اسکا نکاح کروادو ایان سے علیشہ نے عینی کو گھر ناپا کر لگے ہاتھ اس موقعے کا فائدہ اٹھانے کا سوچا

... مگر ایان تو.... شان نے کچھ کہنا چاہا

. بس شان علیشہ جیسا چاہتی ہے ویسا ہی ہو گا اب وقت آگیا ہے کہ ایان ڈال کی یادوں سے نکل آئے اور اپنی زندگی میں آگے بڑھے

... ارمان نے علیشہ کو جھولی پھیلاتے دیکھا تو جھٹ فیصلہ کیا

.... مگر بھائی ایان نہیں مانے گا... ارحم نے بھی اسے بعض رکھنا چاہا

جی بھائی ارحم سہی کہ رہا ہے اور ویسے بھی اپ عینی کے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں وہ ایان کی ماں ہے اسے پورا حق ہے اپنی بہو خود چننے کا اور آپ نے اس سے مشورہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا ثانیہ جو دبیر اور بچوں کے ساتھ حویلی آئی ہوئی تھی ارمان کو یوں سب.... سے مشورہ کیے بغیر فیصلہ کرتے دیکھا تو خود کو بولنے سے روکنا پائی

ثانیہ مجھے اچھی طرح پتا ہے میرے بچوں کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط میں انکا باپ ہوں مجھے پورا حق ہے انکی زندگی کا فیصلہ کرنے کا ارمان نے اسکو جواب دیتے کہا وہ یہ بھول گیا تھا کہ انا بیہ کا فیصلہ بھی اسنے کیا تھا اور اب ایان کے لیے بھی اسنے عینی کی رضامندی کے... بغیر ہی فیصلہ لے ڈالا تھا یہ سوچے بغیر کہ عینی پر اسکا کیا اثر پڑے گا



....علیشہ تم فکر مت کرو تارا اب ہماری ذمہ داری ہے وہ ہمارے ہی گھر کی بہو بنے گی

...ارمان نے اسے تسلی دی

....جس پر علیشہ اندر سے شیطانی ہنسی ہنستے ہوئے پر منہ پر بے چارگی طاری کیے ہوئے سر ہلانے لگی

عینی جو ایان اور ایمن کہ ساتھ حویلی کے اندرونی دروازے سے اندر داخل ہونے لگی تھی علیشہ کی فرمائش اور ارمان کے اس خود ساختہ

.... فیصلے پر خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی ساری باتیں وہ باہر کھڑے سن چکے تھے

..ایان نے ماں کو دیکھا جسکے چہرے پر پل پل کے ساتھ خطرناک حد تک سنجیدگی بڑھتی جا رہی تھی اور آنکھیں لال ہوتی جا رہی تھیں

....مام ایزی میرا نکاح ہو چکا ہے ایمن سے ریلیکس ایان جانتا تھا ارمان کے اس فیصلے سے عینی دوبارہ دکھی ہو چکی ہے

...عینی نے ہاں میں سر ہلایا

...تم ایمن کو لے کر اندر آؤ ہم زرا تمہارے باپ کا دماغ ٹھکانے لگائیں عینی تن فن کرتے اندر داخل ہوئی ایان نفی میں سر ہلا کر رہ گیا

...اب تو ڈیڈ کی خیر نہیں

ایان نے ایمن کو دیکھا جو خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی اسنے ایمن کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیا تو ایمن چونکی

فکر مت کرو میں تمہارے ساتھ ہوں اسنے ایمن کے کانپتے ہاتھ کو اپنے ہاتھ کی گرفت میں بھینچتے تسلی دیتے کہا اور اندر بڑھا جہاں

...دھماکے ہو رہے تھے

....عینی جو نہی اندر داخل ہوئی علیشہ ارمان کا ہاتھ تھام کر اسکا شکریہ ادا کر رہی تھی

....معاف کرنا علیشہ تمہاری خواہش تمہارے دل میں ہی رہ گئی کیونکہ ارمان اس زندگی میں تو تمہارا وعدہ پورا نہیں کر سکے گا

...عینی کی آواز پر سب عینی کو دیکھنے لگے

... مطلب ارمان نے ماتھے پر تیوریاں سجاتے پوچھا

عینی کے چہرے پر وہی پرسکون مسکراہٹ تھی اور آنکھیں میں مخصوص چمک جو وہ دوسروں کا سکون غارت کرتے ہوئے ہی آتی تھی۔۔

.... عینی دھیمی چال چلتی ارمان کے سامنے کھڑی ہوئی اور سینے پر ہاتھ باندھتے کہا

... مطلب یہ کے مائے ڈیر ہنر بینڈ ہمارے مطابق شادی ایک دفعہ ہی ہوتی ہے

.... ہاں تو... ارمان ابھی بھی نا سمجھا تھا

... تو یہ کہ مسٹر ارمان ایان شادی کر چکا ہے... عینی نے آرام سے سب کے سروں پر دھماکا کیا

what rubbish...

.... ایسا کیسے ہو سکتا ہے علیشہ بھی پھٹی آنکھوں سے اسکو ہی دیکھ رہی تھی

وہ ایسے کہ ہم نے آج سے تین دن پہلے اسکا نکاح کروا دیا ہے اور یقین مانو اس سب میں اسکی رضامندی شامل تھی۔۔ عینی نے ارمان کو ... آنکھ مارتے کہا

... تارا بھی غصے سے عینی کو گھور رہی تھی جو اسکے اور ایان کے بیچ آرہی تھی

... ایانا

.... عینی نے ایان کو آواز دی تو ایان ایمن کا ہاتھ پکڑے اندر داخل ہوا

Meet my daughter in law aiman ayan shah....

... سب بنگ جزیشن کو ایمن پہلی نظر میں ہی پسند آئی تھی

.... ارمان ایمن کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا

... ارمان نے عینی کو غصے سے دیکھا... تم نے میرے بغیر ہی اتنا بڑا فیصلہ لے لیا

..... ہاں صحیح سمجھا تم نے لیا ہم نے تمہارے بغیر فیصلہ پھر کیا کر لو گے عینی نے آئبر و اچکاتے ارمان کو آگ لگائی

.... تم.... ارمان نے غصے سے کہا

.... کیا ہم عینی نے آنکھ و نک کرتے کہا

.... تم نے بھی تو اپنی بیٹی کی شادی کا فیصلہ خودی کر لیا تھا سو ہم نے بھی تمہیں اپنے بیٹے کی شادی میں بلانا ضروری نہیں سمجھا

... بدلہ لے رہی ہو۔۔ ارمان نے کہا

.. نہیں حساب بے باک کر رہی ہوں۔۔ عینی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے کہا

.. ایان ایمن کو ایول ڈیڈ کے کمرے میں لے کر جاؤ

... ایان نے احتجاج کرنا چاہا جس پر عینی نے اسے گھور کر چپ کر دیا اور ایان ایمن کو لیے ریڈروم میں چلا گیا

اگر تارا کی شادی اسی گھر میں کرنی ہے تو اس حویلی میں اور بھی لڑکے ہیں عینی نے عاطف اور عاکف کو اپنی شریر نظروں کی حصار میں

لیتے کہا تو ان دونوں کو تارا کے نام پر ایک ساتھ کھانسی کا دورا شروع ہوا جو شان کے ایک ایک دھموکا جھڑنے پر ہی ٹلی

اس سے شادی سے اچھا میں سو سائڈ کر لوں۔۔ عاطف نے دھیمی سرگوشی کی جو ینگ جنریشن کے کانوں سے مخفی نارہ سکی اور اسکی بات

پر سب کا قہقہہ گونجنا سب بڑوں کو اپنی طرف تکتے پا کر ساری ینگ جنریشن نیویں نیویں ہو کر نکل گئی تاکہ اگلا شکار وہ نابنے ایان کے بعد

... ایک فیصلہ تم نے کیا ایک فیصلہ ہم نے کیا پر ہماری یہی دعا ہے کہ ہمارے دونوں بچے خوش رہیں"

ہم نے تو اپنے بیٹے کو اسکی خوشیاں دے دیں کیا تم نے انابہ کو اسکی خوشیاں دی ہیں زرا غور کرنا اس بات پر۔۔ عینی یہ کہتے ہی چلی گئی اور

.... ارمان گم سم کھڑا رہ گیا

\*\*\*\*\*

انابہ اور تابش اب بھی اپنے مشن پر تھے۔ انابہ اپنے مشن کے ساتھ مسلسل کاشان سے بھی رابطے میں تھی۔ آج کاشان نے اسے اپنے... فلیٹ پر ملنے بلایا تھا۔ ڈارک بلیو شرٹ اور جینز میں اسکی گلابی رنگت دمک رہی تھی۔  
وہ وہاں پہنچ تو گئی تھی مگر اب اضطراب کی سی کیفیت میں انگلیاں مڑوڑ رہی تھی کہ اندر جائے کہ نہیں۔  
کاشان اور وہ کتنی دفعہ باہر پبلک پلیس پر مل چکے تھے مگر تنہائی میں یوں ملنے کا تجربہ پہلا تھا اس لیے وہ گھبرا رہی تھی۔  
..ریلیکس انابہ یو کین ڈواٹ میں پہلے بھی تو کاشان سے کتنی دفعہ ملی ہوں اور آفٹر آل وہ میرا ہنر بینڈ ہے۔  
...ابھی وہ اپنے آپ کو پرسکون ہی کر رہی تھی کہ کاشان نے اچانک دروازہ کھولا اور اسے اندر کھینچ لیا جس پر اسکی چیخ بے ساختہ تھی۔

\*\*\*\*\*

Will you be my girlfriend ?

..معصومہ جو یونی میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھی کپیں لڑا رہی تھی مردانہ آواز پر چونکی۔  
آواز کی جانب دیکھا تو ایک اوباش لڑکا ایک پھول لہے ایک گھوٹنے کے بل اسکے پاس جھکا بڑے لوفرانا انداز میں اسے اپیل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔  
معصومہ نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا کہ ابھی کہیں سے تابش نانکل آئے اگر وہ اس وقت یہاں ہوتا تو معصومہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ... اس لڑکے کی ہڈیاں اکھٹی کرنے میں گھنٹے لگ جاتے۔  
وہ لڑکا ابھی بھی اسے غلیظ نظروں سے دیکھ رہا تھا جو اسکے کانپنے کا سبب بن رہا تھا ابھی وہ اسکے قریب ہوتا کہ ایک بھاری پتھر اسکے سر پر... آکر لگا جس سے وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ خون فوارے کی طرح اسکے سر سے بہ رہا تھا۔  
...معصومہ ہر اسماں نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ اس لڑکے کے دوست اسے فوراً وہاں سے لے گئے۔  
....معصومہ تمہیں تابش بھائی کو اس بارے میں بتانا چاہئے اسکی دوستیں اسکے نکاح سے واقف تھیں تبھی اسے مشورہ دیا۔

... نہیں اگر میں انہیں بتاؤں گی تو پتا نہیں وہ کیا کریں اگر مجھ پر غصہ ہوئے تو معصومہ نے ڈرتے ہوئے کہا

اس سے پہلے کہ وہ اٹھتیں معصومہ کی کمیز پر کولڈ ڈرنک گر گئی جسے صاف کرنے وہ واشروم گئی۔ جوں ہی وہ واشروم سے نکل کر تھوڑی .... آگے بڑھی کسی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے سٹور روم میں کھینچ لیا اور دیوار کے ساتھ پٹخا

اسکی چیخ بھاری ہاتھ کے باعث منہ میں ہی دب گئی تھی

.... معصومہ کی نظروں میں ایک دم خوف کی لہر اٹھی اور ساتھ ہی وہ تھر تھر کانپنے لگی کیونکہ وہ جانتی تھی اب اسکا بچنا ناممکن ہے

\*\*\*\*\*

... معصومہ خوف سے تابش کی سرخ آنکھوں سے وحشت ٹپکتی دیکھ رہی تھی

.... ت ت ت تابش وہ وہ میں

... ابھی وہ کچھ کہتی کہ تابش نے اسکی بات کاٹی... کب سے تنگ کر رہا ہے وہ تمہیں

.... اسکی سرد آواز معصومہ کے چھکے چھڑا گئی تھی

.... میں بتانے ہی والی تھی آپ کو

... کب آخر کب بتانے والے تھی تم جب وہ حد پار کر جاتا تب بولو اب بول کیوں نہیں رہی

.... تابش نے دھاڑتے ہوئے اسکے منہ کے پاس دیوار پر مکے مارتے ہوئے کہا

.... معصومہ اسکے اس خوفناک انداز پر تھر تھر کانپنے لگی

... تمہیں چھونے کا تمہیں دیکھنے کا یہاں تک کہ تمہیں سوچنے کا بھی حق صرف میرا ہے صرف میرا

... تابش کی جنونی انداز پر اسکی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی

.... تمہاری سزا تو بنتی ہے ڈیروائفی

تابلش کے سرد انداز پر معصومہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پہلے کہ اس سے فریاد کرتی تابلش کان لپیٹے اسکے نرم گداز ہونٹوں کو اپنا نشانہ بنا گیا

اس افتاد پر معصومہ کے اوسان خطا ہو گئے تھے وہ نازک ہاتھوں سے مکے اسکے سینے پر برسانے لگی مگر تابلش کو پہلے کب فرق پڑا تھا جو .... اب پڑتا اسکی مزاحمت کے ساتھ تابلش کی گرفت اسکے لبوں پر اور مضبوط ہوتی جا رہی تھی اسکی سزا کا انداز بھی انوکھا تھا معصومہ کی ٹانگیں لرزنے لگیں تھیں درد کی شدت سے آنسو روانی سے بہ رہے تھے جبکہ تابلش کی انگلیاں معصومہ کو اسکی کمر میں ... پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں

جب اسے لگا کہ وہ سانس نہیں لے پائے گی تو اسنے اپنے ناخن تابلش کی گردن پر گاڑ دیے جس سے اسکی گردن اچھی خاصی زخمی ہو گئی تھی .

تابلش اپنی جنگلی بلی کے اس انداز پر مسکرا دیا مگر چھوڑا پھر بھی ناجب تابلش کو لگا کہ معصومہ کا وجود ڈھیلا پڑ رہا ہے تب جا کر اسنے اسے .... آزادی بخشی ایک خون کی لکیر اسکے ہونٹ سے پھوٹی ہوئی ٹھوڑی تک بہ گئی جسے تابلش نے نرمی سے اپنے پوروں سے صاف کیا .... بہت برے ہیں آپ اسنے اٹکتے ہوئے کہا

.... ایسے کام کرتی ہی کیوں ہو جسکی سزا تم سہ ناپاؤ

اسکی بات سننے کے لیے وہ حواسوں میں نارہی اور اسکی باہوں میں جھول گئی جسے اسنے نرمی سے سمیٹا اور سب کی نظروں سے بچتا ہوا یونی ... سے نکلتا چلا گیا

\*\*\*\*\*

... انا بیہ لہرا کر ایک چیخ کے ساتھ کاشان کے سینے میں پیوست ہوئی جبکہ دماغ کاشان کے یوں کھینچنے پر گھوم گیا تھا



... یہ کیسا بد تمیزی ہے انابیہ نے کاشان کو گھور کر دیکھا

... اسکا اشارہ یوں انابیہ کو اندر کھینچنے کی طرف تھا

.... تم جو اتنی دیر سے باہر کھڑے رہ کر میرے صبر کا امتحان لے رہی ہو وہ کیا ہے

انابیہ اسکی بات پر کھسیا گئی

... اگر تمہارے انتظار میں مر

.. اللہ ناکرے کاشان کیسی باتیں کرتے ہیں... انابیہ نے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر بات کاٹی

... کاشان نے غور سے اپنی شریک حیات کو دیکھا جو کچھ ہی وقت میں اسپر جان نثار کرنے لگی تھی

... کاشان نے کچھ بھی کہے بغیر اسے باہوں میں بھر اور کمرے میں لے آیا

... کاشان یہ آپ کیا کر رہے ہیں انابیہ نے اسکے آنکھوں میں جزبات کاٹھا ٹھیں مارتا سمندر دیکھا اور اسکی طلب پڑھ کر بوکھلا گئی

.... کاشان۔۔ اسنے کپکپاتے ہوئے کہا

... شششش! آج تمام پردے گر جانے دو آج میں تمہیں اپنی شدتوں سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں تمہیں کتنا چاہتا ہوں

... کاشان لیکن یہ سب شادی سے پہلے

... کاشان نے انابیہ کا اعتراض اپنے لبوں سے چن لیا جس پر انابیہ سرخ اناری ہو گئی

تمہیں مجھ پر اعتبار ہے نا میں تمہارا محرم ہوں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچاؤں گا یہ کہتے ہی کاشان انابیہ پر جھک گیا وقت کے ساتھ ساتھ

اسکی جسارتیں بڑھتی جا رہی تھیں انابیہ کبھی شرمنا کر اسکے سینے میں چھپ جاتی کبھی اسکی طوفانی محبت پر گھبرا جاتی جب اسنے آخری

حدوں کو چھو تو انابیہ نے اپنی تمام مزاحمتیں ترک کر دیں اور اپنا آپ کاشان کے حوالے کر دیا جسے کاشان نے شدت سے اپنے پیار کی

چھاپ چھوڑی۔ اب تو انابیہ اس سے الگ ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی مگر قسمت اسکی سوچ پر مسکرا دی۔۔

آج وہ مکمل طور پر کاشان کی بیوی بن چکی تھی جس میں ابھی اسکی ماں کی مرضی شامل نہیں تھی مگر انابیہ نے اپنی نئی زندگی کا آغاز کر لیا تھا اور شائد غموں کا بھی۔۔

\*\*\*\*\*

یعنی ایمن کو ریڈروم لے گئی تھی جہاں وہ ہر چیز کو بڑی دلچسپ نظروں سے دیکھ رہی تھی

ہم چاہتے ہیں ہم تمہیں سیلف ڈیفینس سیکھائیں کیونکہ اب تم شاہ حویلی کا حصہ ہو ہمارا تم سے بہت گہرا رشتہ جڑ چکا ہے جو بہت جلد سب... کو معلوم پڑ جائے گا اور تمہارے بھی بہت سے حریف بن جائیں گے اسلیے تمہاری حفاظت ہمارے لیے سب سے ضروری ہے

... توکل سے ہم تیاری کریں گے کیا تم تیار ہو

... جی اتنا کہتے ہی ایمن اسکے گلے لگ گئی

.... آپ بہت اچھی ہیں میں چاہ کر بھی اپکو نہیں بتا سکتی کہ میں اپکو کتنا چاہتی ہوں

.... اسکی اس معصوم سے اظہار پر عینی نے اسکا ماتھا چوم لیا

... تم بھی ہمارے لیے بہت خاص ہو اور اسکا اندازہ تمہیں وقت کے ساتھ ہو جائے گا

... عینی نے کہا تو ایمن نے نم آنکھوں سے سر اثبات میں ہلادیا

... باہر کھڑی تارا خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی

تمہیں تو میں کبھی بھی ایان کے قریب نہیں آنے دوں گی مس ایمن ایان صرف میرا ہے اور میں اسے تم سے چھین لوں گی میں وہ

.... کروں گی جو میری ماں نہیں کر پائی

.... تارا شیطانی مسکان لیے نئے منصوبے بنانے لگی

\*\*\*\*\*

ایمن کو اس گھر میں آئے ایک ماہ ہو چکا تھا مگر اسکی خاموشی نہیں ٹوٹی تھی وہ کافی سنجیدہ ہو گئی تھی

... آج سب لاونج میں بیٹھے عاطف اور عاکف کی شادی کے بارے میں ڈسکشن کر رہے تھے جب عاطف بولا

... بھابی آپ اتنی خاموش کیوں رہتی ہیں... سب نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی جبکہ ایمن سبکی آنکھوں کا مرکز بن کر سٹیٹ گئی

... آپ خاموش پہلے سے ہیں یا بھائی سے شادی کے بعد کے کرامات ہیں عاکف نے آنکھ مار کر پوچھا تو ایان اسے گھورنے لگا

ہم بتاتے ہیں ایمن شادی سے پہلے کیسی تھی سب کی توجہ اندر آتی عینی نے حاصل کی جس نے سیدھا جا کر اپنا فون ایل ای ڈی سے

کونیکٹ کیا اور ویڈیو چلا دی جسکو دیکھ کر ایان کے ہوش اڑے جبکہ ایمن کھسیانی ہو کے رہ گئی کیونکہ سامنے ہی سکریں پر وہ بڑی شان سے ایان کی میکری کر رہی تھی

ساری ینگ جنریشن منہ کھولے ایمن کی ایکٹنگ دیکھ رہے تھے اور ویڈیو ختم ہوتے ہی سب کے نارکنے والے قہقہے شروع ہو چکے تھے۔۔

... ایان کا منہ دیکھنے والا تھا

... ایمن اب وقت آگیا ہے کہ تم اس فیز سے نکل آؤ ہم سب تمہیں ہنستا مسکراتا دیکھنا چاہتے ہیں

.... عینی کے بات پر سب نے ہامی بھری.. اور ہم چاہتے ہیں تم ہمیں میم بلانا بند کرو انابہ اور ایان ہمیں مام بلاتے ہیں

... میں آپکو ماما کہہ سکتی ہوں ایمن نے اچانک عینی کی بات اچک لی اسکی بات پر سناٹا چھا گیا

... عینی ایمن کی نم آنکھیں دیکھنے لگی کتنی حسرت تھی ان میں وہ آگے بڑھی اور ایمن کو گلے لگایا

... ہماری خوشنصیبی ہوگی اگر آپ ہمیں ماما کہوگی

ایمن نے بھی مسکرا کر اسکے گرد باہیں ڈال لیں... سب انکو دیکھ مسکرا دیے

اور بھابھی ہم بھی ایان بھائی کی درگت بنتے دیکھنا چاہتے ہیں عاطف کی بات پر سب ایک دفعہ پھر لوٹ پوٹ ہوئے جبکہ اسکی نازک

.... گردن اب ایان کے ہاتھ میں تھی

... بھابی بچائیں مجھے... عطف نے ایمن کو دھائی دی

.... سر چھوڑ دیں اسے

.... ایمن کی بات پر جہاں ایان حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا وہیں عاطف قہقہہ لگاتے اسکے چنگل سے نکلا

seriously sir...

... بھابی آپ اب بھی انہیں سر کہتی ہیں

.... ایان ایمن کو دیکھ کر تاسف سے سر ہلانے لگا کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا

... اور ایمن زبان دانتوں میں دبا کے رہ گئی

\*\*\*\*\*

تابلش نے معصومہ کو گھر پہنچا دیا تھا کسی نے اس بارے میں کچھ نہیں پوچھا شادی کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں

انابہ کو جب ایان کے نکاح کا پتا چلا تو اسنے خوب واویلا کیا مگر عینی نے یہ کہہ کر اسکا منہ بند کر دیا کہ اسکے بیٹے نے یہ حق اسے دیا تھا جس کے بعد انابہ کچھ نابولی شادی میں بھی انابہ اپنے مشن کی وجہ سے نہیں آئی تھی وہ اپنے مشن کو لے کر زیادہ ہی پوزیسیو تھی وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ

Devil

انکی ہر چال سے پہلے ہی آگاہ کیسے ہو جاتا ہے۔ وہ ان دونوں کا شان کے فلیٹ میں ہی رہ رہی تھی جسکی وجہ سے وہ تابلش کے پاکستان جانے سے انجان تھی اس بات سے بے خبر کے تابلش اسکی ساری معلومات عینی کو پہنچاتا تھا اور وہ یہ بھی بتا چکا تھا کہ انابہ کا شان کے ساتھ رہ رہی ہے جس پر عینی کو شدید دکھ ہوا وہ ماں تھی دکھ تو اسے ہونا ہی تھا اسنے خاموشی سے تابلش کو بلوایا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اب انابہ کا بچ پانا ممکن نہیں اور

Devil

کے لیے سزاوہ منتخب کر چکی تھی بس تصدیق ہونے کی دیر تھی پھر

Devil

..کی گردن ہوتی اور اسکے ہاتھ

\*\*\*\*\*

ایمن اور ایان ایک دوسرے کے ساتھ کمرے میں اجنبیوں کی طرح رہتے تھے ایمن کو آج بھی وہ دن یاد تھا جب ایان نے اسے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے کوئی امید نہ لگائے کیونکہ وہ کسی اور کو چاہتا ہے اور جس دن اسے وہ ملی وہ ایمن کو چھوڑ دے گا۔ اس بات ... نے ایمن کو توڑ کر رکھ دیا تھا وہ دن اور آج کا دن دونوں نے ایک دوسرے پر حق نہیں جتایا تھا

... ایان واش روم میں تھا اور ایمن بیڈ پر دراز تھی جب اچانک دروازہ کھٹکا

.... اتنی رات کو کون آگیا اسنے گھڑی دیکھی جہاں ۱۲ بج رہے تھے اسنے دروازہ کھولا تو شکیلہ ماسی براؤنیز لیے کھڑی تھیں

... بی بی جی یہ عینی میم صاحبہ نے آپکے لیے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہیں اور مجھے کہا کہ آپکو دے آؤں

... وہ دے کر چلی گئیں جبکہ ایمن مزے سے وہیں کھانا شروع کر چکی تھی

ہے یہ میری براؤنیز ہیں تم کیوں کھا رہی ہو ایان جو واش روم سے نکلا تھا ایمن کو گھور کر پوچھنے لگا جو عینی کے بنائی ہوئی براؤنیز کھا رہی تھی ... اور اب تو صرف ایک ہی پیس بچا تھا وہ فٹ آگے آیا

مسٹر ایان یہ ماما نے میرے لیے بنائی تھیں اس لیے یہ میں ہی کھاؤں گی اور آپ برائے مہربانی سلمان خان بعد میں بنیے گا ابھی جا کر کوئی ... شرٹ پہن لی جیسے ایمن نے ایان سے نگاہیں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھتے کہا جو شرٹ لیس کھڑا تھا

.... یہ ادھر دو آخری پیس جو بچا تھا وہ اسے لینے آگے بڑھا تو پھسلن کی وجہ سے ایمن پر گر پڑا

... اففف

.... ہٹیں میرے اوپر سے بلڈوزر کہیں کے

... کیا کیا کیا بلڈوزر تم میری باڈی کو بلڈوزر کہ رہی ہو لڑکیاں مرتی ہیں اس پر

.... اسنے ایمن پر جھکتے کہا جو اسکی قربت پر بے ہوش ہو جانے کو تھی

وہ اسکا چہرہ دیکھ کر رہ گیا جو اسکی زرا سی نزدیکی پر حیا سے سرخ پڑ چکا تھا خم دار پلکیں سختی سے بند تھیں ایک پل کو وہ اس میں کھو گیا نا وقت کا حساب رہا نا اپنی سچویشن کا وہ بے اختیار ہو کر جھکا اور اسکی لبوں کی نرمیٹ کو محسوس کرنے لگا جبکہ ایمن اسکے بے باکی پر مرنے والی ہو گئی...

.... جب وہ پانچ منٹ تک پیچھے نا ہٹا تو ایمن اسکے سینے پر مکے مارنے لگی جس پر وہ ہوش میں آیا اور اسے بھی اٹھایا

.... یہ مجھے کیا ہو گیا تھا اسنے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا جبکہ ایمن اپنی جگہ پر کمفرٹ میں جا کر دبک چکی تھی

.... پیچھے ایان اس خوبصورت احساس کو محسوس کرتا رہ گیا جسنے رات بھر اسے جگائے رکھا

\*\*\*\*\*

آج مہندی سے ایک رات پہلے ان سب نے ڈھولک رکھی تھی جس پر باری باری دونوں دلہوں نے اپنی کسر نکالی اور باقیوں کے کان کے پردے پھاڑے پھر جلد ہی ٹرتھ اینڈ ڈیر شروع ہو گیا جس میں سب نے مختلف ٹاسک کیے اور سچ بولے جب باری ایان پر آئی تو عینی بولی...

.... ایان ہم تم سے ایک وعدہ چاہتے ہیں

جی مام آپ حکم کریں پوچھ کیوں رہی ہیں اسنے ایمن کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے کہا ایان سوچ سمجھ کر یہ وعدہ کرنا کیوں کہ تمہیں یہ وعدہ عمر بھر تک نبھانا پڑے گا اگر تم نے دوسروں کی طرح ہمارا مان توڑا تو ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کر پائیں گے اس نے ارمان کو نظروں میں رکھ کر ایان سے کہا اس کا اشارہ ارمان اور انابیہ کے مان توڑنے کی طرف تھا ہماری بس ایک ہی خواہش ہے اسے تم ہماری



خواہش سمجھ لویا ہمارا حکم ہم چاہتے ہیں کہ تم ایمن کو کبھی نہیں چھوڑو گے اور اس پر خود سے زیادہ اعتبار کرو گے کبھی کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر اس کو کبھی کوئی دکھ نہ پہنچانا میری بات یہ یاد رکھنا اگر تم نے کبھی اس پر انگلی اٹھائی تو تم اپنے سامنے ہمیں کھڑا ہوا پاؤ گے یہ مت سمجھنا کہ اس کے پیچھے کوئی نہیں اس کے پیچھے ہم ہیں جس دن تم نے ہمارا یہ وعدہ توڑا اس دن تم سزا کے مستحق ہو جاؤ گے اور تم پھر جانتے ہی ہو گے ایول ڈیڈ کبھی اپنے گناہگار کو بخشتا نہیں ہے اس کی سزا بہت طویل اور دردناک ہوتی ہے تو بولو کیا تمہیں منظور ہیں اس نے ایک نظر سب پر ڈالی اور آخری نگاہ ایمن پر اور پھر اس نے عینی کا ہاتھ پکڑتے ہوئے چوما اور اقرار کیا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کا ساتھ مرتے دم تک نبھاؤں گا یہ اس نے کیسے اپنے دل پر پتھر رکھ کے کہا تھا یہ تو وہی جانتا تھا کیونکہ یہ اس کی ڈال کے ساتھ دھوکہ بازی ہوتی مگر وہ اپنی ماں کا حکم نہیں ٹال سکتا تھا۔ اب یہ تو وقت نے بتانا تھا کہ وہ اپنے وعدے میں کتنا کھرا رہتا ہے۔ تارا جل بھن کے رہ گئی تھی اسے عینی کا یہ وعدہ لینا ایک آنکھ نہ بھایا تھا اس کا دل کیا کہ ایمن کے ٹکڑے کر ڈالے ان چند دنوں میں وہ آیان کے بہت نزدیک آگئی تھی اس نے ہر طرح سے اس کی آنکھوں میں اچھے بننے کی کوشش کی تھی اس لیے وہ بہت جلد آیان کی اچھی دوستوں میں شمار ہونے لگی تھی۔ عینی اس سب سے انجان نہیں تھی اس لئے وہ آیان سے وعدہ لے چکی تھی اب وہ سوچ چکی تھی کہ اگر کبھی اس طرح کا کچھ بھی ہو تو وہ ایمن کے لیے اسٹینڈ لے سکے گی اسی بارے میں وہ ایمن کو بھی سمجھاتی رہتی کہ آیان پر توجہ دے اور جتنا ہو..... سکے اس سے تارا سے دور رکھے اب اس کی محنت کہاں تک پہنچی تھی یہ تو رب ہی جانتا تھا

آج شاہ حویلی میں مہندی تھی ہر طرف گہما گئی تھی کوئی ادھر جا رہا تھا تو کوئی ادھر۔ لاؤنج کو بہت خوبصورتی سے سفید گلاب اور گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا

لڑکیاں فوٹو سیشن میں مصروف تھیں تو لڑکے بھی گروف فوٹوز میں مصروف تھے آیان بڑے بھائی کا فرض ادا کرتا ہوا سب کاموں میں... پیش پیش تھا

آیان جلدی جاؤ تم ابھی تک اسی حلیے میں پھر رہے ہو عینی نے اپنے خوب رویے کو پیار سے گرکھا جو حلیے میں بھی سب کی نگاہوں کا... مرکز بن رہا تھا عینی نے دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری

...جی مام جا رہا ہوں

.... بھائی ایمن بھابی کو بھیج دی جیے گا ہماری پر فار منس ہے

... ایان اس سے پہلے جاتا کہ معصومہ نے اسکو پیچھے سے آواز دی

.... ٹھیک ہے

... وہ کہتے ہی کمرے میں گیا

... ایمن شاید ڈریسنگ روم میں تھی

... اسنے فٹ اپنے کپڑے لیے اور واش روم میں گھس گیا

.... وہ واش روم سے تازہ دم ہو کر سفید رنگ کے کرتے میں باہر نکلا لیکن ڈریسنگ روم کا دروازہ اب بھی بند تھا

ایان شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگا جوں ہی اسنے نارنجی اور پیلے رنگ کی واسکٹ پہنی اسکی نگاہ غیر ارادی طور پر ڈریسنگ روم پر گئی اور پھر پلٹنا بھول گئی

... ایمن ہاتھ میں فون لیے کمرے کی طرف دیکھتے کچھ گنگناتے ہوئے نکلی

... وہ ایان کی موجودگی سے بالکل انجان ٹک ٹاک بنا رہی تھی

.... پیک کمر کی چولی اور نارنجی لہنگے میں وہ دل لوٹ لینے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

... ایان کا واسکٹ بند کرتا ہاتھ وہیں تھم گیا۔ نگاہوں نے پلٹنے سے انکار کیا جیسے اگر نگاہ ہٹائی تو گستاخی ہو جائے گی

اسکی مسکارے سے بوجھل ہوتی بھاری پلکوں میں تو ایان کا دل اٹک گیا تھا اور اوپر سے اسکے گستاخ پنک لپ گلوں سے سب لب ایان کو کوئی گستاخی کرنے پر اکسار ہے تھے دل کی صدا پر لبیک کہتے وہ اسکی طرف مڑا اور اسکے قریب جانے لگا۔

تم آئے تو آیا مجھے یاد گلی میں آج چاند نکلا جانے کتنے دنوں کے بعد.... اس سے پہلے کے وہ اپنی ٹک ٹاک پوری کرتی آگے سے آتے.... ہوئے ایان کے سینے سے ٹکرائی

.... ایان کو سامنے پا کر اسے جیسے ڈھیروں ڈھیروں شرم نے آن گھیرا

... آپ یہاں کیا کر رہے ہیں

... چاند کا انتظار... ایان کے منہ سے بے ساختہ نکلا

... کیا... ایمن آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی

... مطلب جب تم چاند کا انتظار کر رہی تھی ایان نے فوراً اپنے حواسوں میں آتے اسکے ٹک ٹاک بنانے پر طنز کیا تو وہ ہنسہہ کر کے رہ گئی

اور یہ مجھ سے یوں بات بات پر ٹکرانا بند کر دو میں تمہارے ان اوجھے ہتھکنڈوں میں نہیں آؤں گا ایان تارا کی زبان بولا جو ایمن کے

.... خلاف اسکے ذہن میں وقتاً فوقتاً خناس بھرتی رہتی تھی

what do you mean by that

... ایمن غصے سے بولی اب اس کا شوہر خامخواہ اسے زچ کر رہا تھا ایمن کا دماغ گھوم گیا

... اس سے پہلے کے ایمن کچھ کہتی معصومہ کے میسج پر وہ رکی اور باہر جانے لگی

.... آپ کو تو میں آکر دیکھ لوں گی یہ کہتے ہی وہ کھٹاک سے دروازہ اسکے منہ پر مارتی یہ جاوہ جا

... ایان اسکی دھمکی پر تمللا کر رہ گیا

... یہ کیا کہ کر گئی ہے مجھے اسکی تو میں

.... دیکھتا ہوں اسکو میں رات میں

\*\*\*\*\*

سب نیچے اپنی جگہوں پر براجمان ہو چکے تھے دلہنیں اور دلہے سیٹج پر بیٹھے پر فار مینس کا انتظار کر رہے تھے

سب سے پہلی پر فار مینس تابش اور معصومہ کی تھی وہ ایک الگ قصہ تھا کہ تابش نے معصومہ کو کیسے بلیک میل کر کے ڈانس پر راضی کیا تھا...

اب تابش اسی کے انتظار میں تھا کہ کب معصومہ آئے اور وہ سیٹج پر جائیں۔ وہ معصومہ کے انتظار میں ایک ایک منٹ گن رہا تھا جب اسکی نظریں مرکزی سیڑھیوں پر گئیں تو وہ ٹھٹک گیا معصومہ ایمن سے باتیں کرتی سیڑھیاں سہج سہج کے اتر رہی تھی۔ میرون ویلویٹ کے سوٹ پر ہلکا سا گولڈن کام اسکی شان اور نزاکت بڑھا رہا تھا بالوں کو اسنے پیچھے کھلا چھوڑا تھا وہ باتیں کرتے کرتے تابش کے پاس سے گزرنے لگی تو تابش نے اسکا ہاتھ تھام کر اسکو روکا وہ جھٹکے سے پلٹی اور تابش کو دیکھا جو کالی شلوار کمیز میں نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا معصومہ نے بے ساختہ نظریں چرائیں اسکی اس ادا پر تابش کا دل کیا اسے اپنے دل میں چھپالے یا پھر ایک ادھ جسارت کر... گزرے مگر موقع محل دیکھتے اسنے اس بات کو بعد کے لیے اٹھار کھا اور اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے سیٹج پر لے آیا معصومہ نے سیٹج پر آتے ہوئے بالوں کا جوڑا بنالیا

.... میوزک کی دھن پر دونوں اپنے اپنے سٹیپس کرنے لگے

.... میں نے تمہارے گھاگر سے کبھی پانی پیا تھا میں پیسا تھا تم یاد کرو.... تابش نے اسکے ارد گرد چکر کاٹتے کہا

پھر تابش نے پھرتی سے اسکو گھمایا لیکن بغیر ہاتھ تھامے جس پر سب نے زور دار تالیاں بجائیں

کبھی وہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر سٹیپ کرتے کبھی آگے پیچھے ہوتے

انکی دھواں دھار پر فار منس پر لوگ انہیں خوب سراہ رہے تھے

... دونوں دنیا جہاں بھلائے ایک دوسرے میں مگن تھے جب لوگوں کی تالیوں سے ہوش میں آئے اور نچل ہوتے سیٹج سے نیچے اترے

.... عاطف نے سیٹیاں بجا بجا کر انہیں خوب سراہا

\*\*\*\*\*

اب باری تھی لڑکیوں کی جنہوں نے مہندی کے ریمکس سونگز پر خوب دھوم مچائی پھر لڑکے کیوں پیچھے رہتے انہوں نے بھی جم کر... مقابلہ کیا

.... سیٹج خالی ہوا تو لائیٹ آف ہوئی جب ایک سپاٹ لائیٹ کی روشنی میں ایمن نمودرا ہوئی

"لڑلے سا سو لڑلے تیرا بیٹا میرے ہاتھوں میں..." "جب تک بیٹا ممی بولے تب تک بیٹا تیرا ہے جب تیرا بیٹا ڈارلنگ بولے تب تیرا بیٹا میرا ہے۔۔"

.. ایمن ہلکے ہلکے سٹیپ لیتی عینی کے گرد چکر کاٹتے ہاتھ نچاتے ہوئے گانے لگی آنکھیں شرارت سے لبریز تھیں

... سب کی نگاہیں عینی پر تھیں کہ وہ کیا تاثر دیتی ہے

لڑلے سا سو لڑلے تیرا بیٹا میرے ہاتھوں میں.... ایمن نے ایک دفعہ اور بولتے عینی کے گلے میں باہیں ڈالتے اسے آنکھ مارتے ہوئے

... کہا جس پر عینی کھکھلا دی اور ایمن کا ہاتھ پکڑ کے گول گھمایا جس سے اسکا لہنگا دور دور تک پریوں کی طرح پھیل گیا

ایان تو حیرت سے منہ کھولے ایمن کو تک رہا تھا

پھر کیا تھا عینی اور ایمن کے ایک ساتھ سیٹج پر چار چاند لگا دیے جسے دیکھ کر سارے خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران تھے جنہوں نے

عینی کو اتنی دیر بعد خوش دیکھا تھا اب تو ہر کوئی جانتا تھا کہ عینی کی خوشی ایمن کی شرارتوں سے وابستہ ہے وہ اپنی اس چابی والی گڑیا کو کتنا

چاہتی ہے..... ارمان اور ایان بھی عینی کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے جب عینی نے ایان کے پاس آتے ہوئے اسے تھاما اور سیٹج پر لے گئی

... جہاں ایمن پہلے سے موجود تھی

عینی نے ان دونوں کو ایک ساتھ ڈانس کرنے کا کہا تھا جبکہ ایمن کو فطری شرم نے گھیر لیا ٹھہرا ایان تو وہ منع کرنے لگا لیکن پھر عینی کے

.... اتنے اسرار پر اسنے ایمن کا ہاتھ تھامتے ڈانس شروع کیا

.... رانجھنا ہوا میں تیرا کون تیرے بن میرا

جب وہ ایمن کو گھماتا تو اسکا لہنگا دور دور تک پھول کی طرح پھیل جاتا اور جب وہ اسے کھینچ کر اپنی پناہوں میں لیتا تو ایمن کا رنگ اسکی چولی کی طرح گلابی ہو جاتا ایان اس کی خوبصورتی اور گداز وجود میں کھویا دنیا جہاں بھلا بیٹھا تھا اس سے پہلے کے وہ اسکے لبوں کی مٹھاس کو محسوس کرتا لائیٹس آن ہوئیں اور وہ ہوش میں آتے پیچھا ہٹا جبکہ ایمن شرما کر بھاگ گئی ان دونوں کی حالت دیکھ ینگ جنریشن نے.... خوب ہوٹنگ کی انہیں چھیڑا لیکن کوئی اور بھی تھا جس سے انکی خوشی دیکھی نہیں گئی تھی

رات کو جب ایمن کمرے میں آئی تو ایان ٹراؤزر شرٹ میں صوفے پر بیٹھ لائیٹ آن آف کر رہا تھا

... ایمن نے اسکی حرکت کو حیرت سے دیکھا

... اس سے پہلے کہ ایمن چینجنگ روم جاتی ایان بولا

تم کیا سمجھتی ہو یہ سب کر کہ تم میری زندگی میں جگہ بنا لو گی تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے آج بھی میری زندگی میں تمہاری کوئی جگہ نہیں مام کی وجہ سے اگر میں تمہارے ساتھ اچھا رویہ اختیار کر لوں تو کوئی خوش فہمی مت پال لینا

... اسکی باتیں ایمن کے دل پر جا کر لگی جو اسکے دل کو زخمی کرنے کے لیے کافی تھیں

مسٹر ایان شاہ آج میں اچکوا ایک بات صاف صاف بتا دوں نا ہی مجھے آپ میں کوئی دلچسپی ہے نا ہی آپکے وجود میں سو بہتر ہے آپ مجھے بار بار طعنے دینا بند کریں۔ اگر دنیا میں آپ آخری شخص بھی ہوئے نا تب بھی میں آپکے پاس آنا پسند نہیں کروں گی۔

... اسکی باتوں نے سیدھا ایان کی انا پر وار کیا۔ مطلب کیا ہے تمہارا

یہی کہ آپ اپنی ڈال سے وفانہائیں اور جب وہ آپکو مل جائے تو پلیز مجھے آزاد کر دی جیے گا اس زبردستی کے بندھن سے میں تنگ آچکی.... ہوں آپ سے مجھے کھل کر سانس لینا ہے آپ سے رشتہ میرے لیے دکھ کے سوا کچھ نہیں

... اتنی کھلی باتوں پر ایان کا دماغ گھوم گیا

... کیا کہا تم نے دوبارہ کہنا



..ایان نے وہاں سے جاتی ایمن کو بازوؤں سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا اور جھنجھوڑ کر رکھ دیا

.... تم پر صرف میرا حق ہے چھوڑنا تو دور اگر تم نے اس گھر سے قدم بھی باہر نکالا تو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا

...ایمن کے دور جانے کی بات پر پتا نہیں کیوں ایان خود پر ضبط نہیں کر پایا تبھی دھاڑا

.... چھوڑیں مجھے آپ کا مجھ پر کوئی حق نہیں یہ شادی صرف مجبوری ہے

...ایمن نے اپنا آپ چھڑاتے کہا

حق کی بات کرتی ہو میں بتاتا ہوں تمہیں کہ تم پر کس کا حق ہے یہ کہتے ہی ایان نے اس کو بیڈ پر پھینکا اور اپنی شرٹ اتارتے اسکی طرف  
.... بڑھا

...ایمن اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی جب وہ سیدھی ہوئی تو ایان اس پر پوری طرح حاوی ہو چکا تھا

... ایان پلیز چھوڑیں مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ ایمن نے روتے ہوئے اس سے التجا کی مگر سن کون رہا تھا

.... آج میں تم پر اپنی چھاپ چھوڑوں گا تاکہ کبھی تم مجھ سے یوں زبان ناچلا سکو اور میرا حق بھی تم پر واضح ہو جائے

.... ایان نے سفاکی سے کہتے ہوئے سائیڈ لیمپ آف کیا اور اس پر جھکا

خدا را ایسا مت کریں ایان کہ میں آپ سے نفرت کرنے لگ جاؤں مجھے میری ہی نظروں میں مت گرائیں میری عزت مجھ سے نا  
.... چھینیں

تم میری عزت ہو بس یہ بات تمہیں یاد رہنی چاہیے اور میں اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے تمہارے پاس ہی تو آؤں گا کیونکہ مجھے  
... باہر منہ مارنے کی عادت نہیں

..... ایان نے سفاکی کی حد کر دی تھی اور اسکا یہ آخری جملہ ایمن کے دل پر نقش ہو کر رہ گیا تھا

.... آپ آپ بہت ظالم ہیں درندے ہیں جنہیں کسی کی عزت کی کوئی پرواہ نہیں

...ایمن نے اسکی بے رحم آغوش میں جھپٹاتے کہا

...یہ بات تابوت میں ٹھوکی گئی آخری کیل ثابت ہوئی تھی

تم نے مجھے درندہ کہا لو اب میں تمہیں درندہ بن کر دکھاتا ہوں ایان نے ایمن کے بات پر غصے کی زیادتی سے اسکی کلائیوں کو تھامتے ہوئے بستر سے لگایا جس سے ایمن کی چوڑیاں ٹوٹ کر اسکی کلائیوں میں پیوست ہوئی اور خون نکلنے لگا مگر ایان نے یہیں بس نہیں کیا اسکی چولی کندھے سے کھسکاتے ہوئے اسکی کالر بون، سینے، ہر جگہ پر دانت گاڑھنے لگا جس پر ایمن سسکنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکی۔ ایان نے آہستہ آہستہ شرم کے سارے پردے گرادیے اور ایمن کی مزاحمت بھی دم توڑ گئی

آج اسنے واقعی بتا دیا تھا کہ جسم پر چھاپ چھوڑنا کیسا ہوتا ہے۔ اسکے ہر ایک عمل نے ایمن کو اپنی کم مانگی کا احساس دلایا تھا۔ وہ روتی ہوئی کب ہوش و خرد سے بے گانہ ہوئی پتا ہی نا چلا دوسری طرف ایان سکون سے اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد دوسری طرف منہ کر کے سو..... گیا باہر چاند اسی سے بادلوں میں چھپ گیا اس سے بھی ایمن کا دکھ دیکھنا گیا تھا

\*\*\*\*\*

انابیہ کے ہاتھ کچھ نہیں لگ رہا تھا وہ بہت پریشان تھی کہ

Devil

...ان سب کی ترکیبوں سے پہلے ہی آگاہ کیسے ہو جاتا ہے

لیکن اس عرصہ میں کاشان نے اس کا بہت ساتھ دیا تھا اس نے

Devil

..کے بہت سے اڈوں کے بارے میں پتہ لگایا جس سے انابیہ کو کافی مدد ملی اور وہ کاشان کی مشکور تھی

تم بہت تھک چکی ہوں اور ہم چند دن کے لیے ہنی مون پر پیرس کے لئے جارہے ہیں کہ شان میں انابیہ کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا جس پر وہ آسودگی سے مسکرا دی

مگر کاشان میرا مشن اس نے ہولے سے انکار کرنا چاہا مگر کاشان نے اس کی ایک نہ سنی اور وہ اگلے دن ہی پیرس ہنی مون کے لیے جا چکے تھے انابہ اس بات سے بے خبر تھی کہ آگے اس کے لیے کتنی مشکلات کھڑی ہونے والی ہیں اور وہ کس مصیبت میں پھنس چکی ہے جس سے نکلنا شاید ہی ممکن تھا

\*\*\*\*\*

... شاہ حویلی میں سب ناشتے کی میز پر براجمان تھے جب ایان جلدی جلدی میں نیچے اتر آیا... ایان کہاں جا رہے ہونا شتہ کرتے جاؤ ارمان کی جب نظر آئیں ان پر پڑی تو اس نے آیات ناشتے کے لئے بلایا نہیں ڈیڈ مجھے بھوک نہیں میں آفس میں کچھ کھالوں گا وہ بغیر کسی کی کوئی اور بات سنے نکلتا چلا گیا عینی نے اس کی افراتفری کو غور سے دیکھا....

... عینی کھاؤ نہ تم تو بھی کہہ رہی تھی مجھے بھوک لگی ہے ثانیہ نے عینی کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے کہا... کرینہ بواپلیز ایمن کو بلا دیجئے

... میڈم میں وہیں سے آرہی ہوں مگر ایمن بیٹیا نے دروازہ نہیں کھولا شاید سو رہی ہیں یہ سنتے ہی عینی ناشتے کی میز پر سے اٹھی اور ایمن کے کمرے میں گئی اس نے بارہا دروازہ کھڑکایا مگر اندر سے کوئی جواب نہیں آیا اس نے کرینہ بوا سے ایان کے کمرے کی ڈپلیکٹ چابی منگوائی اور دروازہ کھولا... عینی اندر داخل ہوئی تو ایمن کو کمفرٹ میں دبکا پایا

... عینی نے کھڑکیوں سے پردے ہٹائے جس سے سورج کی روشنی چھن کرتی اندر داخل ہوئی.... ایمن میری جان اٹھو کب تک سوگی عینی نے اس کے منہ سے کمفرٹ ہٹاتے کہا

.... اس کا لال اور مٹے آنسوؤں والا چہرہ دیکھ کر وہ پریشان ہوئی

اس نے ایمن کے ماتھے کو ہاتھ لگایا تو لگا کسی انگارے کو چھو لیا ہے اس نے فٹافٹ ایمن کے اوپر سے کمفرٹ ہٹایا اور جب اس کی نظر اس کی کلائیوں سے نکلتے جمے ہوئے خون پر پڑی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا اور بات یہیں ختم نہیں ہوئی اس کی چولی کندھے سے سر کی ہوئی تھی جہاں دانتوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے عینی چاہ کر بھی جو نظر آرہا تھا وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی اس کا بیٹا حیوان کب بن گیا۔ اسے ایان سے اس سب کی امید نہیں تھی۔۔

عینی کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا اس نے اپنی دوست لیڈی ڈاکٹر کو فون کیا اور حویلی بلایا کیونکہ ڈاکٹر اس کی اپنی دوست تھیں اس لیے اسے مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا مگر ڈاکٹر کی آنکھوں میں چھپے سوال کو دیکھ کر وہ نظریں چراگئی ایان نے اسے کسی سے نظریں ملانے کے ... قابل نہیں چھوڑا تھا

کتنی دیر اسے ایمن کی پٹیاں کرتے گزر گئی اور پھر ایمن کو ہوش آیا تو وہ رو پڑی عینی نے اسے پیار سے خود میں سمیٹا اس کے کپڑے عینی نے ہی بدل دیے تھے اور پھر اسے گرم گرم سوپ پلایا۔۔

بیٹا ہمیں معاف کر دو ہمیں نہیں پتا تھا آیان تمہارے ساتھ ایسا کرے گا عینی نے نم آنکھوں سے کہا

.. کہاں دیکھی گئی تھی اس سے اپنی چابی والی گڑیا کی یہ حالت

... ماما آپ ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ کر رہی ہیں

ایمن عینی کی آنکھوں میں نمی دیکھ تڑپ گئی عینی آئندہ تھی اسکی اور اسکی یہ جھکی نگاہیں ایمن سے دیکھی ناکیں۔ آپ میرے لئے سب کچھ ہیں آپ کو مجھ سے معافی مانگنا زیب نہیں دیتا میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اور آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی... ایمن نے .. عینی کے گلے لگتے کہا

\*\*\*\*\*

آیان جب آفس آیا تو اس کو پچھتاؤں نے گھیر لیا کیا ضرورت تھی اسے زبردستی کرنے کی کس طرح وہ ٹوٹ کر بکھر رہی تھی اس کی باہوں میں یہ تو وہی جانتا تھا یا اس کا خدا اس کا دل اس کو جتنی ملامت کرتا اتنا کم تھا کیسے نظر ملائے گا اس سے دوبارہ پتہ نہیں اس کے دور

جانے کی بات سن کر اسے کیا ہو گیا تھا وہ اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے بیٹھا تھا کب شام ہوئی اسے پتہ ہی نہ چلا چو نکا تو تب جب چوکیدار نے اسے آکر جگایا تب اسے وقت کا احساس ہوا اور وہ فوراً رات پر جانے کے لئے نکلا جب وہ حویلی پہنچا تو ملازم نے آکر اسے ایک لباس دیا جو کہ کالی شیر وانی تھی کالے ہی ستاروں سے سچی کالی شیر وانی اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہی تھی یہ کس نے دیا ہے ایان نے...

... کڑے تیوروں سے پوچھا

جی عینی میڈم کہہ کے گئی ہیں آپ یہی پہن کر آئیں گے انہوں نے غصے سے تاکید کی ہے کہ کچھ اور پہن کر نہ آئیں ورنہ ان سے برا کوئی.... نہیں ہو گا ایان نے غصے سے اس سے شیر وانی جھپٹی اور تیار ہو کر دس منٹ میں حال پہنچ گیا

... بھائی کہاں رہ گئے تھے آپ ہم کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں عاطف اور عاکف نے اسے سیٹج پر آتے ہی گھیرے میں لے لیا وہ زبردستی مسکرا دیا آپ کا انتظار تھا اب ہمارے دلہنوں کو بلایا جائے گا عاطف نے اسے اپنے ساتھ اسٹیج پر بٹھاتے ہوئے کہا جب لائٹ... آف ہوئی اور سپاٹ لائٹ کی روشنی میں سمن اور عائشہ کو لایا گیا

ان کو بٹھانے کے بعد اس سے پہلے کہ ایان اٹھتا اسپاٹ لائٹ کی روشنی میں ایمن لال گھیرے دار عروسی لہنگے میں عینی کا ہاتھ پکڑے... سہج سہج کر قدم رکھتی سیٹج کی طرف آرہی تھی

.... ایان مسمرانز ہوتا اپنی جگہ سے اٹھ گیا ہوش تو تب ایاجب عینی نے ایمن کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پکڑ لیا

ایان کی نگاہیں یک ٹک ایمن کو تک رہی تھیں۔ وہ رات کے پل فراموش کر بیٹھا تھا۔ اتنا خوبصورتی سے کیا گیا میک اپ اس پر ستم ڈھاتے سرخ آتش لب جو اس کی پیاس بڑھا گئے تھے جیسے ہی اس کی نگاہیں ایمن کی ہیزل گرین آنکھوں پر پڑی تو ٹھٹک گیا کیونکہ ان آنکھوں کی شرارتی، چمک سے بھرپور آنکھیں جو ہر وقت بولتی رہتی تھیں آج خالی تھیں ان میں ڈھونڈنے سے بھی کوئی جگنو نہیں مل رہے تھے۔ ایک دم ہی ایان کو رات کے واقعے سب یاد آتے چلے گئے اور ڈھیروں شرمندگی نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا جتنی دیر وہ حال میں رہے آیان کی نگاہیں صرف ایمن کے ہی چہرے کا طواف کرتی رہی صرف تصویر کھنچواتے ہوئے ہی کیمرہ مین کے کہنے پر ایمن نے ایان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا جہاں اسے صرف اپنے لیے نفرت ہی نظر آئی جو ایان کے دل کو خنجر کی طرح چیر گئی۔ رات

کوجب وہ سب واپس آئے اور اپنے کمروں میں چلے گئے اس سے پہلے کہ ایان ایمن کو لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا عینی نے ایمن کا ہاتھ پکڑا اور اس کے سامنے سے لیتی ہوئی اپنے اور ارمان کے کمرے میں چلی گئی پیچھے وہ حیرت سے بھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا جب کہ ارمان واقعے کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ارمان اور ایان دونوں عینی کے پیچھے گئے

... ماما آپ ایمن کو اپنے کمرے میں کیوں لے آئیں

.... ایان نے حیرت سے پوچھا

حیرت ہے ابھی بھی تم ہم سے اس سوال کا جواب چاہتے ہو تو سنو بیٹا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو اور اگر تمہیں اس کا جواب مل جائے تو یہاں سے چپ چاپ نکل جانا اور بہتر ہو گا کہ کچھ دن میری نظروں کے سامنے نہ آنا کیوں کہ میں تمہاری شکل نہیں دیکھو تو اچھا ہے...

... عینی مگر ہوا کیا ہے ارمان نے آگے ہو کر پوچھا

ارمان تم پلیز آیان کے ساتھ اسکے کمرے میں سو جانا دو تین دن میں نہیں چاہتی کہ ایمن اس کے کمرے میں رہے عینی بات تو ارمان سے کر رہی تھی لیکن اس کی کڑی نظریں ایان پر ہی تھیں

... موم پلیز آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا

اس کے دوبارہ لاعلمی کے اظہار کرنے پر عینی نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے ایان کا گریبان پکڑا... یہ لڑکی جو بیٹھی ہے یہاں یہ تمہاری بیوی ہوتی ہے جس کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کرنا چاہیے اور تم نے کیا کیا۔

کیا اب بھی ہمیں بتانے کی ضرورت ہے کہ تم رات کو حیوان بن گئے تھے جانتے ہو کتنی شرم محسوس ہوئی جب میں اس کے کمرے میں... گئی تو.... عینی سے بولا بولا ناگیا

.. کہاں کی چھوڑی ہم نے تمہاری تربیت کرنے میں عینی نے دکھ سے پوچھا تو اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں



مجھے لگتا تھا تم اچھے ہو تم اپنے باپ سے الگ ہو تمہارے باپ نے تو چلو میرے ساتھ جو کیا وہ بے ہوشی کے عالم میں کیا اور تم نے اپنے حواس میں ہونے کے باوجود اس کے ساتھ درندگی کی۔۔

میں اسے کبھی نہیں بھولوں گی جو اس کے چہرے اور اس کے جسم پر جتنے گھاؤ دیے وہ میک اپ سے تو چھپ سکتے ہیں لیکن اس کی روح پر لگے گھاؤ کو تم کیسے مٹاؤ گے اگر تمہارے پاس جواب نہیں نا تو اپنی شکل گم کرو یہاں سے اس نے ایان کا ہاتھ پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا اور ارمان کو بھی جانے کا کہا اور دھاڑ سے دروازہ دونوں کے منہ پر بند کر دیا پیچھے آیان گلداں سے اپنا ہاتھ مارتا ہوا زخمی کر بیٹھا اور اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ ارمان بھی اس کے پیچھے گیا ان سب میں ایک وجود ایسا بھی تھا جو دیوار کے پیچھے کھڑے ہو کر مسکرا رہا تھا اور وہ..... بھی اپنی پہلی کامیابی پر

اگلی صبح ناشتے کی میز پر بہت رونق تھی دل ہے چہرہ ہے تھے تو ان کی بغل میں بیٹھی ان کی نئی نئی سینمات شرماتے کا شغل فرما رہی تھیں۔ ایمن ان کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی جب کہ آیان ایمن کے چہرے کو ہی تک رہا تھا اور پچھلے واقعے کے آثار ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا تھا جو اسے ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے تھے

ایمن چلو مجھے تمہیں کہیں لے کر جانا ہے عینی نے سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آتے ہوئے ایمن کو مخاطب کیا اور سب کی توجہ اپنی طرف.... مبذول کروائی

...ایمن اس کی ایک ہی آواز پر اٹھ کھڑی ہوئی

مگر عینی تم اسے صبح صبح کہاں لے جا رہی ہو کیا تمہیں نہیں پتا آج ان کا ولیمہ ہے اور دلہن کو گھر پر ہی ہونا چاہیے عیشہ نے ہر بار کی طرح.... اس کے معاملے میں ٹانگ اڑانی چاہی

Its none of your concern .....

..عینی پٹک اس کے منہ پر جواب مارا... جس سے وہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئی

مگر پھپھو آپ ہمیں تو کبھی اپنے ساتھ کہیں باہر لے کر نہیں گئی۔ معصومانے معصوم سا شکوہ کیا جس پر سبھی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

ہماری معصوم سی گڑیا ہم تمہیں اگلی بار لے جائیں گے ابھی ہم جہاں ہم جارہے ہیں وہاں ہم دونوں کا جانا ضروری ہے اور ہم کوئی رسک .... نہیں لے سکتے

... عینی نے پیار سے معازرت کی

... مام میں آپ کو چھوڑ آؤں ایان نے آفر کی ماں کو منانا بھی تو تھا

.... ہمیں جس کی ضرورت تھی اسے بول دیا ہے اتنا کہتے ہی عینی ایمن کو لے کر چلے گئی اور ایان عینی کی ناراضگی پر بے چین ہو گیا

\*\*\*\*\*

.. عینی ایمن کو ایک گہرے جنگل میں لے آئی تھی

... ماما ہم کہاں جارہے ہیں ایمن نے اس خوفناک جنگل کو دیکھتے پوچھا

Just wait and watch dear..

... عینی ایمن کو لیے ایک بڑے سے درخت کے سامنے کھڑی ہوئی جہاں اسکاٹری ہاؤس شان سے جگمگا رہا تھا

WOW

.. بے ساختہ ایمن کے منہ سے تعریفی کلمات نکلے

عینی اس کے سسپنس پر مسکرا دی اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی تھی ہاؤس کی سیڑھیاں چڑھنے لگی جب اس کی آواز سنتے ہی دوڑی اور

.. خود بخود کھلتا چلا گیا اور ساتھ ساتھ ایمن کا منہ بھی

welcome evil dead ...

... مکینکی آواز گونجی

ایمن حیرت سے اس کے اندر کی ہر ایک چیز کو دیکھ رہی تھی کیونکہ باہر سے دیکھنے میں یہ بوسیدہ گھر جتنا خستہ تھا اندر سے اتنا ہی عالیشان،  
جدید اور الیکٹرونک تھا

.. بہت خوبصورت کیا یہ ٹری ہاؤس آپ کا ہے ایمن نے دلچسپی سے پوچھا

... ہائے ہمارا ہے اور یہاں داخل ہونے والی دوسری شخصیت تم ہو پہلی ہم اور دوسری تم

... عینی نے اسے آگاہ کرنا ضروری سمجھا

.... تھینکس ماما کے آپ مجھے یہاں لے کے آئیں مگر آپ صرف مجھے ہی کیوں یہاں لے کر آئیں کیا آپ کو مجھ پر اتنا بھروسہ ہے

ہمیں تم پر خد سے زیادہ بھروسہ ہے ایمن اس لئے ہم تمہیں یہاں لے کر آئے ہیں یہاں آنے کی ایک وجہ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ  
بے شک تم شاہ حویلی میں رہتی ہوں مگر ہمارے دشمن اندر بھی ہیں اور باہر بھی اور ہم تمہاری حفاظت ہر وقت نہیں کر سکتے اس لیے  
تمہیں یہاں لائے ہیں کہ اگر کبھی کوئی ایسی خطرناک حرکت ہو تمہاری جان کو خطرہ ہو یا تمہاری کوئی مجبوری ہو تو تب تم یہاں آ سکتی ہو  
.... یہ ایک محفوظ ٹھکانہ ہے جس کو ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا

دیکھو ایمن تم بھی جانتی ہو اور ہم بھی ایان سے تمہاری شادی کن حالات میں ہوئی اس نے تمہارے ساتھ جو کیا اسے دیکھتے ہوئے ہم  
بہت ڈر گئے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ آگے جا کر اس کا کیا رویہ ایکشن ہو گا لیکن خدا نخواستہ اگر اس طرح کا اس نے کوئی بڑا قدم اٹھا  
لیا تو تم سیدھا یہاں آؤں گی اور کہیں نہیں جاؤں گی دیکھو ایمن ہمیں غلط مت سمجھنا جہاں آج تم کھڑی ہو وہاں کئی سال پہلے ہم کھڑے  
تھے بے شک ہم ارمان سے بہت محبت کرتے ہیں اور ارمان ہم سے بھی لیکن ایک وقت ایسا آیا تھا کہ علیشہ کی سازشوں کے تحت ارمان  
نے مجھ پر شک کیا تھا اور تب یہ ہی گھر میری پناہ گاہ بنا تھا ہم نہیں چاہیں گے کہ کبھی تمہارے ساتھ کچھ ایسا ہو لیکن خدا نخواستہ اگر تم کسی  
مصیبت میں پڑی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے یہاں چلی آنا یہاں کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے رہیں گے اور چاہے کچھ بھی ہو جائے  
.... مقابل ہمارا بیٹا ہی کیوں نہ آجائے تم ہمیشہ ہمیں اپنے ساتھ کھڑے پاؤں گی

.... عینی نے اس کے کندھوں کو تھامتے ہوئے کہا تو ایمن اس کی محبت پر نرم آنکھوں سے مسکرا دی اور آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی۔ وہ خدا کا جتنا شکر کرتی اتنا کم تھا کیونکہ عینی اس کا ایسی ماں کی طرح خیال رکھتی تھی جو اسے ہر سرد و گرم سے بچانے کے چکر میں ہو اور.... ایمن اتنی محبت پر سرشار تھی

\*\*\*\*\*

ان سب کے ولیمے کو ایک ماہ گزر چکا تھا اس عرصے میں ایان کا لہجہ اس کا رویہ ایمن کے ساتھ لیا دیا سا تھا وہ بھی صرف ضرورت کے تحت ہی ایمن سے رجوع کرتا ورنہ مڑ کے دیکھتا بھی نہیں.. یہی بات ایمن کے دکھ میں اضافہ کر رہی تھی۔ آج وہ سب لاؤنج میں بیٹھے ہنسی مذاق کر رہے تھے جب تابش نے ایمن سے پوچھا بھابھی آپ کو اس گھر میں سب سے اچھا کون لگتا ہے... سوائے تائی جان کے کیوں کے ہم سب کو پتہ ہے آپ اس گھر میں سب سے زیادہ عینی تائی کو پسند کرتی ہیں۔ اس کی بات پر سب ہنس دیے کیوں کے یہی سچ تھا ایمن کا پیار سب سے زیادہ عینی سے ہی تھا۔

اور بھابھی یاد رکھیے گا صرف مرد حضرات میں سے بتانا ہے تابش نے اپنے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا جس پر ثمن نے اسے کوہنی سے نوازا۔

سچ کہوں تو یہ سب ہی بہت اچھے ہیں کبھی مجھے کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہوئی لیکن اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ یہاں سب سے اچھا کون ہے تو میں علی ماموں کا نام لوں گی کیونکہ وہ بہت سپورٹیو ہیں انہوں نے کبھی بھی عینی ماما کی کوئی بھی بات نہیں ٹالی ہمیشہ ان کے ساتھ.... کھڑے رہے ہیں اور ان کی فنی نیچر مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس لیے علی ماموں سب سے زیادہ میرے فیورٹ ہیں۔ علی نے سر جھکا کر تعریف و وصول کی شکریہ چھوٹی اور نہ عینی کے علاوہ کسی کو میری قدر ہی نہیں علی نے اپنے شانوں سے نہ دی دا کچھ... اڑتے ہوئے اکڑ کر کہا تو وہ مسکرا دی۔

... ارے نہیں بھابھی کہہ کر تو آپ نے کہا ہم سب تمام حضرات کا دل ہی توڑ دیا عاکف نے بھی دہائی دی۔

ارے ایمن بیٹے ہم سے کیا خطا ہو گئی جو ہم آپ کی گڈ بکس میں شامل نہیں ہیں شان نے علی کی تعریف ہوتے دیکھی تو جل کر ارمان کو اپنی ہمایت میں لیتے ہوئے ایمن سے پوچھا جس پر ارمان بھی اشارے سے ایمن سے وجہ دریافت کرنے لگا

... شان اور ارمان تو علی کی تعریف پر جل ہی گئے

... نہیں نہیں ماموں ایسی کوئی بات نہیں آپ دونوں بہت اچھے ہیں ایمن ان کے اس طرح کرنے پر بوکھلا ہی گئی تو سب کا قہقہہ چھوٹا

... ارمان اور شان کی علی سے جیلسی کو انجوائے کرتے ہوئے عینی کا سب سے اونچا قہقہہ لگا ویری ایپریسیو لگتا ہے کوئی چل رہا ہے

.. خیر دل کو دل سے راہ ہوتی ہے ایمن کو بھی وہی پسند ہے جو ہمیں پسند ہے

خیر یہاں سب کو اکٹھا کرنے کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہم اور علی کسی مشن پہ جارہے ہیں اور ہمیں پوری امید ہے کہ واپسی پر ہمارے پاس

... آپ سب کے لئے ایک بہت بڑا تحفہ ہو گا عینی نے ایان کو اپنی نگاہوں میں لیتے ہوئے کہا

... ایسا کیا ہے ارمان نے دلچسپی سے پوچھا

.. یہ تو آکر ہی پتہ چلے گا جب تک ہم خود نہ تصدیق کر لیں اس سے پہلے ہم کسی کو کچھ نہیں بتا سکتے

.... چلیں علی عینی نے سب کو خدا حافظ کہا اور ایمن کو گلے لگا کر پیار کیا اور علی کے ساتھ نکلتی چلی گئی

.... اس بار تو واپسی پر آپ کو سر پر اتر ملے گا عینی میڈم تار نے دل ہی دل میں شیطانی ہنسی ہنستے کہا

\*\*\*\*\*

یہ اگلے ہی دن کی بات ہے جب ایمن اپنے لیے شاپنگ کرنے نکلی تھی لیکن واپسی پر شاہ انڈسٹریز کے سامنے اس کی کار خراب ہو گئی اس

لیے بجائے کار میں ویٹ کرنے کے اس نے سوچا کیوں نہ آیان کے آفس میں چلی جائے جیسے ہی وہ آفس میں داخل ہوئی سبھی اسے دیکھ

کر سلام کرنے لگے کیونکہ ولیمے میں وہ سب اس کی حیثیت سے آگاہ ہو چکے تھے جیسے ہی اس نے آیان کے روم کا دروازہ کھولا تارا کو آیان

... کی شرٹ پہنا دیکھ اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور سونے پر سہاگہ آیان شرٹ لیس کھڑا تھا

تارا جو کچھ ہی دیر پہلے آیان کے آفس میں اس کے لئے کافی لے کر آئی تھی اس سے آیان کی شرٹ اور اپنے کپڑوں پر بھی کافی گر گئی تھی یہ اب اسکی چال تھی یا اتفاق جس کے باعث آیان شرٹ چینج کرنے لگا تھا اور تارا نے بھی اس کی ایک شرٹ پہن لی تھی وہیں تارا نے ایمن کو آتے دیکھ اپنا پاؤں موڑا اور نقلی موج کا بہانہ کرتے ہوئے آیان کی باہوں میں گری ری آیان جو اس سب کے لیے بالکل بھی.... تیار نہ تھا اس نے فوراً تارا کو کمر سے پکڑ کر گرنے سے بچایا اسی لمحے ایمن اندر داخل ہوئی

... ایمن کی آنکھوں میں نفرت دیکھ آیان کو غصہ آیا مگر وہ یہ نا دیکھ سکا کہ یہ نفرت کس کے لیے تھی  
... تم میرے شوہر کی باہوں میں کیا کر رہی ہو

... ایمن نے غصے سے تارا کو پوچھا

Aiman behave yourself

... آیان نے ایمن کو لتاڑا... تمیز سے تم تارا سے کیسے بات کر رہی ہو

... آیان آپ اس عورت کے لیے مجھ سے ایسے بات کر رہے ہیں ایمن نے دکھ سے کہا

اپنے یہ آنسو کہیں اور جا کر بہانا تارا میڈم میں تمہارے ان نکلی آنسوؤں کے جھانسنے میں نہیں آنے والی میں تمہیں آیان کو چھیننے نہیں دوں گی ایمن نے تمام لحاظ بلائے تاکہ رکھ کر تارا کو جھٹکے سے آیان سے دور کرتے کہا جس پر تارا اور زور و شور سے نکلی آنسو بہانے لگی

... دیکھو نا آیان یہ مجھ پر اور تم پر کیسا الزام لگا رہی ہے

... تارا کی بات سن کر آیان کا غصہ آؤٹ اف کنٹرول ہوا اسنے بغیر سوچے سمجھے ایمن کو تھپڑ مار دیا

... ایمن سن دماغ سے اسے دیکھنے لگی اسکا سفید گال سرخ پڑ گیا تھا

... تارا مسکرا کر اسے دیکھنے لگی



...ایمن نے پہلے تارا اور پھر دکھ سے ایان کو دیکھا

get out of my office

تم جیسی شکی اور بد تہزیب عورت کی میرے پاس کوئی جگہ نہیں گیٹ لاسٹ وہ دھاڑا ایمن کی آنکھوں میں نفرت دیکھ ایان پاگل ہو گیا  
... تھا تبھی اس پر سارا الملبہ گر ادیا

... آپ کا ہر ستم ہنس کر سہا ہے ایان مگر جو آج آپ نے میرے ساتھ کیا ہے وہ میں مرتے دم تک نہیں بھولوں گی  
... اس کے آواز میں اتنا دکھ تھا آنکھوں میں اتنا کرب تھا کہ ایان سے دوپل بھی اس کی آنکھوں میں نہ دیکھا گیا  
آئندہ میں کوئی بھی امید ہے آپ سے وابستہ نہیں کروں گی ایان نہ ہی کوئی سوال پوچھوں گی کیونکہ آپ نے مجھے اس کا حق دیا ہی کہاں ہے...

... ایمن نے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھے اور نکلتی چلی گئی

... پیچھے ایان اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اپنے ہاتھ کوشیشے کی ٹیبل پر مار کر زخمی کر بیٹھا

آآآآ... وہ دکھ سے دھاڑا وہ کیسے اس پر ہاتھ اٹھا گیا تھا اس کی تربیت میں یہ شامل تو نہ تھا... میں نے اس پر ہاتھ کیوں اٹھایا آخر  
... کیوں وہ درد کی انتہا سے دھاڑا

اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی اسے زیادہ دکھ اس پر ہاتھ اٹھانے کا ہے یا اس کی آنکھوں میں آنسو دینے کا یا پھر اس کی آنکھوں میں  
... اپنے لیے نفرت دیکھنے کا

... ایان پلیر آرام سے کالم ڈاؤن

... تارا اس کا جنونی روپ دیکھ کر ڈر گئی تبھی اسے شانت کرنے لگی

... دفع ہو جاؤ اپنی شکل گم کرو ایان غصے سے اس پر دھاڑا تو وہ دوپل میں گدھے کے سر سے سینکھ کی طرح غائب ہوئی

پیچھے دو آنکھوں نے یہ سارا منظر بہت ضبط سے دیکھا تھا اور اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو گئیں تھی اب یہ شخص کون تھا یہ.... تو آگے ہی پتا چلنا تھا

\*\*\*\*\*

...ایمن جب گھر لوٹی تو اس کی آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں  
...ارے بھابھی آپ کہاں جا رہی ہیں یہاں آئیں ہم سب ایان بھائی کے بڑے کی ڈسکشن کر رہے ہیں کوئی سر پر انڈیپلان کریں گے  
.... ابھی نہیں معصومہ بچے بعد میں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایمن یہ کہتے ہیں کمرے میں بند ہو گئی پیچھے سب پریشان ہو گئے

\*\*\*\*\*

... آج ایان کی سالگرہ تھی اور وہ سب کو لے کر ہوٹل جا رہا تھا  
سب لاؤنج میں تیار کھڑے تھے۔ ایان بیٹے ایمن کہاں ہے کیا وہ نہیں جا رہی ارمان نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو نظر لگ جانے کی حد  
...تک پیارا لگ رہا تھا اس گھر پر ہی رہے گی اسکی طبیعت خراب ہے  
لیکن پھر بھی بیٹا یونچی کو گھرا کیلے چھوڑنا مناسب نہیں شان نے کہا تو اس نے انہیں تسلی دے کر چپ کر دیا اب ان لوگوں کا قافلہ پارٹی  
...کی طرف رواں دواں تھا  
.... اب تمہیں کون بچائے گا ایمن تارا نے شیطانی ہنسی ہنستے سوچا

\*\*\*\*\*

علی ہم بہت خوش ہیں ہم بہت خوش ہیں ہم بتا نہیں سکتے  
...عینی اور علی جو واپس آ رہے تھے عینی کے خوشی سے کہنے پر علی چونکا ہوا کیا ہے آخر مجھے بھی تو بتاؤ

یہ تو مہم تمہیں جا کر ہی بتائیں گے بس اتنا سمجھ لو ہماری خوشیوں کا حاصل مل گیا ہے ہمیں جس چیز کا اتنی دیر سے انتظار تھا وہ انتظار ختم ہو... چکا ہے یہ کہنے کے ساتھ ہی جھٹ عینی نے اپنا فون نکالا اور ایمن کو کال ملائی

کہاں ہو ایمن دوسری طرف سے جواب سنتے ہی عینی نے فٹافٹ کہا جہاں بھی ہو فوراً لال ساڑھی پہن کر تیار ہو جاؤ ہمارے آنے تک تم... ہمیں خوبصورتی سے سجدی ہوئی ملو ہم ابھی تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے بس جتنا کہا ہے اتنا کرو

... ہمیں ٹیپیکل ساس بننے پر مجبور مت کرو عینی نے شرارت سے کہا جس پر ایمن ہنستے ہوئے کال بند کر کے تیار ہونے چل پڑی

\*\*\*\*\*

عینی کے کہنے پر ایمن خوبصورتی سے تیار ہوئی تھی لال رنگ کی ساڑھی اس پر بے تحاشانچ رہی تھی آج بہت دنوں بعد وہ دل لگا کر تیار.. ہوئی تھی اور کس کے کہنے پر اپنی ساس کے کہنے پر آخر ایسا کیا سر پر انز تھا جو وہ اسے دینا چاہتی تھیں

... ابھی وہ اسی سوچ بچار میں تھی کہ لائٹ بند ہوئی اور کسی نے اسے پیچھے سے جکڑا

کون ہو تم چھوڑو مجھے چھوڑ دو اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی مگر پیچھے کھڑے وجود کی اس پر گرفت سخت تھی اور وہ بہت... برے طریقے سے اسے پورے جسم پر چھو رہا تھا جو کہ ایمن کو کراہیت آمیز لگ رہا تھا

... کوئی ہے بچاؤ مجھے وہ اسے دھکے دیتے ہوئے بھاگی اور ٹٹولتے ٹٹولتے لاونج میں پہنچ گئی

وہ شخص بھی اسے تیزی سے اس کے پیچھے آیا اور اس کا ساڑھی کا پلو سر کا کر اس کا بازو پھاڑ چکا تھا وہ بارہا چلا رہی تھی کہ اچانک لائٹ آئی اور سب بھی پارٹی سے اسی وقت واپس آئے اور اندر داخل ہوئے ایمن کو اس حال میں کسی غیر کی باہوں میں دیکھ ایان کا خون کھول... گیا

.... ایان نے غصے سے کھولتے ہوئے اس آدمی کو پکڑا اور زمین پر لٹا کر اس کا حشر نشر کرنے لگا

... تم مجھے کیوں مار رہے ہو مارنا ہے تو اپنی بیوی کو مارو جس نے مجھے یوں کال کر کے بلایا ہے اس آدمی نے ایان کو پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا

..ایان نے حیرت سے ایمن کو دیکھا

.....ایان یہ جھوٹ بول رہا ہے ایمن نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

...تو کیا تم مجھے نہیں جانتی اس شخص نے منہ سے نکلنے والا خون صاف کرتے خباثت سے کہا

...ایان نے ایمن کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہی تھی مگر بولی کچھ نہیں

...جواب دو ایان دھاڑا

...ایمن سہم گئی

...ہاں جانتی ہوں مگر... ابھی اسکا اتنا ہی کہنا تھا کہ ایان نے غصے سے اس آدمی کو گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا

....اندر آیا تو وہ خونخوار تیور لیے ایمن کی طرف بڑھا

...بتا کیوں دیا دھوکا مجھے بتاؤ اب بول کیوں نہیں رہی کب سے کھیل رہی ہو میرے پیٹھ پیچھے

..ایان ایسا کچھ نہیں ہے میرا یقین کریں

...مگر ایان نے نفرت سے اسے زمین پر جھٹکا جس سے اس کے سر پر گہری چوٹ لگی

ایان میرا یقین کریں میں صرف انہیں اس لئے جانتی ہوں کیونکہ وہ میرے کزن ہے میں نہیں جانتی کہ وہ یہاں کیسے یا کیوں آئے پلیز

میرا یقین کریں

..ایمن نے اس کے دونوں کو پکڑتے ہوئے کہا جہاں اس کے لیے صرف نفرت ہی نفرت تھی

اچھا اگر ایسی ہی بات ہے تو تم نے یہ اتنی سچ دھج کس کے لئے کی ہے کبھی میرے لئے تو تمہیں یہ خیال نہیں آیا ایان نے اسے دیکھتے

تمسخرانہ نظروں سے کہا جس پر وہ کرب سے آنکھیں میچ گی ایان میرا یقین کریں میں ایسی نہیں ہوں مجھے تیار ہونے کے لیے عینی سامانے

..کہا تھا

... جھوٹ جھوٹ بول رہی ہو تم میری ماں کا نام اپنی گندی زبان سے مت لو ایان نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے اسے دیوار سے لگایا  
سب اسے شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے کسی نے بھی آگے بڑھ کر ان کے بیچ مداخلت کرنے کی کوشش نہ کی کیونکہ سب ہی ایان کے  
... ہم خیال تھے

بہت ہو گیا ڈرامہ تمہارا اب تم اس گھر میں نہیں رہو گی مجھے تمہارے ناپاک وجود کی کوئی ضرورت نہیں ایان نے قطرہ قطرہ

... زہر اس کے وجود میں ڈالا اور اس کا بازو پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اسے دہلیز پر دھکا دیا جس سے وہ منہ کے بل دہلیز پر گری

ایان خدا کے عذاب سے ڈریں یہ نہ ہو کہ وہ آپ کو بھی ایسی جگہ مارے جہاں آپ کو پانی بھی نصیب نہ ہو میں نے آپ کا ہر دکھ ہمیشہ  
مسکراتے ہوئے برداشت کیا مگر اب آپ نے بات میرے کردار پر کی ہے جو میں کبھی برداشت نہیں کروں گی میں نفرت کرتی ہوں  
آپ سے نفرت میرے دل میں آپ کے لیے نہ کوئی کبھی جگہ تھی نہ کبھی ہو گی میں نے آپ کو بار بار ماما کی وجہ سے موقع دیا مگر اب  
... بس میں اور کچھ نہیں سہوں گئی یہ مت بھولیں کہ جو وقت میرے پر آیا ہے یہ آپ پر بھی آسکتا ہے

... بتائیں کیا کل میں نے تارا کو آپ کی باہوں میں دیکھ کر کوئی شک کیا نہیں نہ تو پھر آپ کس حق سے میری کردار کشی کر رہے ہیں

ایمن اتنی زور سے چلائی کہ اس کے گلے میں خراشیں پڑ گئیں جب کہ ایان کا دماغ گھوم گیا اس نے رکھ کر ایمن کے گال پر تھپڑ مارا  
... جس سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا اور وہ پھر لڑکھڑا کر گری

تم ہوتی کون ہو مجھ پر الزام لگانے والی ایان نے نفرت سے اس کے دونوں بازوؤں سے اسے دبوچتے ہوئے کہا اور اب تمہاری اس گھر  
... میں کوئی جگہ نہیں اور بغیر کچھ کسی کی سنے اسے برستی بارش میں باہر نکال دیا

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے آپ مجھے یہاں سے نہیں نکال سکتے جب تک ماما نہیں آ جاتیں میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی وہ  
.. چلاتی رہی مگر ایان نے کان بند کر لئے

... ایان بیٹا تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا شان نے آگے ہو کر کہا

ماموں بس آپ لوگوں کے کہنے پر میں نے شادی تو کر لی مگر اب آپ سب کے سامنے ہی ہے جو سب بھی ہو اب میں کسی کی کوئی بھی... بات برداشت نہیں کروں گا ایان کی بات پر سب پیچھے ہو گئے ایان غصے سے ادھر ادھر ٹہل رہا تھا

.... کوئی بھی اندر نا گیا سب پریشان حال و نہیں کھڑے تھے

... آدھا گھنٹہ گزر جانے کے بعد جب ایان باہر گیا تو وہاں کوئی نہیں تھا نہ ایمن نا اس کا وجود

\*\*\*\*\*

عینی اور علی جیسے ہی شاہ حویلی پہنچے عینی جگمگ کرتے چہرے کے ساتھ فوراً باہر نکل اور بھاگتی ہوئی حویلی میں داخل ہوئی۔ پیچھے علی اسکی بے تابی پر مسکرا دیا۔ جسکا پچپنا اب بھی نہیں گیا تھا کون کہہ سکتا تھا وہ ایک سیکرٹ لیجینٹ ہے۔ اپنے گھر والوں کے لیے اس سے زیادہ.... کیئرنگ کوئی نہیں تھا علی بھی فوراً اسے پیچھے گیا کہیں وہ اسکے بغیر ہی نابات شروع کر دے

... ایمن ایمن کہاں ہو تم

... عینی ایمن ایمن کی گردان کرتے اندر داخل ہوئی وہیں سب اسکو اچانک یہاں دیکھ چو نکلے

... ارے آپ سب تو یہیں جمع ہیں... اچھا ہے سب کو اکٹھا سر پرانز دینے میں مزہ ہی کچھ اور ہے

... ایمن کہاں ہے وہ نظر نہیں آرہی عینی نے بے چینی سے ادھر ادھر دیکھتے دریافت کیا جبکہ سب آگے سے ایک دوسرے کو تنکنے لگے

.... انکی خاموشی پر عینی نے ان سب کو غور سے دیکھا

.... ہم نے کچھ ہو چھا ہے اپ سب سے اسنے ایک نظر سب کو دیکھتے پوچھا

... وہ یہاں ہوگی تو ملے گی نا... تار انے مزے لیتے کہا

.... عینی نے اسکو ایک نظر دیکھا اور ایمن کو آوازیں دیتی اوپر گئی جہاں اسکا کمرہ خالی پڑا منہ چڑا رہا تھا

... ایمن کہاں ہے کیا کوئی منہ سے پھوٹے گا عینی نیچے آتی ہوئے سب پر برسی



.... آپ کے بیٹے نے اسے نکال دیا ہے کیونکہ اسکے لچھن ٹھیک نہیں تھے

... عینی ٹکر ٹکر تاراکا چہرہ دیکھنے لگی

... کیا یہ سچ کہ رہی ہے عینی نے بے یقینی سے پوچھا

... ایان کیا یہ سچ کہ رہی ہے عینی نے بے یقینی سے دہرایا

... جی مام اسکے اتنا سننے پر عینی دھپ سے صوفے پر بیٹھی اور اپنا سر پکڑ لیا

. مام میرا یقین کریں ایمن ویسی نہیں تھی جیسی آپ اسے سمجھ رہی تھیں

she cheats me.

.. اسکے اتنا کہنے پر عینی کا صبر جواب دینا لگا اور وہ اٹھ کر ٹھہرنے لگی

لمحہ لگا تھا اسے سمجھنے میں کے ایمن کے ساتھ بھی وہی ہوا جو کبھی اسکے ساتھ ہوا تھا

مام پلیز مجھ سے بات کریں آپ اس لڑکی کے لیے مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں جو کریکٹر لیس ہے اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں تیار ہو

... کر اپنے کزن کے ساتھ رنگ رلیاں منارہی تھی اسی لیے میں نے اسے گھر سے باہر

ابھی اسکے الفاظ پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ عینی نے آؤ دیکھنا تاؤ ایک کرارا تھپڑ ایان کے سیدھے گال پر مارا جس پر وہ لڑکھڑا کر دو

... قدم پیچھے ہوا اور بے یقینی سے عینی کو دیکھنے لگا

... عینی یہ کیا کر رہی ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایان پر ہاتھ اٹھانے کی

. ارمان غصے سے آگے بڑھا

باقی سب بھی تڑپ کر آگے بڑھے حیرت درحیرت تھی یہ وہ آخری چیز تھی جس کی سب نے عینی سے امید نہیں کی تھی جبکہ سب عینی کا

... ایان سے پیار جانتے تھے

..دور رہو ارمان عینی چلائی

...ہمارے بچ مت آنا یہ ہمارا اور اسکا معاملہ ہے عینی نے بیٹا کہنے سے گریز کیا

...مام آپ نے مجھے اس دھوکے باز عورت کے لیے تھپڑ مارا ایاں نے غصے اور دکھ سے کہا

...اسکی اس بات پر عینی کا ہاتھ اٹھا تو اٹھتا ہی چلا گیا یکے بعد دیگرے کئی تھپڑ وہ اسکے منہ کی زینت بنا چکی تھی

...عینی یہ کیا کر رہی ہو جوان اولاد ہے ثانیہ فوراً آگے بڑھی

..ہمت کیسے ہوئی تمہاری ایاں شاہ ہماری بیٹی کے لیے ایسے گھٹیا لفظ استعمال کرنے کی

..تمہارا منہ توڑ دوں گے ہم عینی اس پر جھپٹی جسے فوراً ارمان، شان اور علی نے پکڑا مگر وہ شیرنی ان کے بھی قابو میں نہیں آرہی تھی

..آئی غلطی آپ کی اس بد چلن بیٹی کی تھی آپ ایاں کو کیوں مار رہی ہیں تارانا نے غصے اور نفرت سے کہا

جسکے جواب میں عینی نے اسے گلے سے دبوچ کر دیوار سے لگایا جسکی وجہ سے اسکے منہ سے عجیب و غریب آوازیں نکلنے لگیں... اور

... آنکھیں باہر کو ابل گئیں

...ہائے میری بیٹی کو چھوڑو علیشہ جو مزے سے تماشہ دیکھ رہی تھی دہل کر آگے بڑھی

...اگر تم نے ایک لفظ بھی اور کہا جاہل لڑکی تو تمہاری زبان ہم گدی سے کھینچ لیں گے

...عینی نے خونخوار لہجے میں کہا

...ارمان اور شان نے بمشکل اسکو چھڑوایا... تارانیچے گر کر کھانسنے لگی

...وہ ایاں کی طرف پلٹی

کیا مانگا تھا تم سے ہم نے ایان صرف ایک وعدہ کہ اسکو کبھی شک کی نظر سے مت دیکھنا مگر تم نے کیا کیا ہمیں اس طرح اپنی نظروں میں... گرایا ہے عینی نے دیکھ سے آنکھیں میچتے کہا

مام آپ جانتی کیا ہیں اپ کو پتا بھی ہے وہ ہمارے جانے کے بعد سچ سنور کے اپنے کزن کی باہوں میں تھی ابھی بھی آپ اسکا ساتھ دیں گی...

ہاں ہم پھر بھی اسکا ساتھ دیں گے کیونکہ اسے تیار ہونے کے لیے ہم نے کہا تھا کیونکہ ہم سب کو سر پرانزدینا چاہتے تھے مگر یہاں آکر تو ہمیں ہی سر پرانزدے دیا عینی نے شروع میں چیخ کر جبکہ آخر میں طنزیہ نظروں سے سبکو دیکھتے کہا تو سب نظریں چرانے لگے اور رہی بات اسکے کزن کی تو کونسا کزن جو ایک لالچی اور عیاش مرد ہے یا یہ کہوں جس سے اسکی عزت بچانے کے لیے ہم نے اسکی... شادی تم سے کی تھی

..ایان سکتے میں آگیا یہ کیا کہ رہی تھی عینی

...کیا وہ اس لڑکے کو جانتی تھی

"ایان میری بات سنو پلیز میرا یقین کرو" ایک سرگوشی اسکے کانوں میں گونجی

...کیا مطلب وہ لڑکا.... ارمان نے کہا

ہاں اسکا وہ کزن جیل سے بھاگا ہوا ایک مفرور ہے جو ایمن کے پیچھے پڑا تھا اسی سے ایمن کی عزت بچانے کے لیے اپنے بیٹے کے ساتھ اسکا رشتہ جوڑا مگر ہمیں کیا پتا تھا کہ ہمارا اپنا بیٹا اسکی عزت کی دھجیاں اڑا دے گا اگر ہمیں پتا ہوتا تو ہم کبھی اس پر اعتبار نہ کرتے عینی نے... نفرت سے کہا

...نکلے ناتم بھی اپنے باپ جیسے اسنے بھی اسی طرح سب کے بچے ہمیں رسوا کیا تھا اور تم نے بھی.. ارمان نے پشیمانی سی آنکھیں میچیں

...فرق صرف اتنا ہے کہ تمہارے باپ نے ہمیں گھر سے نہیں نکالا مگر تم نے تم نے تو اپنی عزت کو برستی بارش میں باہر لا کھڑا کیا

...عینی نے نم آنکھوں سے کہا

..جبکہ ایان شرم کے مارے زمین میں گر گیا

کہاں گئی ہوگی وہ سوچا کیسے کیسے لوگ باہر ہوتے ہیں پتا نہیں وہ زندہ بھی ہے یا مر گئی ویسے مارنے میں تو تم نے کوئی کمی چھوڑی ہی کہاں ہے۔

نکلے ناتم بھی اپنے باپ کی طرح آخر کیوں تم ہماری طرح ہنسنے لگے خون تو تمہارا بھی شاہوں کا ہے جنگی فطرت میں ہی شک ہے عینی نے ... سب کو طنزیہ نظروں سے دیکھتے کہا

...عینی ... ارمان نے غصے سے اسے پکارا

...کیوں خون پر بات آئی تو تڑپ گئے واہ

...یہ مت بھولو تم بھی شاہ خاندان کا خون ہو

..ہاں بد قسمتی سے ہیں مگر ہماری تربیت آفندیز کی ہے

... آپ سے بھی ہمیں یہ امید نہیں تھی اسنے شان کو تادیبی نظروں سے دیکھتے کہا

... آج تم نے بہت بڑا گناہ کر دیا ایان جسکے لیے ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے

...مام پلیز سوری مجھے نہیں پتا تھا

....بس...عینی نے ایک ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روکا

یقین تو تمہیں اب بھی اسکی بے گناہی کا نہیں آیا ہو گا کیونکہ ہونا تم سوکا لڈ مرد لیکن کیا تم نے یہ سوچا کہ کل تم بھی تارا کی باہوں میں تھے

...شک تو وہ بھی تم پر کر سکتی تھی، کیا اسنے شک کیا تم پر نہیں نا

...ایان اسے حیرت سے دیکھنے لگا بھلا عینی کو یہ سب کیسے پتا چلا

... مگر مام ویسا کچھ نہیں تھا

... کیوں کریں ہم تمہارا یقین تم نے کیا اپنی بیوی کا نہیں نا تو اپنی شکل گم کرو

... اور ایک بات آئے تو ہم بہت شوق سے تھے سب کو خوش خبری دینے لیکن شاہ حویلی کو خوشیاں راس نہیں آتیں

دوسروں کی بیٹی کی خوشیاں غارت کر کے پتا نہیں لوگ یہ کیوں سوچ لیتے ہیں کہ انکی اپنی بیٹی خوش رہے گی عینی نے بہتی نم آنکھوں سے  
... مسکراتے ہوئے کہا

... عینی... ارمان نے اسکے ہاتھ پر گرفت تیز کرتے اسے غصے سے پکارا

... مکافاتِ عمل بھی ایک چیز ہے ارمان دعا کرو تمہاری بیٹی کے آگے نا آئے... عینی نے دکھ سے اسے کہا

... اور تم اسنے ایان کو مخاطب کیا جو زمین میں پتا نہیں کیا تلاش کر رہا تھا عینی کی آواز پر چونکا

... یاد ہے نا وعدہ خلافی کی کیا سزا بتائی تھی عینی نے اسے کڑی نگاہوں سے دیکھتے کہا

کہ

Evil dead

سے رحم کی امید چھوڑ دینا کیونکہ سزا تو تمہیں ایسی ملے گی کہ زندگی بھر یاد رکھو گے کیوں نا سزا سے پہلے تمہیں خوش خبری دوں۔۔

... عینی نے آنکھوں میں مخصوص چمک لیے کہا

... سب غور سے عینی کو دیکھنے لگے

... خوشخبری یہ ہے کہ پری مل گئی ہے

... سب اسکی بات پر حیرت اور خوشی سے اسے دیکھنے لگے

پر یہاں مل گئی ہے عینی نے خوش ہوتے ہوئے ایان کے پاس نیچے گھٹنے کے بل بیٹھتے کہا جو خوشی سے قدموں پر کھڑے ناہونے کی ہمت  
...پاتے گھٹنوں کے پل گرا تھا

...کہاں کہاں ہے وہ ایان نے خوشی سے کپکپاتے لبوں سے پوچھا آنکھیں احساسِ تشکر سے نم تھیں اور عینی اسکو مسکرا کر دیکھ رہی تھی  
...ایان کے پوچھنے پر عینی ہنسی اور ہنستی ہی چلی گئی

...کیا ہوا بتاؤ عینی پر یہاں کہاں ہے

...ارمان نے بھی بے تابی سے اپنے بیٹے کی خوشیوں کی وجہ کے بارے میں پوچھا

...یہی تو سزا ہے... عینی نے عجیب لہجے میں کہا

...سب ششدر نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے

...مطلب ایان نے سہمے لہجے میں پوچھا

...مطلب یہ کہ پر یہاں تو ہمیں مل گئی مگر ہم تمہیں اسکا پتا نہیں بتائیں گے یہی تمہاری سزا ہے عینی نے مسکراہٹ لیے طنز سے کہا

...مام پلیز ایسا مت کریں پلیز مجھے اسکا پتا بتادیں آپ جو کہیں گی میں وہ کروں گا ایان نے اسکی ٹانگوں سے لپٹتے ہوئے

...ایمن نے بھی تم سے ایسے ہی فریاد کی ہوگی مگر تم مانے نہیں نا تو پھر ہم سے کیسے تم نے امید کر لی عینی نے سفاکی سے کہا

تمہاری سزا یہی ہے ایان ارمان شاہ کہ تم کنویں کا پتا ہونے کے باوجود بھی پانی نہیں پی پاؤ گے تب تک جب تک تم ایمن کو سہی سلا مے  
...ہمارے حوالے نا کر دو

...تب تک کے لیے اللہ حافظ

عینی اوپر گئی اور اپنا سارا سامان لے آئی عینی تم کہاں جا رہی ہو شان نے ہڑبڑاتے پوچھا



... اس حویلی میں ہماری کوئی جگہ نہیں اور ناہی اس حویلی میں رہنے والوں کو اتنا حق ہم دیں گے کہ وہ ہم سے پوچھیں  
... عینی پر یہاں کہاں ہے... ارمان غصے سے اس کے آگے آیا تم اپنے بیٹے کی خوشیاں یوں نہیں چھین سکتی

... ارمان دھاڑا

... روک روک سکتے ہو تو روک لو

... ارمان نے اسکا ہاتھ دبوا

یہ مت بھولو کہ تم میرے نکاح میں ہو

اواچھا بہت جلدی نہیں خیال آگیا تمہیں کہ ہم تمہاری بیوی ہیں۔ تمہیں یاد بھی ہے کہ آخری دفعہ تم نے ہمیں کب وقت دیا۔ اس کی  
.. بات پر ارمان نے اس سے نظریں چرائیں

یہی بات ہم تمہیں بتانا چاہ رہے تھے کہ اس کی بیٹی (علیشہ کی) میرے بیٹے پر اور اس کی ماں (علیشہ) تم پر نظریں جمائے بیٹھی ہے مگر  
.. ہماری بات تو کسی نے سنی ہی نہیں

خیر تم دو اپنی اس نام نہاد کزن کو کمپنی کیونکہ اب ہمیں تمہاری کوئی ضرورت نہیں عینی نے ارمان کو تمسخرانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے  
.. کہا

.. یہ تو وہ ہی جانتی تھی کہ اس نے کس دل سے یہ سب کہا ہے سب کو ان کی گئی غلطی کا احساس دلانا ضروری تھا جس کا وقت آگیا تھا  
.. عینی تم یہاں سے نہیں جاسکتی ارمان نے اس کے رستے میں آتے ہوئے کہا

ہمیں روکنے کا حق تم بہت دیر پہلے ہی کھو چکے ہو یہ تو تمہیں تب سوچنا چاہیے تھا جب تم میری غیر موجودگی میں اپنی کزن کے ساتھ  
باتیں کرتے رہتے تھے کیا کبھی یہ سوچا کہ تمہاری بیوی کو بھی تمہاری ضرورت ہوگی وہ بھی تو تمہاری کال کا انتظار کرتی ہوگی۔ مگر تم نے تو  
اسے مل کر پوچھنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ اس لیے اب تم ہم پر کوئی حق نہیں جاتا سکتے۔ سیدھی طرح راستے سے ہٹ جاؤ ورنہ مجھے اور

بھی طریقے آتے ہیں عینی نے اسے جھٹکے سے پیچھے کیا اور اپنا سامان لے کر نکلتی چلی گئی.. جبکہ علی بھی اس کے پیچھے باہر دوڑا اب عینی... کوشش کی ایمن کو ڈھونڈنا تھا

بھائی آپ نے عینی کو روکا کیوں نہیں ایک دفعہ پھر وہی کہانی دہرائی جا رہی ہے اور آپ کچھ نہیں کر سکے ثانیہ نے اس سے تاسف سے... دیکھتے ہوئے کہا اور دبیر کے ساتھ واپس چلی گئی

ڈیڈ ماں میری پری ایان نے ارمان کے گلے لگتے ہو شکستہ لہجے میں کہا ارمان کی آنکھ کے کونے سے ایک آنسو نکل کر گرا جس کے اختیار... میں خود بھی اس کے بیٹے کی خوشیاں نہیں تھیں

\*\*\*\*\*

ایان ایمن کو ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا نہ ہی اس کو ملنا تھا نہ ہی وہ ملی. اب تو بس پاگل ہونے کی کسر رہ گئی تھی. ارمان الگ پریشان تھا شاہ حویلی کے ہر ایک فرد نے اپنی جان لگا دی تھی مگر وہ ایمن کو بازیاں نہیں کرایا پائے تھے. عینی کا فون مسلسل بنا رہا تھا. وہ اس دن کے گھر سے... نکلی اب تک نہیں لوٹی تھی نہ ہے اس نے کسی سے رابطہ کیا تھا اور حیرت کی بات تو یہ تھی کہ علی کو بھی اس کے ٹھکانے کا نہیں پتا تھا

... اب بھی وہ سب تھکے ہارے ایمن کو ڈھونڈ کر آ کے لاؤنج میں بیٹھے تھے آج بھی ان کے ہاتھ صرف ناکامی ہی لگی تھی

.... ایان اپنے بالوں کو ہاتھوں کی مٹھیوں میں جکڑے بیٹھا تھا پچھتاوے کے ناگ اسے ڈس رہے تھے

ارمان نے اپنے بیٹے کی پریشان حالت دیکھ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دینا چاہی جس پر ایان نے نم آنکھوں سے باپ کو.... دیکھا

اس سے پہلے کے ارمان اسے کچھ کہتا اس کا فون بج اٹھا ان نون نمبر سے فون آتا دیکھ کر ارمان کو حیرت ہوئی... مگر حیرت کو پسے پشت.... ڈال کر اس نے فون اٹھا لیا مگر آگے سے جو اسے سننے کو ملا اس کے ہاتھ فون چھوٹ کر زمین پر گرا

.... کیا ہوا ڈیڈ سب ٹھیک تو ہے نہ ارمان اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر نیچے گرا تو سب اس کے گرد پریشانی سے جمع ہو گئے

... سب نے مل کر ارمان کو صوفے پر بٹھایا جو اپنا سینا مسل رہا تھا

.... ہوا کیا ہے ڈیڈ کس کی کال تھی کچھ تو بتائیں آیان نے بے چینی سے پوچھا

Devil

... ارمان کے منہ سے صرف ایک ہی لفظ نکلا جس نے سب کو حیرت میں ڈال دیا تھا

... کیا یہ کیا کہہ رہے ہو تم شان نے پریشان ہو کر پوچھا

میری بیٹی مجھے میری بیٹی کے پاس جانا ہو گا وہ ڈیول کے قبضے میں ہے وہ کہہ رہا تھا کہ مجھ سے اکیلے میں ملنے آؤ ورنہ جواب کے طور پر  
.... تمہاری بیٹی کی لاش تمہیں بھیج دوں گا مجھے جانا ہو گا ارمان تو پاگل ہوا اٹھا تھا

سب نے اس کے ساتھ جانے کے لئے اصرار کیا تھا مگر وہ سب کو چھوڑ کر اکیلا ہی لندن اسی رات کی فلائٹ سے جا پہنچا شان بھی اس  
.... کے پیچھے ہی تھا مگر اس نے یہ سب کچھ خفیہ رکھا تا کہ کوئی اونچ نیچ نہ ہو جائے

یہ منظر ایک بیس منٹ کا تھا جہاں چاروں طرف آگ جل رہی تھی۔ آگ کے شعلوں نے ہی اس بیسمنٹ میں تھوڑی روشنی کر رکھی  
... تھی۔ زمین پر نیچے کہیں کہیں گاڑھا خون بھی گرا ہوا تھا جو کہ ارمان کا جی متلانے کا سبب بن رہا تھا

.. پاؤں کی چاپ کی آواز پر وہ چوکنہ ہو گیا

... ارمان نے قدموں کی آہٹ پر پلٹ کر دیکھا تو ششدر رہ گیا

"تم"

... حیرت سے بس اس کے منہ سے یہی نکلا

"آئیے آپ کا انتظار تھا"

.... ارمان بے یقینی سے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ رہا تھا

...کیا دشمنی ہے تمہاری میری بیٹی سے

...ارمان نے غصے سے پوچھا

....آآآہاں...میری دشمنی تمہاری بیٹی سے یا اس کی ماں سے نہیں بلکہ تم سے ہے ارمان شاہ

\*\*\*\*\*

..ہسپتال کے کوریڈور میں موت کا سناٹا تھا

...کیا ہوا ڈاکٹر اندر موجود پیشینٹ کی حالت کیسی ہے عینی بے تابی سے آگے بڑھی

آئی ایم ویری سوری انہیں دو ہفتے پہلے جب یہاں لایا گیا تھا تو ان کی حالت بہت زخمی تھی اور وہ ٹوویکس پریگنٹ بھی تھیں۔ مگر ان کی

...چوٹیں اتنی شدید تھیں کہ ہم ان کے بچے کو نہیں بچا پائے

...عینی نے بے ساختہ دیوار کو تھاما... آخر اور کتنی آزمائشیں باقی تھیں اس کی

...اور ڈاکٹر میری بیٹی... عینی نے کپکپاتے لبوں سے پوچھا

...دو ہفتوں سے ان کی حالت بہت خراب تھی جس کی وجہ سے انہیں ہمیں بار بار بے ہوشی کے انجکشن دینے پڑے

اب ان کے زخم تو مندمل ہو چکے ہیں مگر وہ جیسے ہی ہوش میں آئیں گی پھر سے اپنا آپا کھو بیٹھیں گی ہمیں امید ہے کہ آپ اسے سنبھال

...لیں گی

ڈاکٹر نے اسے تسلی دی اور چلی گئی جب کہ این شکستہ قدموں سے ایسی کی طرف قدم بڑھانے لگی جہاں ایک بار پھر وہ خود سے ملنے جا

.....رہی تھی

\*\*\*\*\*

ارمان جو اپنی بیٹی کے شوہر کا شان کو

Devil

... کے روپ میں دیکھ کر حیران کھڑا تھا اس کی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا  
... کیا مطلب کون سی دشمنی کس دشمنی کی بات کر رہے ہو تم  
... ارے قاتل تو اپنے ہر ایک مقتول کو یاد رکھتا ہے تم اپنے مقتول کو کیسے بھول گئے  
... کس کی بات کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی ارمان نے جھنجلاتے ہوئے پوچھا  
... صائم درانی کی بات کر رہا ہوں میں میرا باپ صائم درانی جسے تم نے بے رحمی سے موت کی بھینٹ چڑھا دیا  
... کاشان نے تاک کے وار کیا  
... صائم ارمان حیرت سے بڑبڑایا  
... تم صائم کے بیٹے ہو  
... ہاں میں اسی بد قسمت باپ کا بیٹا ہوا... مگر فکر مت کرو کیونکہ تم بھی کچھ دیر میں بد قسمت باپ ہی کہلاؤ گے  
... کیا بکو اس کر رہے ہو میں نے تمہارے باپ کو نہیں مارا  
واہ ماننا پڑے گا

Devil

کے منہ پر جھوٹ بولنے سے پہلے لوگوں کی زبان کپکپاتی ہے اور ارمان شاہ دھڑلے سے میرے منہ پر جھوٹ بول رہا ہے

.I like your spirit

... میری بیٹی کو چھوڑ دو اسکی کوئی غلطی نہیں تم تو اس سے پیار کرتے تھے نا  
.... ہا ہا ہا ہا! ارمان کی بات پر کاشان لگا تار تھمے لگا تا گیا جیسے کسی بچے کی نادانی پر ہنس رہا ہو

انابہ جو کاشان کو چھپچھپاتے ہوئے جاتا دیکھ رہی تھی اسکا پیچھا کرنے لگی اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اسنے کاشان کو ایسے مشقوق اور خوفیہ بیسمینٹ میں جاتا دیکھا حیرت کا پہاڑ تو اس پر تب ٹوٹا جب اسنے ارمان کو بھی وہاں موجود پایا اور ارمان کہ منہ سے کاشان کے لیے

Devil

کا لقب سن کر اسکے دل کو دھچکا لگا

تو کیا وہ تب سے اپنے ملک کے غدار کے ساتھ رہ رہی تھی جس مجرم کو وہ باہر ہر جگہ تلاش رہی تھی وہ تو اسکا اپنا ہی شوہر تھا۔ اس تلخ حقیقت پر اسکی آنکھوں مرچیاں بھرنے لگیں... وہ آگے بڑھ کر اس غدار کا گریبان پکڑنا چاہتی تھی مگر صدمہ اتنا شدید تھا کہ وہیں... دیوار کے ساتھ بیٹھ گئی

اور کاشان کی بات سننے لگی جو انابہ کی موجودگی سے انجان اسکی محبت کی دھجیاں اڑا رہا تھا

.. ہا ہا محبت وہ بھی تمہاری بیٹی یعنی دشمن کی بیٹی سے یہ بھی کیا خوب کہی تم نے

.... وہ صرف ایک بدلہ تھی، ایک مہرہ اور کچھ نہیں

... تو وہ سب، نکاح کیا تھا وہ سب ارمان چیخا

۔ وہ وہ تو میں دل لگی کر رہا تھا یونو ٹائم پاس کیونکہ اسکے قریب صرف میں ایک مقصد کہ تحت گیا تھا اور وہ پورا ہو چکا ہے

کل رات تمہاری بیٹی بڑے آرام سے اپنا حساس مواد میرے حوالے کر چکی ہے اور اپنے سب سے بڑے دشمن کا اتنی آسانی سے فائدہ

... کر گئی اور اسے کان و کان خبر نہ ہوئی۔ کاشان نے اپنے ہاتھ میں موجود سی ڈی ارمان کو دکھاتے ہوئے کہا

اب پتا ہے کیا تمہاری بیٹی غداروں میں شمار ہوگی اور جب وہ تمہارے سامنے ٹوٹے گی بکھرے گی تو اس کو یوں تڑپتا ہوا دیکھ تم کتنا تڑپو

.... گے مجھے تو ابھی سے سوچ کر مزا آ رہا ہے

تم ایسا نہیں کر سکتے ارمان اس پر جھپٹا جسکو



## Devil

.... نے ایک جھٹکے سے دور پھینکا اس سے پہلے کہ ارمان گرتا انابیہ نے فوراً اسے تھاما

... کا شان انابیہ کو یہاں دیکھ ٹھٹکا

..... بہت خوب کیا خوب سزا دی ہے میری محبت کو تم نے اسکی آنکھوں میں کرب دیکھ کا شان کے دل کو کچھ ہوا اسنے پہلو بدلہ

ایسے ہی تڑپایا تھانہ تو نے میرے باپ کو اب دیکھ تیری بیٹی بھی ایسے ہی تڑپ رہی ہے۔۔۔

اس نے مقابل کو کہتے ہوئے ایک نظر انابیہ پر ڈالی جو اسے ابھی تک بے یقین نظروں سے دیکھ رہی تھی کیا نا تھا اس کی آنکھوں میں مان ٹوٹنے کا دکھ، بھروسہ ٹوٹنے کی کرچیاں، بے وفائی کی تکلیف۔۔۔۔۔

اس نے فوراً نظریں چرائیں کیونکہ وہ ان آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھ ہی نہیں پایا۔

تو نے میرے باپ کو تڑپا تڑپا کر مارا میں نے تیری بیٹی کو تڑپایا جس سے نایہ زندوں میں رہی نامردوں میں۔۔۔

تجھے اپنی بیٹی کی تکلیف میں گھلتے دیکھ بہت سکون مل رہا ہے مگر کیا کروں اپنے باپ کا بدلہ بھی تولینا ہے۔

چل کلمہ پڑھ لے اب تیرے اوپر پہنچنے کا ٹائم آ گیا ہے اس نے سفاکی سے کہتے ہوئے گن لوڈ کی۔ بغیر یہ دیکھے کہ اس کی بیوی کی آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں بھڑک اٹھی ہیں۔۔۔۔۔

اس نے آؤ دیکھانہ تاؤ سیدھا فائر کر دیا اس سے پہلے کہ گولی ارمان کا سینہ چیرتی۔ انابیہ نے بجلی کی سی تیزی سے اسکے ہاتھ سے سی ڈی چھینی اور ارمان کو دھکا دیتے ہوئے آگے آگئی۔

یہ سب لمحوں میں ہوا تھا جس کی کسی کو خبر نہ ہوئی تھی چونکہ تو وہ سب تب جب انابیہ لڑکھڑا کر نیچے گری۔

اس نے ایک ہاتھ عین اپنے سینے کے بیچ رکھا جہاں تیزی سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کا باپ تڑپ کر اس کی طرف بڑھا تھا اور اس نے

Devil

کی آنکھوں میں خون رنگ آنکھیں ڈالتے ہوئے اپنے خون آلود ہاتھ میں پکڑی ہوئی سی ڈی آگ میں جھونک دی۔۔۔۔۔

اس سب کے لیے ہی تم نے مجھے دھوکہ دیا تھا نا۔۔۔۔۔ انابیہ نے آنسو بہاتی آنکھوں سے پوچھا۔۔۔۔۔ اس کی آواز میں اتنا درد تھا کہ اس کے شوہر کو اپنا سینہ چھلنی ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

میرا انجام ہونا بھی یہی چاہیے تھا جس نے اپنی ماں کا دل دکھایا خوشیاں تو پھر مجھے بھی نہیں ملنی تھیں۔ پلیز مام سے کہیے گا مجھ جیسی گناہگار . بیٹی کو معاف کر دیں۔ انابیہ نے اٹک اٹک کر ارمان سے کہا کاش میں ان سے خود اپنے ہر تلخ لفظ کی معافی مانگ پاتی . تمہیں تمہاری ہار مبارک ہو۔ اس نے زخمی مسکراہٹ سے کاشان کو کہا اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی چلی گئی۔

سب یعنی شان، اسکی ٹیم اور ارمان اس کی طرف لپکے تھے جبکہ اس کے شوہر کے بے جان ہوتے ہاتھوں سے پلسٹل نیچے گری اور وہ خود بھی زیادہ دیر تک کھڑا نہ رہ پایا وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ اس نے اپنی زندگی کی قیمتی ترین چیز کھودی تھی۔۔۔۔۔

\*\*\*\*\*

آج پھر وہ اسی دورا ہے پر کھڑا تھا جہاں کئی سال پہلے تھا آج پھر سے اسکا قیمتی اثاثہ لٹنے جا رہا تھا لیکن اس دفعہ وجہ وہ خود تھا۔ وہ اپنے آپ کو کیسے سزا دیتا

ارمان سے اپنی بیٹی کا یہ حال نا دیکھا گیا انابیہ کا بے جان ہونا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا۔ ارمان کو لگا کسی نے اسکا دل نوچ لیا ہو۔ انابیہ کا بے ہوش وجود دیکھ ارمان کے دل میں شدید درد کی لہر اٹھی اور وہ ہوش و خرد سے بے گانہ ہوتا نیچے گرا۔ شان اور تابش تیر کی تیزی سے ان دونوں تک پہنچے

شان نے انابیہ کو تھا جبکہ تابش نے ارمان کو دونوں کو فوری طور پر ایمر جنسی میں لے جایا گیا۔ پیچھے کاشان کا کچھ پتہ نہ چلا اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی گئی مگر وہ سب کی آنکھوں میں دھول جھونکتے جا چکا تھا

عینی نے نالیوں میں جکڑی ایمن کو دیکھا تو اس کا دل کانپا۔ وہ شکستہ قدموں سے چلتی ایمن کے سرہانے پہنچی اور اس کے کندھے سے سرٹکا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ کون کہہ سکتا تھا کہ باہر سے پتھر کی طرح دکھنے والی عینی کا اندر سے دل کتنا نازک تھا۔ کوئی اس سے پوچھتا کہ ایک دفعہ پھر اپنے آپ کو یوں اس حالت میں دیکھنا کتنا شکست خوردہ تھا۔ ایمن کو اس حال میں پڑے دیکھ عینی کے دل پر چھریاں چلی تھیں۔

عینی کو اس میں اپنا آپ واضح طور پر دکھاتا تھا۔ کون کہتا تھا وقت بدل چکا ہے۔ وقت وہی تھا بس کردار بدلے تھے۔ عینی نے تو ارمان کو معاف کر دیا تھا مگر ایمن کیا وہ کر پائے گی۔

نہیں کبھی نہیں پہاڑ جتنا جگر چاہیے ہوتا ہے سب بھلانے میں اور پھر ایمن کی تو گودا جڑی تھی اس کو کیسے صبر اتا عینی کے پاس تو ایان تھا۔۔۔ مگر ایمن کے پاس کون تھا کیا تھا کچھ نہیں۔

عینی کے دل میں ایان کے لیے غصے نے جنم لیا تھا اور اس لیے عینی نے اس کے لیے اتنی سخت سزا تجویز دی تھی۔ تاکہ آئندہ وہ کبھی بھی۔۔۔ اپنے باپ جیسی غلطی نہ دہرائے۔

چونکی وہ تب جب ایمن کو ہوش آنا شروع ہوا وہ عینی کو دیکھ بے قابو ہوتے اس کے سینے سے لگی دھاڑیں مار مار کر رونے لگی۔ ماما میرا بچا۔ یا اللہ میرا بچہ میں کہاں جاؤں کہاں ڈھونڈوں اسے میرا بچہ۔

اسکی ہر ایک پکار ہر ایک سسکی میں اتنا درد اتنا کرب تھا کہ عینی کا دل چھلنی ہو گیا۔

.... ایمن ایمن سنو میری بات چندہ سنو غور سے عینی نے ایمن کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑ کر قابو کرتے کہا۔۔۔ وہ بہتی آنکھوں سے عینی کو دیکھنے لگی۔

تمہیں صبر سے کام لینا ہو گا ہم جانتے ہیں یہ مشکل ہے مگر تمہیں کرنا ہو گا۔

ایمن مسلسل روتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی

ایمن ہماری جان تم تو ہماری مضبوط گڑیا ہو نہ، تم تو ہمارے جیسا بننا چاہتی تھی اب کیا ہوا کیا پیچھے ہٹ جاؤ گی ہماری طرح بننے کے لیے... تمہیں صبر کا دامن تھا منا پڑے گا اور اپنی تنہائیوں کا ساتھ اپنی خدا کو بنانا پڑے گا بولو کرو گی نہ صبر

"مگر اتنا صبر" اس نے حیرت سے روتے ہوئے پوچھا اسکی ہچکیاں ابھی بھی نہیں رکیں تھیں مگر اب وہ خود پر کافی حد تک کنٹرول کر چکی تھی۔

ہاں اس سے بھی زیادہ کیونکہ کندن جل کر سلگ کر ہی سونا بنتا ہے

ہم تمہارے ساتھ ہیں ہر حال میں ہر لمحے مگر اپنے پیروں پر تمہیں خود کھڑا ہونا پڑے گا بغیر کسی سہارے کیونکہ اللہ کے سوا کسی کا سہارا پختہ نہیں ہوتا

.... میں ایان کو معاف نہیں کر سکتی اسنے ڈرتے ہوئے عینی کے سامنے کہا کہ کہیں عینی برا نامان جائے

ہم تمہیں فورس بھی نہیں کریں گے کیونکہ ایان سزا کا حقدار ہے اور اسے اسکی پہلی اور کڑی سزا مل چکی ہے عینی نے ایمن کو مسکراتی.... آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا

... کیسی سزا ایمن کو میچینی ہوئی

... عینی اسے غور سے دیکھنے لگی ایان نے اس کے ساتھ اتنا برا کیا پھر بھی وہ اس کے لیے فکر مند تھی

... تمہیں اسکی اتنی فکر کیوں ہے عینی نے آئی برواچکاتے پوچھا تو ایمن گڑ بڑائی

.... ایسی تو کوئی بات نہیں

.. تو پھر اتنی بے چین کیوں ہو

... ایمن نے بے ساختہ نظریں چرائیں

...اسکی ڈال مل چکی ہے

....عینی نے اس پر دھماکہ کیا

...کیا... اسنے حیرت سے پھٹی آنکھیں سے پوچھا

..دل میں سو سو سے جنم لینے لگے... کیا اب وہ اسے چھوڑ دے گا کیا اتنی زیادتی کہ بعد اسکے ضمیر نے اسے ملامت نہیں کیا ہو گا

.وہ تو خالی ہاتھ رہ گئی تھی نہ

...اپنے بچے کا غم دوبارہ اسے کھانے لگا

...پوچھو کوگی نہیں وہ کون ہے ملنا نہیں چاہوگی

....عینی کے استفسار کرنے پر ایمن نے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے ناک پھلاتے ہوئے زور و شور سے نفی میں سر ہلایا

...اسکی اس ادا پر عینی جان نثار ہوئی

...پھر تیار ہو جاؤ

.عینی کے کہنے پر وہ اسے ٹکر ٹکر دیکھنے لگی

...کس لیے... ایمن نے حیرت سے پوچھا

...تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے ہمیں امید ہے تمہیں پسند آئے گا

...کیا مطلب ایسا کیا ہے

...تمہیں کسی اپنے سے ملوانا ہے... عینی کے بات پر وہ عجیب کشمکش میں پڑ گئی

...اٹھو ہمارے پاس ٹائم نہیں ہماری فلائٹ ہے

ایمن ہر بات سے انجان عینی کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئی اسنے عینی کی بات کو پہلے کب انکار کیا تھا جواب کرتی۔ اپنی ماں کا درجہ دیتی ... تھی وہ اسے اس لیے بغیر کوئی سوال کیے چل پڑی

عینی نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا ڈاکٹر کی بات ٹھیک تھی ایمن کو بس کوئی غم بانٹنے کے لیے چاہئے اور عینی نے اسکی کمی پوری کر دی.... عینی اب اپنے اگلے لائحہ عمل کے لیے تیار تھی

\*\*\*\*\*

انابہ اور ارمان کو فوراً ہسپتال لے جایا گیا تھا۔ ارمان آئی سی یو میں تھا جبکہ انابہ آپریشن تھیٹر میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔ ایان باقی سب کو لیے ارجنٹ فلائٹ سے لندن پہنچا تھا۔ سب کا رور و کر بر حال تھا۔ ارمان کا بی پی نارمل ہی نہیں ہو رہا تھا۔ اب وہ ہوش میں تھا اور ضد کر کے آپریشن تھیٹر کے شیشے میں سے اپنی قیمتی متاع کو دیکھ رہا تھا۔ اسکا دل پھٹ رہا تھا جبکہ کانوں میں عینی کی ہی آواز "گو نج رہی تھی" پتا نہیں لوگ دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ برا کر کے یہ کیوں سوچتے ہیں کہ انکی بیٹی خوش رہے گی۔ آج انابہ کو اس حال میں دیکھ اسے ایمن کے لیے افسوس ہو رہا تھا کاش انہوں نے ایمن کے ساتھ ایسا نہ کیا ہوتا تو اسکی بیٹی بھی خوش.... رہتی

... ڈیڈام... ایان نے آتے ہی عینی کے بارے میں پوچھا جس پر ارمان نے نفی میں سر ہلادیا۔ آخر کس منہ سے اسے واپس بلاؤں کتنا کہا تھا اسنے لاکھ دفعہ سمجھایا کہ کاشان انابہ کے لیے اچھا نہیں ہے مگر میں نے اسکی سنی ہی نہیں۔ میں اپنی انامیں اتنا آگے بڑھ گیا کہ اس سے ماں ہونے کا حق ہی چھین لیا۔ ... صحیح کہا تھا اسنے میں اسکی محبت کے لائق نہیں۔ میں اسکا مان نہیں بن پایا۔ ارمان نے رنجیدگی سے کہا... اور ناتم اسنے ایان کو دیکھتے کہا.... ڈیڈ آپ فکر مت کریں ایان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا.... کیسے، کیسے ناکروں فکر میری بیٹی موت کے منہ میں ہے اور تم کہ رہے ہو فکر ناکروں



ڈاکٹر نے صاف کہا ہے اسے جینے کی چاہ ہی نہیں رہی۔ اسے مصنوعی سانس دیں جا رہی ہیں۔ وہ اپنے زندگی کی امید کھو چکی ہے وہ آنا ہی..... نہیں چاہتی واپس

... میں گیا تھا اندر، تم گئے تھے، سب گئے وہ اٹھی نہیں نا

.... وہ ہم سے ملنا ہی نہیں چاہتی جانتے ہو کیوں کیونکہ ہم سب نے اس کے غلط فیصلے میں اس کا ساتھ دیا

بس عینی ہی تھی جو اس کا بھلا چاہتی تھی۔ میں جانتا ہوں وہ عینی کے انتظار میں ہے۔ اگر عینی آئے گی تو انابیہ بھی لوٹ آئے گی۔ کیونکہ انابیہ نے بھی آخری دفعہ عینی سے ہی ملنے کی خواہش کی تھی

پلیز میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں بیٹے ایمن کو ڈھونڈو اس سے معافی مانگو کیونکہ تب ہی عینی ہمیں معاف کرے گی اور لوٹ کے آئے گی۔

پلیز ڈیڈ یہ آپ کہا کر رہے ہیں ایان ارمان کو یوں دیکھ تڑپ اٹھا اور فوراً ارمان کے ہاتھ کھولے

میرا یقین کریں ایمن جہاں بھی ہوئی میں اسے ڈھونڈ نکالوں گا اور اس سے معافی مانگو گا تاکہ مام واپس آجائیں۔ اب میں تب ہی واپس لوٹوں گا جب ایمن میرے ساتھ ہوگی ارمان نے سنجیدگی سے کہا اسکی آنکھیں اس وقت ہر جذبے سے پاک تھیں بالکل خالی۔ اس کے اندر..... کی طرح.. جہاں ہر طرف سناٹا تھا.. مگر جاتے جاتے وہ سکیورٹی اور ٹائٹ کر گیا کیونکہ انابیہ کی جان کو خطرہ تھا

\*\*\*\*\*

سب ہسپتال کے پریز روم میں نماز ادا کر رہے تھے تابش ضروری دوا یاں لینے گیا تھا۔ گارڈز انابیہ کے روم کے باہر کھڑے ہر ایک پر کڑی نگاہ رکھ رہے تھے۔ جب ایک نرس ہاتھوں میں دوائیوں کی ٹرے پکڑے، بھوری آنکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے گارڈز کے سامنے سے ہوتے ہوئے انابیہ کے کمرے میں داخل ہوئی مگر اندر آتے ہوئے گارڈز پر ایک نخوت بھری نظر ڈالی اور پھر نخوت کی جگہ چنگاریوں نے لے لی

.... اندر آتے ہی اسنے دوائیاں میز پر رکھیں اور انابیہ کی نیم مردہ بازو پر پیانو کے انداز میں انگلیاں پھیریں

....چہ چہ اس نے منہ سے افسوس کا اظہار کیا اور ماسک ہٹاتے ہوئے اپنی آنکھوں سے نکلی رنگ کے لینز اتارے  
....تمہارے گھر والے تو ٹھیک طرح تمہاری حفاظت بھی نہیں کر پائے۔ اسنے انابہ کا منہ اپنے ایک ہاتھ میں پکڑتے کہا

\*\*\*\*\*

کاشان اہک نیم تاریک بیسمنٹ میں گھٹنوں کے بل شکستہ حالت میں بیٹھا تھا جبکہ آنکھیں سرخ تھیں جیسے ابھی خون نکل آئے گا اور  
ہاتھ، ہاتھ کو بہت برے طریقے سے زخمی کیا گیا تھا جس سے خون بری طرح بہ رہا تھا  
...یہی وہ ہاتھ تھا جس سے اپنی بیوی کی جان لی تھی اسنے

وہ پتا نہیں کب تک یوں ہی بیٹھا رہتا کہ دفعتاً کچھ گھسیٹنے کی آواز آئی۔ کاشان نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کسی کے قدموں کی چاپ ہے جو  
بہت

chill

انداز میں کانٹوں والی زنجیروں سے لیس ہاکی گھسیٹتے لار ہاتھ اور

Devil

کوزر اذیر نا لگی پہچاننے میں کہ انے والا کوئی اور نہیں

بلکہ

Evil dead

ہے اور

Devil

.... کو اسی لمحے کا انتظار تھا جب وہ دونوں آمنے سامنے ہوتے مگر اس وقت اسے شدت سے خواہش کی تھی کہ وقت پلٹ جائے

\*\*\*\*\*

اس نرس نے دیکھا کہ اس کی آواز پہ انابیہ کے جسم کو جھٹکے لگنا شروع ہو گئے۔ مشین پر لائن تیزی سے اوپر نیچے ہونے لگی۔ اس نرس نے  
... نظریں ترچھی کر کے مشین کی جانب دیکھا

... مام مچ جج جھ مھے معاف کر ر دیں انابیہ نے اٹکتے اٹکتے آکسیجن ماسک میں بمشکل بولتے کہا

۔ عینی جو اپنا ماسک لگا رہی تھی اس نے انابیہ کی طرف دیکھا

"اچھی کوشش تھی مگر وہ کیا ہے نہ عینی اتنی جلدی کسی کو معاف نہیں کرتی جب تک وہ معافی کے قابل نہ ہو"

اپنے تجربے سے اب سمجھ تو آگئی ہوگی کہ ہم تمہیں کیوں روکتے تھے

... خیر اب ہم چلتے ہیں کیونکہ تم بالکل ٹھیک ہو۔ عینی نے اپنی آنکھوں پر لینز لگاتے ہوئے کہا

... "مام پلیز" انابیہ کا سانس اکھڑ رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسو آبشار کی طرح بہتے جا رہے تھے

کوئی اور بھی ہے جسے تمہارے ہی طرح ہماری بہت ضرورت ہے۔ تم بھی سوچ رہی ہوگی کہ ہم تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر اس کے

... پاس کیوں جا رہے ہیں.. پتہ ہے کیوں

کیونکہ اس نے سب سے مشکل اور کٹھن وقت میں بھی ہم پر بھروسہ رکھا ہم پر آنکھ بند کر کے اعتبار کیا مگر تم ہماری سگی بیٹی ہونے کے

باوجود ہمیں وہ مان نہیں دے پائیں جو اس نے دیا اور مزے کی بات پتا ہے کیا ہے اسے تمہاری طرح اس بدتر حالت میں پہنچانے والا

تمہارا اپنا بھائی ہے

کبھی کبھی ہم تمہیں دیکھتے ہیں تو ہمارے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ تم اپنے باپ اور بھائی کے مکافات عمل کی سزا بھگت رہی ہو۔ جب وہ کسی کی بیٹی اور بہن کے ساتھ اچھا نہیں کر پائے تو کیا ان کی بہن اور بیٹی کے ساتھ اچھا ہو جاتا ناممکن... اپنے بھائی اور باپ سے ملنا تو یہ سوال ضرور کرنا تمہیں خود بخود سمجھ آ جائے گی کہ تم اس حال تک کیسے پہنچی

... "مام پلیز مت جائیں مجھے آپکی ضرورت ہے" انابیہ نے تیزی سے چلتی اور بگڑتی سانسوں کے درمیان کہا

کبھی ہم نے بھی تمہیں یوں ہی جانے سے روکا تھا مگر تم بغیر پوچھے ہی چلی گئی اور ہم تو پھر تمہاری ہی ماں ہیں اتنی آسانی سے کیسے مان لیں... تمہاری بات

عینی نے اپنا گیٹ آپ درست کیا اور دروازے سے نکلتی چلی گئی لیکن گارڈز کو جاتے ہوئے یہ کہنا نہ بھولی کہ اندر پشینٹ کی طبیعت خراب ہے ڈاکٹر کو بلا لیجئے

یہ کہتے ہی عینی وہاں سے غائب ہو گئی جیسے وہاں آئی ہی نہیں تھی گارڈز میں فوراً افراتفری مچ گئی فوراً ڈاکٹر کو بلا یا گیا جنہوں نے انابیہ کو.... فوری طبی امداد دی... جس سے اس کی حالت میں بہتری آئی

. ڈاکٹر نے اس کے گھر والوں کو یہ خوشخبری سنائی

جس سے پورے گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی.. جب وہ اس سے ملنے اندر جانے لگے تو ڈاکٹر نے کہا اس نے سختی سے منع کیا ہے کہ وہ کسی سے.... بھی نہیں ملنا چاہتی

... سب اسکی ناراضگی کی وجہ جان گئے تھے تبھی کچھ نابولے

\*\*\*\*\*

... عینی کو زنجیروں سے لیس ہاکی گھسیٹتے ہوئے اپنے پاس آتے دیکھ کر کاشان عرف ڈیول اپنی نظریں نیچے جھکا گیا

یہ وہ ہستی تھی جسے اس کے باپ نے بے پناہ چاہا تھا اور اس نے اسی ہستی کی سب سے قیمتی چیز کو ناصرف اس سے چرایا بلکہ روند کر رکھ دیا تھا... اس کے باپ نے ہمیشہ عینی کا ذکر سب سے قابل احترام انداز سے ہی کیا تھا اور اس کے دل میں بھی عینی کے لیے عزت اور... احترام ہی ڈالا تھا لیکن اس کے باوجود وہ ارمان سے سخت نفرت کرتا تھا

... عینی اپنی ہاکی گھسیٹتے ہوئے کاشان کے سامنے آئی اور ایک ہاتھ سے ہڈ اتار کر چیئر پر بیٹھ گئی اور اس کے جھکے سر کو غور سے دیکھنے لگی... ہم نے دنیا میں بڑے بڑے بیوقوف دیکھے ہیں لیکن شاید ہی تم سا کوئی دیکھا ہو

جب بدلہ لے ہی لیا ہے تو چہرے پر یہ غم کے بادل کیوں ہیں اس پر جیت کی جشن ہونی چاہیے... مگر تمہارا یہ شکستہ وجود چیخ چیخ کر بیان... کر رہا ہے کہ جس کو تم نے برباد کر ڈالا وہ تمہاری محبت تھی

"میرا مقصد اس کے باپ کو تکلیف دینا تھا کیونکہ ارمان شاہ کی یہی ایک کمزوری ہے" کاشان نے شکستہ لہجے میں کہا وہ کہیں سے بھی اس وقت

Devil

... نظر نہیں آ رہا تھا بلکہ ایک ہارا ہوا عاشق لگ رہا تھا... ہم سمجھنے سے قاصر ہیں تم مرد ایک دوسرے سے دشمنی کا بدلہ بھی اس کی عورت سے لیتے ہو یہ کہاں کا انصاف ہے تمہاری نظروں میں عورت ایک انسان نہیں کیا وہ جیتی جاگتی مخلوق نہیں کیا وہ بے زبان ہیں جس پر جتنے ظلم کیے جائیں اور وہ ہونٹ سی... کر مسکراتی رہے اور اب بھی ناکرے۔ آخر میں تم سب لوگ یہ چاہتے ہو کہ وہ تمہیں آسانی سے معاف کر دے... ہنسہ

خوش فہمی ہے تم لوگوں کی ہمارا بس چلے تو اس بے وفائی کی سزا تم سب کو چوراہوں میں تختہ دار پر لٹکا کر دینی چاہیے۔ نارہو گے تم مرد... اور نہ رہے گی تم لوگوں کی بے وفائی

پتہ ہے کیا ہمیں تم پر بہت ترس آرہا ہے عینی نے اس طنزیہ لہجے میں کہا

کاشان نے اسے عجیب طرح دیکھا کہ وہ کیسی ماں تھی جو اسے سزا دینے کی بجائے آرام سے بیٹھی اس پر طنز کے تیر بر سار ہی تھی مگر وہ.... اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا

... نہیں سمجھے ہم سمجھاتے ہیں عینی نے آگے ہوتے ہوئے آنکھوں میں چمک لیے کہا

... تم نے اس بے قصور لڑکی کے باپ سے بدلہ لیا جس نے تمہارے باپ کو کبھی مارا ہی نہیں تھا عینی نے کاشان کے سر پر دھماکا کیا .. جس پر اس نے بے یقین نظروں سے عینی کو دیکھا

... یہ جھوٹ ہے

.. اس نے بے یقینی سے کہا

ہم جانتے تھے تم ہمیں جھوٹا ہی ٹھہراؤ گے اس لیے ہم کوئی بھی بات ثبوت کے بغیر نہیں کرتے  
تم

Devil

ہو کر بھی مات کھا گئے۔ یہی تو فرق ہے

Devil

میں اور

Evil dead

میں.

... اس مقام تک پہنچنے کے لئے دل نہیں دماغ کی ضرورت ہوتی ہے جو شاید تم میں نہیں اگر ہوتا تو یہ پہلے دیکھ لیتے



... عینی نے اس کے سامنے ایک سیڈی پلے کرتے ہوئے کہا

جس میں پاشا کا خاص بندہ صاف صائم کا قتل کرتے ہوئے نظر آرہا تھا اس نے سوبار ویڈیو پلے کی مگر حقیقت وہی تھی جو ناقابلِ بیاں اور تلخ تھی....

... اب بتاؤ کیا سزا دیں ہم تمہیں اپنی ہی محبت کو تکلیف دینے کی

... کا شان اس وقت ایسے مسافر کی طرح لگ رہا ہے جس کی ساری دنیا لٹ چکی ہو اور جینے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی ہو

عینی اس پر اپنی نوکیلے کانٹوں والی ہاکی سے ایک کے بعد ایک وار کرتی گئی... یہاں تک کہ کا شان کی شرٹ پھٹ چکی تھی اور اس کا جسم... خون سے اور نیلوں سے لہو لہان ہو چکا تھا

مگر وہ ہونٹ بھیج کر وہیں بیٹھا رہا وہ بھی اتنی ہی تکلیف محسوس کرنا چاہتا تھا جتنی اس کی محبوب بیوی نے کی تھی... اس نے آگے سے.... اف تک نہ کیا

اب حال یہ تھا کہ کا شان کا پورا جسم ٹانگوں سمیت اور منہ سمیت زخمی ہو چکا تھا جسم کے ایک ایک حصے سے خون رس رہا تھا مگر وہ بے رحم بننا رکھتا رہا... وہ چاہتا ہی یہ تھا کہ وہ مرجاتا تاکہ اسے اپنی محبت سے دوبارہ نظر نہ ملانی پڑے کیونکہ یہ موت سے زیادہ مشکل کام تھا....

... عینی جب تھک گئی تو پھر کرسی پر اس کے سامنے بیٹھ کر نظریں ترچھی کر کے اسے دیکھنے لگی

پتا ہے

Devil

جب ہم نے تمہیں انابیہ کے ساتھ نکاح کی پکس میں دیکھا تھا ہم تبھی تمہیں پہچان گئے تھے اور اس لئے تم دونوں کے راستے سے ہٹ گئے تھے کیونکہ ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ تم کس حد تک جاسکتے ہو تم بے شک جتنی ہی اوپر اوپر سے انابیہ سے نفرت کیوں نا کر لیتے لیکن

تمہاری آنکھیں، تمہاری آنکھیں روح کا آئینہ ہیں۔ ہم نے تمہاری آنکھوں میں انابیہ کے لیے وہ محبت دیکھ لی تھی جو شاید اس سے کوئی نا.... کر پائے

.... ہم نے تب ہی تمہیں اپنا داماد مان لیا تھا۔ عینی نے دلچسپی سے اس دیکھتے ہوئے کہا

تو کیا آپ مجھ سے نفرت نہیں کرتیں جس نے آپ کی ہی بیٹی کا گھر تباہ کیا اس کو تکلیف دی کاشان نے حیرت سے کراہتے ہوئے پوچھا.... ہمت تھی اس کی جو اتنا زخمی ہونے کے باوجود بھی زندہ کرہاتے ہوئے عینی سے سوال کر رہا تھا

عینی نے آئی برواچکا کر اس کی ہمت کو داد دی

بالکل بھی نہیں ہمیں تم سے نفرت کیوں ہونے لگی تم تو ہماری بیٹی کی محبت ہو پھر ہم تم سے نفرت کیسے کر سکتے ہیں ہاں مگر اپنی بیٹی کو منانے میں تمہاری مدد ضرور کر سکتے ہیں.... لیکن اس سے پہلے تمہیں باقی سب بھی انڈر ورلڈ کے ڈانز کو بے نقاب کرنا ہو گا کیونکہ ان.... کے رازوں سے تم واقف ہوں اور ہم جانتے ہیں کہ تم انڈر ورلڈ میں رہتے ہوئے بھی فوج کی مدد کر رہے ہو

.... لیکن یہ آپ کیسے جانتی ہیں کیونکہ باقی سب تو یہی جانتے ہیں کہ میں میجر ہوں لیکن غدار

.... کاشان نے حیرت سے پوچھا

... بیٹا میں تمہاری ساس ہوں تم میری نہیں... ہم جانتے تھے تم کو راپ کر رہے ہو

عینی نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا.. اگر ہماری بیٹی کو منانا ہو تو اس پتے پر پہنچ جانا... عینی نے اس کے ہاتھ میں ایک پتا دیتے ہوئے کہا...

... کیا وہ مان جائے گی اس نے ڈھیروں امید اور آنسو لیے آنکھوں میں عینی سے دریافت کیا

.... عینی کو اس کے لہجے میں صاف ڈر محسوس ہوا تھا

... وہ ہماری بیٹی ہے پتھر دل نہیں ہو سکتی یہ کہتے ہی عینی اس کی نظروں سے غائب ہو چکی تھی

عینی ایمن کو لیے اسہی دن ترکی فلائے کر گئی تھی انہیں یہاں رہتے دو دن ہوئے تھے یہاں کے لوگ ایمن کو بہت پسند آئے تھے مخلص سے۔ ایمن کافی حد تک خود کو سمجھال چکی تھی مگر اس ستمگر کی یاد اول روز کی طرح اسکے ساتھ تھی اٹھتے کھاتے سوتے یہاں تک کہ ہر وقت وہ ایان کی یادوں میں ہی کھوئی رہتی۔ اسکی حالت دیکھتے عینی آج اسے ایک کمرے میں لے آئی جہاں ایک چکور سے فریم جیسی چیز پر سرخ ململ کا کپڑا پڑا تھا جس نے اس میں لگی تصویر کو ڈھک رکھا تھا

... ماما یہ کیا ہے ایمن نے حیرت سے اس ڈھکے فریم کو دیکھا

... یہ یہ ہے ایان کی ڈال تمہیں یہی دکھانے لائے ہیں آؤ دیکھو وہ کتنی خوبصورت ہے

ایمن نفی میں سر ہلاتے فوراً دو تین قدم پیچھے ہٹی... نہیں مجھے نہیں دیکھنا

... اپنے محبوب کی محبوبہ کو دیکھنے کا حوصلہ اس میں نہیں تھا

... آؤ تو... عینی آگے بڑھ کر ہاتھوں سے تھام کر اسے آگے لائی

نہیں نہیں مجھے نہیں دیکھنا ایمن نے روتے ہوئے عینی کو بے بس نظروں سے دیکھا عینی نے ایمن کی آنکھوں میں دیکھتے اس فریم پر سے .... اس سرخ ململ کے کپڑے کو ایک جھٹکے میں اتار دیا

... جسے دیکھتے ایمن کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

.... یہ یہ یہ تو میرے جیسی ہے ایمن نے فریم پر ہاتھ پھیرتے کہا جس میں اسکی بچپن سے لے کر اب تک کی تمام تصاویریں تھیں

... یہ کون ہے ایمن نے کپکپاتے لہجے میں پوچھا.. عینی نے ایک نظر اسے دیکھا اور اسے شیشے کے آگے کھڑا کر دیا

یہ ہے ایان کی ڈال جسے وہ بچپن سے لے کر چاہتا آیا ہے اور ابھی تک اسکی تلاش میں ہے لیکن اپنی بے وقوفی کے باعث اپنی ہی ڈال کا .... دل دکھا بیٹھا

... مگر یہ کیسے ممکن ہے

عینی اسے نمرہ کی تصویر کے سامنے لے کے آئی

دیکھو اسے یہ تمہاری وہ بے بس ماں ہے جو تمہیں بچاتے بچاتے کومہ میں چلی گئی اور کل ہی اسے ہوش آیا ہے۔ سوچو اس پر کیا گزری ہو

..... گی جس سے اسکی بیٹی چھن گئی۔ اللہ نے بھی اسے دوسری زندگی دی ہے تاکہ وہ اپنی بیٹی سے مل سکے

.... ایمن غور سے نمرہ کا چہرہ دیکھنے لگی جسکے بال بال اس جیسے تھے اور آنکھوں کی مخصوص شرارتی چمک بھی

... مگر میری آنکھیں اسے حیرت سے پوچھا

تو عینی نم آنکھوں سے ہنس دی.. وہ پکھلی ہم سے پیار بھی اتنا کرتی تھی کہ اپنے فون میں ہماری تصویریں دیکھتی، ہمیں سوچتی تاکہ اسکا بچہ

... ہم پر جائے اور خدا کا کرنا دیکھو تمہاری آنکھیں بالکل ہم پر ہیں

.... بے شک مصیبتوں کے بعد آسانیاں ہیں

... عینی نے شروع سے آخر تک اسے ہر بات بتادی کہ کیسے وہ ان سے الگ ہوئی اور کیسے عینی نے اسکا پتا چلایا

.... اب وہ دونوں بیٹھی پرانی تصویریں دیکھ رہی تھیں اور ساتھ ہی ساتھ مسکرا رہی تھیں

عینی کی آنکھوں میں خوشیوں کا جہان آباد تھا دیر سے ہی صحیح سب ٹھیک ہو رہا تھا اب باری تھی نمرہ کو سر پرانہ دینے کی... اور ایان کو

جھٹکا

\*\*\*\*\*

ایان ناکام واپس لوٹ آیا تھا ایمن نے اسے ملی نہ اسے ملنا تھا ہر جگہ وہ تلاش کر چکا تھا مگر ناکامی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آیا تھا

سب شاہ حویلی میں پریشان حال بیٹھے تگے انابہ ٹھیک تو ہو گئی تھی مگر سب سے بات چیت بند کر رکھی تھی خاص کر ارمان اور ایان سے اسنے ٹھیک ہوتے ہی ان دونوں کو یہ کہہ کر اپنے پاس آنے سے منع کیا تھا کہ جو اسکے ساتھ ہو اوہ اسکی غلطی کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے مکافات عمل کا نتیجہ ہے

جس کے بعد سے وہ دونوں ایک دوسرے سے بھی نظریں چھپائے پھرتے تھے

ارمان روز خود کو کوستا کہ کیوں اسنے اپنی محبت کو توجہ نہیں دی۔ وہ پانچ وقت کی نماز کا پابند بن چکا تھا۔ سجدے طویل ہو چکے تھے، رب سے ہر وقت معافی اور اپنے گھر کی خوشیوں کا طلب گار رہتا تھا

اسکے بچے بکھر گئے تگے اور انکو سمجھانے والی اسکی ساتھ اس سے دور اس سے ناراض تھی یہی بات ارمان کو چین نالینے دیتی اور اس وجہ سے وہ بے خوابی کا شکار ہو گیا تھا

اب بھی سب عینی کے بارے میں بات کر رہے تھے بچے الگ پریشان تھے تب سے اب ایک سال گزر چکا تھا عینی نے پہلی دفعہ ایسا کیا تھا کہ ان سے کوئی رابطہ نہ رکھا تھا

... معصومہ بھی بجھی بجھی رہتی اسے اپنی پھپھو سے بہت پیار تھا جس کی دوری کے باعث وہ کافی کمزور ہو گئی تھی

.... کب تک چلے گا ایسا کہاں ہے عینی کیوں نہیں لوٹ رہی شان نے پیشانی مسلتے ٹینشن سے کہا

.... ارمان اور ایان بھی پریشان حال بیٹھے تھے

نا بھئی عینی کو کہاں فکر ہونے لگی اپنے بچوں کی اسے دوسروں کی اولادوں سے فرصت ملے تو وہ اپنی اولاد پر دیہان دے نا

... سچ کہتے ہیں جسے باہر کی لت لگ جائے اسے گھر گھر سستی کہاں راس آتی ہے

... علیشہ نے جلے کٹے انداز میں تیلی لگائی

ارمان اور سب اسے ناگواری سے دیکھنے لگے

ما سٹڈیور لیٹگو تچ پھپھو ہماری ماں کیسی ہے یہ ہمیں آپ سے جاننے کی ضرورت نہیں

اپ اپنی آوارہ بیٹی پر دیہان دیں تو ہی زیادہ بہتر ہے جو دوسروں کے گھر تباہ کرتی ہے

انا بیہ سیڑھیوں سے اترتے ہوئے تلخ لہجے میں انکو انکی اوقات یاد دلا گئی جس پر سب ینگ جنریشن منہ نیچے کیے اتنے عرصے بعد ہنسنے لگے۔

بڑوں نے بھی انا بیہ کو منع نہ کیا

...ہائے ہائے میں نے ایسا کیا کہ دیا تمہاری ماں کو سچ ہی تو کہا عیشہ کو اسکے پھپھو کہنے پر آگ ہی لگ گئی

... اس سے پہلے کے انا بیہ جواب میں انہیں کچھ کہتی چوکیدار اندر آیا

... صاحب جی یہ آپکے لیے آیا ہے اور کہا گیا ہے کہ اس خفیہ پیغام کو جلد ہی دیکھیے

چوکیدار نے ایان کو ایک لفافہ پکڑاتے کہا جس میں کوئی سیڈی تھی

... سب تشویش سے اسے دیکھنے لگے

... ایان نے جلدی سے سی\_ڈی کھول کر ایل سی ڈی میں لگائی

... جیسے ہی عینی سکرین پر نمودار ہوئی سب اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے... اور فوراً آگے ہوئے

... سوچا ہمارا ذکر ہو رہا ہے اور ہم ہی نہیں ہیں کیوں نہ سب سے روبرو مل لیا جائے عینی نے آئی برواچکاتے کہا

... وہ دیکھنے میں بہت فریش لگ رہی تھی۔ ہم جانتے ہیں آپ سب ہمیں حیرت سے دیکھ رہے ہوں گے اس نے ہنستے ہوئے کہا

... تو بغیر وقت ضائع کیے ہم مدعے تھے پر آتے ہیں ایان تمہارے لیے دو خبریں ہیں ایک اچھی اور بری کونسی پہلے سنو گے

... عینی نے ایک ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے دلچسپی سے پوچھا



.... ظاہر ہے ہر کوئی خوشخبری ہی پہلے سنا چاہتا ہے تو خوشخبری یہ ہے کہ ایمن ہمیں مل چکی ہے

.... یہ بات سن کر سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی... آیان بھی خدا کا شکر کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل جھکا

... اب اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے عینی نے طنزیہ لفظوں میں کہا

... سزا تو یاد ہو گی نہ تمہیں... اس کی بات پر آیان کا چہرہ تاریک ہوا

... ایمن تو ہمیں ایک سال پہلے ہی مل گئی تھی۔ اس کی بات پر سب کے سروں پر دھماکا ہوا

تم بھی سوچ رہے ہوں گے کہ ہم نے تم سے یہ سب کیوں چھپایا تمہیں اتنا کیوں خوار کرایا تو جواب آسان ہے کیونکہ ہم تمہیں سزا دینا.... چاہتے تھے

کیونکہ جس حال میں تم نے اسے چھوڑا تھا وہ کچھ بھی کرنے کے قابل رہی کہاں تھی... تم نے اس کا بچہ مار دیا اور وہ تمہارے پاس آسانی سے آ جاتی یہ تو ناممکن سی بات تھی نا۔

عینی آرام سے سفاک لفظوں سے آیان کی جان نکالتی جا رہی تھی اسے سانس لینے میں دشواری آرہی تھی.... وہ اپنے بچے کا قاتل تھا یہ بات تھی اس کے لئے سوہان روح تھی۔

سب اسے ترحم بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ اب ایک آخری اور طویل سزا بھی سن لو.... کہ جس ڈال کو تم در بدر آج تک ڈھونڈتے آئے ہو وہ ایمن ہی ہے۔ مگر افسوس تم نے اسے اپنے ہاتھوں ہی روند ڈالا

یہ بات تابوت میں آخری کیل ٹھوکنے کی طرح ثابت ہوئی تھی۔۔۔

وہ دھاڑیں مار مار کر رو دیا.. ہم نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے تمہاری خوشیاں دی تھیں مگر تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے ہی غم چنے۔  
... جانتے ہو اب وہ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی.. نفرت کرتی ہے وہ تم سے اور اس کے ہر فیصلے میں ہم اس کے ساتھ ہیں

تمہارے پاس اب بھی موقع ہے اسے ڈھونڈ لو اور اس سے معافی طلب کر لو مگر مگر وہ ہمارے پاس ہے اور ہمیں ڈھونڈنا آسان ہی... نہیں ناممکن بھی ہے

اس آخری بات کے ساتھ سکرین بلیک ہو گئی بالکل اس کی زندگی کی طرح... وہ بلک بلک کے رو دیا آخر وہ کس کس غم پر روتا.... اس نے اپنے ہاتھوں ہی اپنی جنت تباہ کر دی تھی... اس کا ضمیر اسے جھنجھوڑ رہا تھا دل ناکابل ریہائی بوجھ سے دب چکا تھا شاہ ولا کے سب ہی لوگ غمغین ہو چکے تھے

..... اللہ ایسی ماں کسی کو نہ دے جو اپنی بیوی بچوں کی بربادی پر کسی بچے سے ملنے بھی نا آئی ہو

پھوپھو آپ ہوتی کون ہیں ہماری ماں کو ایسا کہنے والی اور آپ کو کس نے کہا کہ وہ ہم سے ملنے نہیں آئیں۔ جب میں سینٹیلیر پہ زندگی موت کی جنگ لڑ رہی تھی تب میری ماں ہی آئی تھی اسی کے لمس سے میرے جسم میں جان ڈالی گئی تھی

آپ کیسے کہہ سکتی ہیں وہ مجھ سے ملنے نہیں آئیں میں اپ میں سے کسی کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اسے اپنی ماں کے آنے کا بتاؤں

انابہ نے چیختے ہوئے کہا اور اوپر چلی گئی وہ یہ بات چھپا چکی تھی کہ کاشان اس کے ٹھیک ہونے کے کچھ ہی دن بعد اس سے روز معافی مانگنے آتا تھا اور پہلی دفعہ ادھر اہوا جسم دیکھ کے انابہ کی جان حلق میں آگئی تھی مگر اس نے اپنا دل سخت کر لیا تھا۔ جس رشتے میں اسکی ماں کی مرضی شامل نہیں تھی تو وہ نبھا کر کیا کرتی۔ بے شک وہ کاشان کو معاف کر چکی تھی مگر اپنی ماں کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی.... تھی

پیچھے وہ سب پریشان حال آیان کو دلاسا دینے لگے جب باہر سے ایمبولینس کی آواز آئی تو سب باہر کی طرف لپکے جہاں سے کسی

dead body

..... نکالا جا رہا تھا

اور وہ باڈی کسی اور کی نہیں بلکہ تارا کی تھی جس کو گینگ ریپ کا نشانہ بنانے کے بعد اس کے منہ پر تیزاب گرا کے مار دیا گیا تھا اور وہ وہیں دم توڑ گئی تھی۔ اب شاہ حویلی میں علیشہ کی چیخیں تھیں وہ بین ڈال کر رو رہی تھی میری بچی، میری بچی کا کیا گناہ تھا جو اسے یہ سزا ملی مگر وہ.... یہ بھول گئی تھی کہ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے جب پڑتی ہے تو وہ سارے گناہگاروں کے کس بل نکال دیتی ہے

\*\*\*\*\*

ایمن کو کھڑکی میں اداس کھڑا دیکھ عینی کو وقت یاد آیا جب چار ماہ پہلے عینی نے ایمن پر ساری حقیقت آشکار کی تھی اور اسے نمرہ سے ملوانے لے کر آئی تھی سب کتنا خوش تھے نمرہ تو بار بار اسے چھو کر یقین کرتی کہ کیا یہ خواب ہے یا حقیقت خوشیاں لوٹ آئی تھیں۔ مگر ایمن کا ایان کو یاد کرنا اب بھی ویسا ہی تھا اسکی آنکھوں میں ہمیشہ ایان کا انتظار رہتا تھا عینی نے کچھ سوچ کر سر ہلایا مطلب اب اتنی سزا کافی تھی

آج بہت عرصے بعد عینی کچن میں بیکنگ کر رہی تھی جس پر ایمن اسکا ساتھ کم اور کھلا راز زیادہ ڈال رہی تھی۔ باقی سب شغل میلہ لگانے لاونج میں بیٹھے تھے۔ کاشان بھی وہیں تھا۔ جب عینی نے ترکی میں گانا گانا شروع کیا اور ایمن اس کا ساتھ دینے لگی۔ جبکہ وہاں علی کے ساتھ موجود تابش انکی ویڈیو بنانے لگا۔

\*\*\*\*\*

I... l... o... v... e... y... o... u... m... a... m... a I... l... o... v... e... y... o... u...  
m... a... m... a I love you mama mama

ایمن نے گایا جس پر عینی بولی

معاشر: بنیتی الحبوبه حلا: انا مشاعل: حلوة وطوبه حلا: انا مشاعل: بنیتی الحبوبه حلا: انا

کبھی وہ اسکے ناک پر چاکلیٹ لگاتی کبھی چکس پر

\* \* \* \* \*

\*\*\*\*\*

ارمان اور ایان بنادیر کیے وہاں گئے حال پہنچے تو شادی اپنے عروج پر تھی

... یہاں عینی کے سب ہی دوست جمع تھے جب حیدر عینی اور ایمن کو ترکش ڈانس کے لیے گھسیٹ لیا

ارمان کو حیدر کے اس انداز پر تپ ہی چڑھ گئی۔ جبکہ عینی کن آنکھوں سے ان دونوں کو آتا دیکھ چکی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ دونوں ان تک جاتے کا شان عینی کے کان میں جا کر کچھ کہنے لگا

ارمان اور ایان غصے سے کا شان کو دیکھنے لگے جس نے انابیہ کی زندگی برباد کی تھی

اسکے کچھ کہنے پر عینی نے ہنستے ہوئے اسکا کندھا تھپتپایا جس پر وہ دونوں نا سمجھی سے عینی کو دیکھنے لگے اپنے داماد کے لیے اتنی عزت۔

حیرت کا جھٹکا تو انکو تب لگا جب نک سک سی تیار انابیہ آکر عینی کے گلے لگی عینی نے بھی اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

یہ سب دیکھ کر ان سے رہانا گیا اور وہ دونوں بھی عینی کے پاس جا پہنچے۔۔

... عینی، مادا دونوں نے بیک وقت عینی کو مخاطب کیا

... ان کی آواز پر عینی نے مڑ کر دیکھا۔ دیکھا تو ایمن نے بھی تھا اپنے ستمگر کو یوں جو ڈیڈھ سال مقابل آیا تھا

ا وہ تم دونوں یہاں، کیا اب بھی کوئی الزام لگانا باقی تھا جو یہاں آگئے عینی نے مزے سے دونوں کو تنقیدی نظروں سے دیکھا جس پر وہ دونوں شرمندگی سے نظریں جھکا گئے۔

عینی ایسی کوئی بات نہیں ارمان نے پہل کی

... اور غصے سے کا شان کو دیکھا کا شان نے یوں ارمان کو اپنی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتے پایا تو کندھے اچکا گیا

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ ارمان کے غصے سے پوچھنے پر کا شان ایک پل تو اسے دیکھتا رہا مگر پھر بولا

میری ساس صاحبہ اور بیوی نے مجھے معاف کر دیا ہے اس لیے سُسر جی اب میں آپ کو ان کے آس پاس ہی نظر آؤں گا۔ کا شان نے

..... ایک آنکھ دباتے ارمان کو جلا کر راکھ کیا جس پر ارمان سر جھٹک کر رہ گیا اور عینی کے پیچھے لپکا جو آگے بڑھ چکی تھی

عینی پلینز دیکھو میری بات سنو پلینز مجھے معاف کر دو میں جانتا ہوں میں اچھا شوہر نہیں بن پایا نہ ہی تم سے اتنی محبت کر پایا جتنی تم مجھ سے کرتی ہوں مگر میں ایک موقع چاہتا ہوں پلینز مجھے ایک موقع دو کبھی تمہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ ارمان نے اس کا ہاتھ تھامتے اسے... امید بھری نظروں سے دیکھا

عینی نے اپنے اس سر پھرے سیاں کو دیکھا جو رات کو خدا سے مغفرت طلب کر رہا تھا اس کی رت جگے کی عبادت کی گواہ تو وہ خود تھی اس نے پوری شاہ حویلی میں سی سی ٹی وی کیمرے لگائے تھے جس کے باعث وہ ان پر نظر رکھتی تھی اور ارمان کی عبادت نے اس کا دل جیت لیا تھا اور وہ اسے تب ہی معاف کر بیٹھی تھی مگر ارمان نے جتنا عینی کو ستایا تھا اب تھوڑا حق تو عینی کا بھی بنتا تھا اس لئے بولی۔

ہمارا جب دل چاہے گا تمہیں معاف کر دیں گے ابھی ہمارا ایسا کوئی موڈ نہیں ہے عینی بال جھٹک کر آگے بڑھ گئی جس کے بعد ارمان دل..... مسوس کر رہ گیا

...مجھے سمجھ نہیں آرہی ہیں کہ میں کن الفاظوں میں تم سے معافی طلب کروایاں نے ایمن کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں میں معافی کے قابل تو نہیں مگر پلینز مجھے معاف کر دو۔ یہ دکھ کہ میں اپنی اولاد کا قاتل ہوں مجھے جینے نہیں دیتا میری وجہ سے ہی یہ سب ہوا۔ جانے انجانے میں اسے ہی سب سے زیادہ تکلیف دے بیٹھا جسے میں سب سے زیادہ چاہتا تھا پلینز مجھے معاف کر دو تاکہ میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے۔۔ ایان نے بہتی ہوئی آنکھوں سے ایمن کے آگے ہاتھ جوڑے جب کہ وہ حیرت سے منہ کھولے ایان کو دیکھنے لگی کہاں دیکھا تھا اس نے اس مغرور انسان کو کسی کے آگے جھکتے جو آج شکست اور بکھرا ہوا اس کے سامنے اپنا آپ عیاں کر رہا تھا کرتا بھی کیوں نہ کیوں کہ وہ اس کی محرم تھی۔۔

....ایمن نے آنسوؤں کا گولا اپنی گلے میں اتارا اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چوما اور وہاں سے نکلتی چلی گئی

... پیچھے آیان حیرت اور خوشی سے ششدر کھڑا رہ گیا تو اس کی محبت رنگ لائی تھی ایمن نے اسے معاف کر دیا تھا

..... وہ نرم دل لڑکی اس سے نفرت نہیں کر پائی تھی پیچھے آیان کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے



ارمان نے سب کو ترکی ہی بلا لیا تھا سب عینی اور ایمن سے مل کر بے تحاشا خوش تھے سب نے مل کر شغل میلا لگایا ہوا تھا اب غموں کے بادل چھٹ چکے تھے

سب اپنی اپنی جوڑیوں سے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ ارمان اور ایمان ہر وقت عینی اور ایمن کے پیچھے پیچھے پھرتے نظر آ رہے تھے جو کہ سب کے قہقہہ لگانے کا سبب بن رہا تھا سارے انہیں جو رو کا غلام کہہ رہے تھے مگر انہیں فکر کہاں تھی انہیں تو بس اپنی بیویوں سے پروا تھی جو منہ پھلائے انکے منہ زور جزبات والی نظروں سے خائف آگے پیچھے گھوم رہی تھیں اس کے لئے بھی انہوں نے اگلے دن کا..... انتظام کر رکھا تھا جو یقیناً سب کو پسند آنے والا تھا

\*\*\*\*\*

آج کی صبح نہایت حسین اور دل فریب تھی۔ سب تیار ہو کر فنکشن میں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ جب سب فنکشن میں پہنچے تو فنکشن بھی عروج پر تھا۔ لڑکیاں تیار ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی تھیں اور ان کے شوہران کو دیکھ آہیں بھر رہے تھے جو دور دور سے ہی انہیں ترسار ہی تھیں

عینی اور ایمن بھی ایمان اور ارمان کے ہاتھ آنے کا ایک موقع نہیں دے رہی تھیں

جیہی لائٹس آف ہوئیں اور ایمان اپنے کزنز تابلش عاطف اور عاکف کے ساتھ سکول بوائز والے گیٹ اپ میں اسپاٹ لائٹ میں حاضر... ہوا اور پیچھے گا نا شروع ہوا جس پر وہ چاروں ایک جیسے سٹیپس کرنے لگے

Jaane Meri Jaaneman

Bachpan Ka Pyar Mera Bhul Nahi Jana Re

... ان سب نے اپنے ہالوں میں ہاتھ پھیرتے اپنی ٹائی ہلاتے ہوئے کہا

Sacha Mera Pyar Hai

Jaane Tujhe Kiya Hai

Jaane Meri Jaaneman

Bachpan Ka Pyar Mera Bhul Nahi Jana Re

پھر جو انہوں نے ڈانس کیا تو

سب کو ہنسی کا دورا پڑا اتنے فنی ڈانس پر ایمن ایان کو دیکھتی ہی رہ گئی ان کا ایک ایک سٹیپس ان کی بیویوں کے دل کی دھڑکن بڑھا رہا تھا...

پھر میوزک کی آواز بدلی اب بچے کی بجائے بڑا لڑکا بول رہا تھا جس پر ارمان ان سب لڑکوں کو پیچھے ہٹا کر آگے آیا اور بولنے لگا

Bachpan ka pyar mera bhool nhi jana re

baat meri maan le tera mera dushman sara ye zmana re

... ارمان نے اپنے اور عینی کی طرف ہاتھ کر کے کہا

yaad kr tu vo din rehti thi na mery bin mar jay ga tery bin tera ye deewana re

عینی جب اس کو چھوڑ آگے چلی گئی تو ارمان نے اس کے آگے آتے ہوئے ایک ہتھیلی میں گن رکھ کر اس کے آگے بڑھا کر گاتے ہوئے کہا...

bachpan ka pyar mera bhool nhi jana re...

... عینی وہاں سے ہٹ گئیں تو ارمان نظریں نیچے جھکا گیا چونکا تو تب جب عینی نے گانا گانا شروع کیا

tu hi mera pyar hy chahy to ye jan le le door na ho payn gy

عینی نے ارمان کو گلے لگاتے کہا تو سب نے ہوٹنگ شروع کی

sacha pyar krty hyn aik dujy py marty hyn jan bhi dena pary to isko him nibhayn gy

... جب کے ارمان عینی کو گھما کر اس کے ساتھ گانا گاتے ہوئے ڈانس کرنے لگا جس پر سب کھکھلا کر ہنس دیے

...عینی نے ہاتھ کے اشارے سے ایمین اور ایمان، انابیہ اور کاشان کو بھی بلالیا  
...وہ چاروں ساری طرف سے اور ارمان اور عینی کو لپٹ گئے جس پر سب خوشی سے مسکرا دیئے  
...نمرہ نے دلی خوشی سے ان سب کی نظراتاری اور ان سب کی خوشیاں تا عمر رہنے کی دعا کی

\*\*\*\*\*

## ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔۔۔

”السلام علیکم احباب۔۔۔

”ناولز کی دنیا“ کے ناولز میں خوش آمدید۔۔۔

ناولز کی دنیا“ ویب سائٹ / گروپ / پیج دے رہا ہے تمام لکھاریوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں آپ اپنی خدا داد صلاحیتوں کو اپنے قلم سے تحریر کر کے اپنا اور اپنے ملک کا نام روشن کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو بھی اللہ کی طرف سے یہ صلاحیت دی گئی ہے تو اسے اجاگر ضرور کریں۔۔۔ ہمیں آپ جیسے ہی لکھاریوں کی تلاش اور ضرورت ہے۔۔۔

اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔۔۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ جتنا جلدی ہو سکا آپ کی تحریر پوسٹ ہو جائے گی۔۔۔

مزید تفصیلات یا کسی بھی طرح کی مدد کے لیے ہم سے گروپ یا پیج انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔۔۔

Email address :- [Novelskiduniya77@gmail.com](mailto:Novelskiduniya77@gmail.com)

Facebook page :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

( user name [@zoyatalib77](https://www.facebook.com/zoyatalib77) )

Facebook group :- [Novels ki duniya](https://www.facebook.com/Novelski.duniya)

Instagram Page:- [Zoya Talib](https://www.instagram.com/Zoya_Talib) (UserName: [Novelskiduniya77](https://www.instagram.com/Novelskiduniya77))

(پر خیال رہے کہ یہ گروپ زویا طالب کا ہی ہو)

اور باقی کے رابطے کے لیے ہر پیج کے نیچے

**"novels ki duniya "**

اور

**"website"**

لکھا ہے ان دونوں کو وزٹ کرنے کے لیے لکھے ہوئے پر ہی کلک کریں اور اوپن کر لیں ---

شکریہ ----

ناولز کی دُنیا



۷۹

Novels Ki Duniya